اوزانِ اقبال

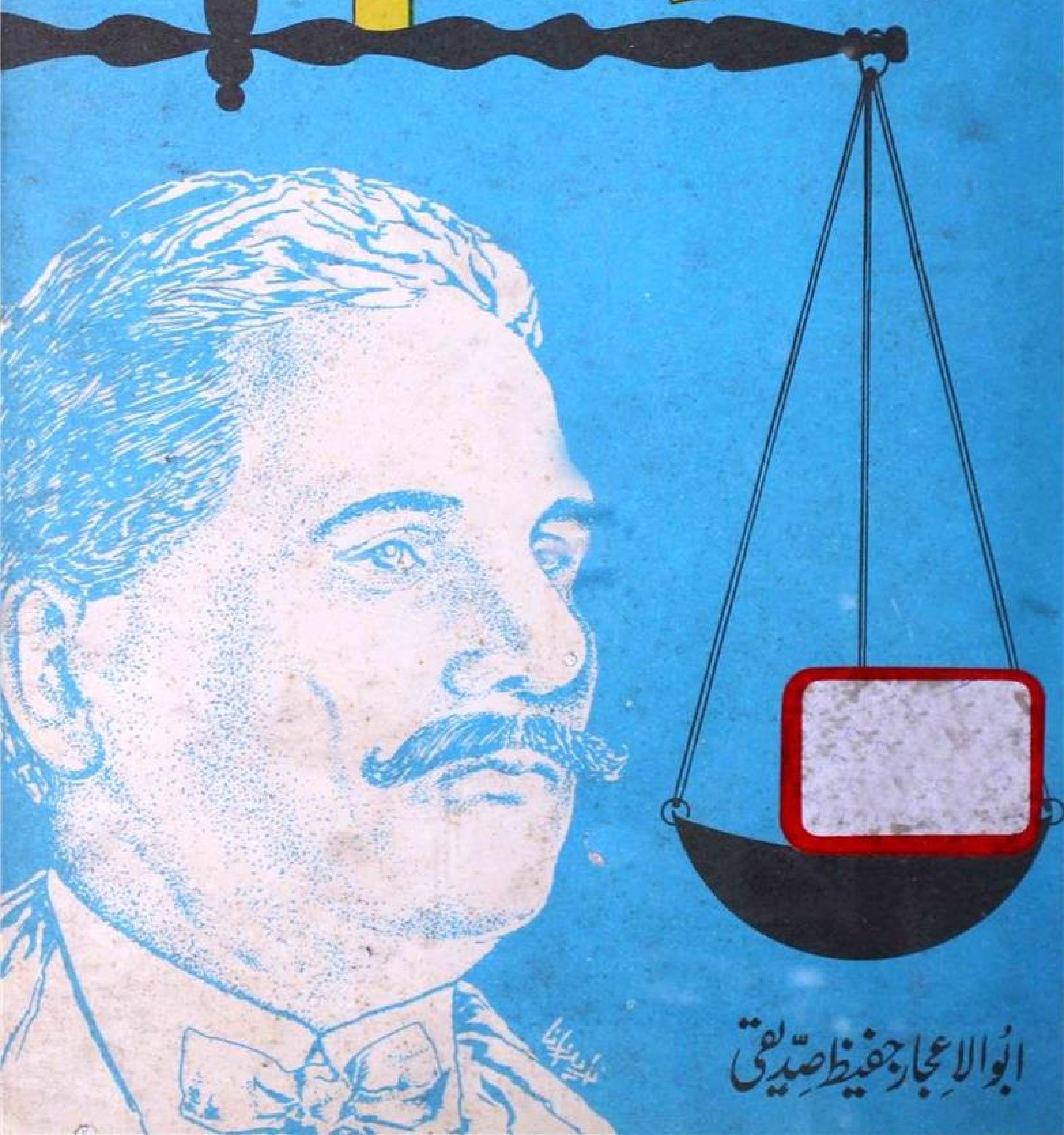

ابوالاعجاز حفیظ صدیقی

اوزانِ اقبال

ابو الاعجاز حفیظ صدیقی

شیخ غلام علی اینڈ سنز لمیٹڈ، پبلشرز
لاہور ○ حیدر آباد ○ کراچی

جملہ حقوق بحق پبلشر محفوظ

باہتمام شیخ نیاز احمد پرنٹر،
غلام علی پبلشرز ۴۱ ہسپتال روڈ، لاہور
سے چھپوا کر چوک انار کلی، لاہور سے شائع کیا۔

اشاعت اول GHULAM. ALI
قیمت

مقام اشاعت :
شیخ غلام علی اینڈ سنز لمیٹڈ، پبلشرز
ادبی مارکیٹ، چوک انار کلی، لاہور

تعارف

اقبالیات کے بعض موضوعات ایسے ہیں کہ ان پر بہت کچھ لکھا گیا اور ابھی بہت کچھ لکھا جانے کی گنجائش موجود ہے۔ مثال کے طور پر علامہ اقبال کے نظریۂ خودی، نظریۂ فن، نظریۂ تقدیر، نظریۂ قوت اور نظریات مدنیت پر عالموں اور نقادوں نے بہت کچھ لکھا ہے۔ بہت کچھ لکھا جا رہا ہے اور ابھی بہت کچھ لکھا جائے گا۔ لیکن جناب پروفیسر ابو الاعجاز حفیظ صدیقی نے اقبالیات کے ایک ایسے موضوع پر قلم اٹھایا ہے۔ جس پر پہلے کوئی باقاعدہ کوئی کام نہیں ہوا۔ اور پھر اس موضوع کے تمام امکانات کو انہوں نے اس طرح احاطہ کیا ہے کہ اس موضوع پر مزید کچھ لکھنے کی گنجائش نہیں رہی۔

اس کتاب میں علامہ اقبال کی ہر نظم کا وزن پوری طرح تحقیق کے ساتھ معین کر دیا گیا ہے اگر کسی نظم میں دو یا دو سے زیادہ وزن استعمال ہوئے ہیں، تو اس نظم کے مختلف حصوں کی الگ الگ نشاندہی کر کے ہر حصے کا وزن بھی الگ الگ بتا دیا گیا ہے۔ گویا یہ کتاب اپنے اختصار کے باوجود کلام اقبال کو پوری طرح محیط ہے۔

اوزان و بحور کا تسمیہ ایک پیچیدہ اور میکانکی عمل ہے، جس سے بڑے بڑے محققین بھی کترا کر نکل جاتے ہیں۔ لیکن حفیظ صدیقی نے تسمیہ اوزان و بحور کے سمجھانے کے لئے نہایت آسان طریق کار اختیار کیا ہے۔ انہوں نے چند صفحات میں اہم زحافات کا عروضی عمل سمجھا دیا ہے اور پھر ہر وزن کے تعارف میں کسی بحر کے بنیادی رکن یا ارکان پر ان زحافات کے عروضی عمل کی مناسب تشریح بھی کر دی ہے۔ اس طرح اوسط علمی استعداد رکھنے والا قاری بھی ان تشریحات کی مدد سے تسمیۂ اوزان و بحور کے عمل کو بخوبی سمجھ سکتا ہے۔

کتاب میں ہیئت کا مسئلہ بھی زیر بحث آیا ہے اور اس نقطۂ نظر سے بھی کتاب کی جامعیت لائق ستائش ہے۔ مصنف نے علامہ اقبال کی ہر نظم کی ہیئت پوری قطعیت کے ساتھ معین کر دی ہے۔ تعیین ہیئت کا باب مختصر ہونے کے باوجود اپنی جامعیت کے اعتبار سے بجائے خود ایک الگ کتاب کا درجہ رکھتا ہے۔ ان چند اوراق کی اہمیت کا اندازہ اس امر سے ہو سکتا ہے کہ ایک عام قاری بھی ان کی مدد سے کسی نظم کی ہیئت پوری قطعیت کے ساتھ معین کر سکتا ہے۔ کتاب کے آخر میں کلام اقبال کے اعداد و شمار پر مشتمل چند جدولیں ضمیموں کے طور پر شامل کی گئی ہیں۔ ان جدولوں کا تعلق بھی علامہ اقبال کے استعمال کردہ اوزان اور ہیئتوں سے ہے۔

مجھے یقین ہے کہ یہ ضمیمے بھی اقبالیات میں زندۂ جاوید دستاویزات کی حیثیت اختیار کر لیں گے۔

آخر میں یہ کہنا بھی ضروری ہے کہ فاضل مصنف نے اقبالیات کا یہ میدان مراکز علمی سے دور اوکاڑا جیسے شہر میں رہ کر سر کیا ہے۔

اقبال صلاح الدین

"اگر ہم نے پابندیٔ عروض کی خلاف ورزی
کی تو شاعری کا قلعہ ہی منہدم ہو جائے گا"[1]

اقبالؒ

---

[1] اقبال نامہ حصہ اوّل صفحہ ۲۸

آئینۂ ترتیب

ابتدائیہ	۔ تعارف پیش لفظ ضروری تصریحات	ر ۹	کتاب سے کماحقہٗ استفادہ کرنے کے لئے چند ضروری تصریحات ۔
باب اول	تعیین ہیئت — مسائل اور طریق کار	۱۷	اس باب میں وہ ہیئتیں زیر بحث آئی ہیں جو علامہ اقبال نے استعمال کی ہیں ۔
باب دوم	عروض کی چند اہم اصطلاحات کا تعارف	۵۶	اس باب میں صرف ایسی اصطلاحات کا ذکر کیا گیا ہے جو اوزانِ اقبال کو سمجھنے کے لئے ضروری ہیں ۔
باب سوم	اوزانِ اقبال	۶۶	اس باب میں علامہ اقبال کے استعمال کردہ ہر وزن کی ضروری تفصیل دینے کے بعد بقید کتاب ان تمام نظموں کے عنوانات اور مصرع ہائے اولیٰ درج کر دیئے گئے ہیں، جو اس وزن خاص میں لکھی گئی ہیں ۔ ہر نظم کی ہیئت بھی اسی باب میں مذکور ہے ۔

باب چہارم	کلید اوزانِ اقبال	۲۱۱	اس باب میں ہر کتاب کی ترتیبِ منظومات کا لحاظ رکھتے ہوئے ہر نظم کا وزن نمبر بتا د گیا ہے۔ وزن کا نمبر معلوم ہو جانے پر متعل وزن، اوزانِ اقبال یا ضمیمہ نمبر ا سے بآسان دریافت کیا جا سکتا ہے۔
باب پنجم	ضمیمے:	۲۳۷	
	ضمیمہ نمبر ا	۲۳۸	اوزانِ اقبال ایک نظر میں
	ضمیمہ نمبر ۲	۲۴۱	علامہ اقبال نے اپنی مختلف تصانیف میں کون کون سے اور کل کتنے وزن استعمال کئے ہیں۔
	ضمیمہ نمبر ۳	۲۴۳	کون سا وزن علامہ اقبال کی کون کون سی تصانیف میں استعمال ہوا ہے۔
	ضمیمہ نمبر ۴	۲۴۴	کون کون سی ہیئتوں سے علامہ اقبال نے کون کون سی تصانیف میں کام لیا ہے۔
	ضمیمہ نمبر ۵	۲۴۵	علامہ اقبال کی مختلف تصانیف میں بقید وزن مختلف ہیئتوں میں کہی ہوئی نظموں کی تعداد۔ (پچیس جدولیں)

ضمیمہ نمبر ۶	۲۶۲	تصنیف وار مختلف ہیئتوں میں آنے والی نظموں کی تعداد۔
ضمیمہ نمبر ۷	۲۶۴	کلامِ اقبال ایک نظر میں (مختلف ہیئتوں کے تحت آنے والی نظموں کی بقید وزن کل تعداد)
ضمیمہ نمبر ۸	۲۶۶	متفرق نتائج۔

پیش لفظ

آج سے کوئی بارہ سال ادھر کی بات ہے، میں نے اوزان اقبال پر قلم اٹھانے کا ارادہ کیا تھا بلکہ عروض کے نقطہ نظر سے بانگ درا کا مطالعہ کر کے کچھ اشارات بھی مرتب کر لیے تھے۔ لیکن بعض مخلص احباب نے مشورہ دیا کہ علمی کساد بازاری کے اس دور میں ایسی خشک کتاب متاع کس مخر ہو کر رہ جائے گی۔ اس لئے اس نیک ارادے سے باز آؤ اور اگر دماغ سوزی کا اتنا ہی شوق ہے تو کسی یونیورسٹی سے کوئی اچھا سا موضوع منظور کرا کے، پی۔ ایچ۔ ڈی کے لئے مقالہ لکھ دو۔ میں نے احباب کے اس مشورے کا نصف اول منظور کر لیا اور نصف ثانی مسترد کر دیا۔ یعنی اوزان اقبال پر قلم اٹھانے کا ارادہ بھی ترک کر دیا اور پی۔ ایچ۔ ڈی کے لئے مقالہ بھی نہ لکھا۔ لیکن دل میں یہ خلش سی باقی رہی کہ اوزان اقبال کا پروگرام منسوخ کر کے کچھ اچھا نہیں کیا۔ جب حکومت پاکستان نے سن ۱۹۷۷ء کو سال اقبال قرار دے دیا۔ تو میں نے سوچا کہ چلو چھٹی ہوئی۔ اب کلام اقبال سے دلچسپی رکھنے والے اہل علم، اقبالیات کے متخصصین اور حکومت کی مالی اعانت سے چلنے والے اشاعتی ادارے کلام اقبال کے ان پہلوؤں کی طرف لازماً متوجہ ہوں گے، جن پر ابھی تک کام نہیں ہُوا۔ چنانچہ کوئی صاحب اوزان اقبال پر بھی قلم اٹھائیں گے اور اقبالیات کے ایوان کا یہ گوشہ بھی منور ہو جائے گا۔ لیکن یہ اطمینان عارضی ثابت ہوا۔ جلد ہی معلوم ہو گیا کہ کسی اشاعتی ادارے نے اوزانِ اقبال کو اپنے پروگرام میں شامل نہیں کیا اور اہل علم طبقے نے بھی اس موضوع کو درخور التفات نہیں جانا۔ بالآخر قرعہ فال بنام من دیوانہ زدند" کے مصداق میں نے محسوس کیا کہ قدرت کو یہی منظور ہے کہ وہ کام جسے اہل علم ہاتھ لگاتے ڈرتے ہیں، ایک طالب علم کے ہاتھوں انجام پائے۔ چنانچہ جب قرعہ میرے نام نکل آیا تو میں نے کمر ہمت باندھی اور احباب سے تعاون کی درخواست کی۔ انہوں نے کھلے دل سے تعاون کیا یعنی قرارداد کے ذریعے متفقہ طور پر مجھے ناقابل اصلاح قرار دیا اور پھر کمال فراخدلی سے مجھے میرے حال پر چھوڑ دیا۔

مری روش سے وہ ہیں غیر مطمئن تو بہت۔ الجھتے رہتے ہیں پر بد دعا نہیں دیتے یہ میرے حال پہ احباب کی عنایت ہے۔ مرے خلوص کی مجھ کو سزا نہیں دیتے مختصر یہ کہ میں نے اوزانِ اقبال پر دن رات کام کرنا شروع کیا اور بالآخر اسے پایۂ تکمیل تک پہنچا کے دم لیا۔ کتاب ۱۹۷۰ ہی میں مکمل ہو گئی تھی۔ میں سمجھتا تھا کہ کتاب مکمل ہو گئی تو کام ختم ہو گیا۔ لیکن معلوم ہوا کہ کام تو اب شروع ہوا ہے۔ کتاب لکھنا تو کوئی کام نہیں، اصل کام تو کسی ناشر کو گھیرنا ہے۔ اور یہ ایک ایسا فن ہے، جس سے یہ خاکسار نا آشنائے محض ہے۔ تب مجھے ذوالفقار احمد تابش یاد آئے۔ وہ کتابوں کی دنیا کے آدمی ہیں۔ میں نے انہیں مفصل خط لکھا۔ اور کام شروع کرنے کو کہا وہ جاپان گئے ہوئے تھے۔ واپس آکر انہوں نے میرے خط کا جواب لکھا۔ فرماتے ہیں:

"آپ کی نئی کتاب — اوزانِ اقبال — کی آؤٹ لائن دیکھی۔ ماشاءاللہ آپ نے ایک ایسے موضوع پر قلم اٹھایا ہے جس کی مثال پہلے موجود نہیں۔ مجھے یقین ہے کہ یہ کتاب سنجیدہ ادبی حلقوں میں بے حد پسند کی جائے گی۔"

لیجیئے اسے کہتے ہیں سوال از آسمان جواب از ریسمان۔ ارے بھائی میں کہتا ہوں کام شروع کرو۔ تم کہتے ہو "کتاب سنجیدہ ادبی حلقوں میں بے حد پسند کی جائے گی۔ لیکن دیوانہ بکارِ خویش ہشیار، میں نے بھی اس جملے کی پاداش میں انہیں گھیر لیا۔ چونکہ ذوالفقار احمد تابش خود بھی ایک سنجیدہ ادبی حلقے سے تعلق رکھتے ہیں، بلکہ بذاتِ خود ایک سنجیدہ ادبی حلقہ ہیں، اس لیئے میں نے اس موقعے کو غنیمت جانا اور فیصلہ کیا کہ اوزانِ اقبال کا مسودہ اس "حلقے" تک پہنچا دیا جائے اور اس حلقے سے توقع کی جائے کہ وہ اسے دوسرے سنجیدہ ادبی حلقوں تک پہنچا دے گا۔ میں نے کتاب کا مسودہ تابش صاحب کے حوالے کر دیا۔ تابش صاحب نے تھوڑے ہی عرصے کے بعد یہ خوشخبری سنائی کہ لاہور کا ایک ناشر کتاب چھاپنے پر رضامند ہو گیا ہے۔ اب میں نچنت ہو کر بیٹھ گیا۔ تھوڑے ہی دنوں کے بعد تابش صاحب نے ایک اور خوشخبری سنائی کہ ایک نسبتہً بڑا اور وقیع تر ادارہ مُصر ہے کہ یہ کتاب انہیں دے دی جائے کیونکہ وہ اس نوعیت کی کتابوں کے بہتر ناشر اور قدردان ہیں۔ تابش صاحب نے یہ بھی فرمایا کہ اگر مؤخرالذکر ادارے سے کتاب چھپوائی جائے۔ تو اس کی کتابت و طباعت یقیناً بہتر ہو گی۔ تابش صاحب کی باتوں سے اندازہ ہوا کہ وہ خود بھی مؤخرالذکر ادارے کو ترجیح دیتے ہیں۔ چنانچہ میں نے معاملہ کلیتہً انہی کے

صوابدید پر چھوڑ دیا اور انہوں نے اپنے اختیارات سے کام لیتے ہوئے اول الذکر ادارے سے کتاب واپس لے کر مؤخر الذکر ادارے کو دے دی۔ یہ غالباً ۱۹۸۰ء کی بات ہے۔ گاہے ماہے مسودے کی خیر و عافیت معلوم ہوتی رہی، حتیٰ کہ ۱۹۸۲ء کا سال شروع ہو گیا۔ آخر ایک دن برادرم اقبال صلاح الدین کی رگِ حمیت پھڑک اٹھی۔ بولے "مسودہ کہاں ہے؟"

عرض کیا "لاہور میں۔ مؤخر الذکر ادارے کے پاس"

تب انہوں نے تابش صاحب سے مل کر کچھ ساز باز کی اور مسودہ حاصل کر کے اپنی تحویل میں لے لیا۔ چند ماہ اور گذر گئے۔ ۲۰ ستمبر ۱۹۸۲ء کو ملاقات ہوئی تو بولے "بہت ہو چکی آوارگی۔ کل سے کام شروع ہو گا۔"

"کیسا کام؟"

"کل سے پروف ریڈنگ شروع ہو گی" انہوں نے اعلان کیا "اوزانِ اقبال کی کتابت مکمل ہو چکی ہے" پروف ریڈنگ سے مجھے بہت الجھن ہوتی ہے جب کہ اقبال صاحب اس صبر آزما اور جانگسل کام کو اتنے خضوع خشوع سے انجام دیتے ہیں کہ حیرت ہوتی ہے۔ چنانچہ گذارش کی کہ "جب آپ اس کام کو پورے ذوق و شوق سے اور بطریقِ احسن انجام دے سکتے ہیں تو مجھ ہیچ میرز کو کیوں زحمت دیتے ہیں۔"

فرمایا "کتاب کی نوعیت کا تقاضا ہے کہ کم از کم دو آدمی مل کر پروف ریڈنگ کریں" تب مجھے عزیز القدر منظور حسین عباسی یاد آئے۔ وہ جغرافیے کے پروفیسر ہیں، لہٰذا ہر خشک کام میں دلچسپی لینے کی پوری صلاحیت رکھتے ہیں۔ ان سے تعاون کی درخواست کی، جو انہوں نے بکمال رغبت منظور فرمالی۔ اس طرح پروف پڑھنے کا مرحلہ بھی طے ہو گیا۔

۱۹۷۷ء میں لکھی ہوئی یہ مایوس الاشاعت کتاب بالآخر ملک رب نواز صاحب کی علم دوستی کے طفیل اکتوبر ۱۹۸۲ء میں پریس میں جا رہی ہے۔ موصوف موقر اشاعتی ادارے — شیخ غلام علی اینڈ سنز — کے مہتمم مطبوعات ہیں۔ خدا انہیں جزائے خیر دے اور علمی کتب کی سرپرستی کی توفیق و استطاعت عطا فرمائے۔

۳۰۔ ستمبر ۱۹۸۲ء

احقر: ابوالاعجاز حفیظ صدیقی

اکاڑہ

کتاب سے کما حقہٗ استفادہ کرنے کے لئے چند

ضروری تصریحات

اوزانِ اقبال اور کلید اوزانِ اقبال دونوں میں نمبر شمار کے معنی ہیں: کسی غزل، نظم یا باب کا وہ نمبر جو علامہ اقبال نے کسی کتاب کی فہرست منظومات یا متن کتاب میں خود درج کیا ہے۔ اگر نمبر علامہ اقبال نے نہیں دیا بلکہ ہم نے اپنی سہولت کی خاطر دے لیا ہے، تو اسے عنوان کے خانے میں لکھا ہے، نمبر شمار میں نہیں۔

کلیاتِ اقبال کے نام سے علامہ اقبال کا سارا کلام دو الگ الگ جلدوں میں طبع ہوا ہے۔ ایک جلد میں سارا اردو کلام اور دوسری جلد میں سارا فارسی کلام۔ لیکن اس میں علامہ اقبال کی نظموں کی وہ ترتیب جو تصانیف اقبال کے متعدد ایڈیشنوں کے ذریعے پہلے سے متعارف ہے، پورے طور پر ملحوظ نہیں رکھی گئی۔ اس لئے یہ بتا دینا ضروری ہے کہ ہم نے سبھی کتابوں کی اس ترتیب منظومات کا لحاظ رکھا ہے جو پہلے سے متعارف ہے۔

اگر آپ یہ معلوم کرنا چاہیں کہ علامہ اقبال نے اپنی کسی تصنیف یا اپنی تمام اردو اور فارسی تصانیف میں کسی خاص وزن میں کون کون سی نظمیں کہی ہیں تو اوزانِ اقبال کا باب آپ کی مدد کرے گا۔ اس باب میں وزن بتا کر بقیدِ کتاب ان تمام نظموں کے عنوانات اور مصرع ہائے اولیٰ درج کردئے گئے ہیں جو اس وزن خاص میں لکھی گئی ہیں۔ یعنی اوزانِ اقبال میں علامہ اقبال کی ہر نظم کی نشاندہی اس وزن خاص کے تحت کر دی گئی ہے جس کے تحت اسے آنا چاہیئے۔ اگر کسی نظم کے مختلف حصے مختلف اوزان میں ہیں تو ہر حصے کی نشاندہی اس وزن خاص کے تحت کر دی گئی ہے جس سے وہ حصہ عروضی اعتبار سے تعلق رکھتا ہے۔

اگر آپ کسی کتاب کی تمام نظموں کے اوزان سے علی الترتیب آگاہی حاصل کرنا چاہیں تو کلید اوزان اقبال کا باب آپ کی مدد کرے گا۔ کلید اوزان اقبال میں ہر کتاب کی ترتیب منظومات کا لحاظ رکھتے ہوئے ہر نظم کا وزن نمبر بتا دیا گیا ہے۔ مثال کے طور پر علامہ اقبال نے بانگ درا کی نظموں کے لئے فہرست میں ۱۴۷ عنوانات قائم کئے ہیں۔ کلید اوزان اقبال میں بانگ درا کے تحت ایک سے ایک سو سینتالیس تک ان نظموں کے نمبر شمار اور عنوانات بالترتیب درج کر کے ان کا وزن نمبر بتا دیا گیا ہے۔ وزن کا نمبر معلوم ہو جانے پر متعلقہ وزن اوزان اقبال یا ضمیمہ نمبر ا سے بآسانی دریافت کیا جا سکتا ہے۔

اگر آپ کسی خاص نظم کا وزن معلوم کرنا چاہتے ہیں تو آپ کو پہلے کلید اوزان اقبال سے رجوع کرنا ہوگا جہاں کتاب وار ہر نظم کا وزن نمبر بتا دیا گیا ہے۔ مثال کے طور پر آپ پیام مشرق کی نظم "کرم کتابی" کا وزن معلوم کرنا چاہتے ہیں۔ پیام مشرق کی فہرست میں اس کا نمبر ۱۸ ہے۔ کلید اوزان اقبال میں پیام مشرق کے تحت اٹھارہویں نمبر پر آپ کو یہ اندراج ملے گا۔

نمبر شمار	نظم کا عنوان	وزن نمبر
۱۸	کرم کتابی	۱۴

وزن نمبر معلوم ہو جانے پر متعلقہ وزن اوزان اقبال یا ضمیمہ نمبر ا سے بآسانی دریافت کیا جا سکتا ہے۔ اگر ہیئت بھی دریافت کرنا مطلوب ہو تو باب اوزان اقبال میں وزن نمبر ۱۴ کے تحت پیام مشرق سے رجوع کیجئے۔

اگر کسی نظم میں دو یا دو سے زیادہ وزن استعمال ہوئے ہیں تو کلید اوزان اقبال میں ان دو یا دو سے زیادہ وزنوں کے نمبر مذکور ہیں تاکہ قاری اوزان اقبال میں ان سے رجوع کر سکے۔ مثال کے طور پر ارمغان حجاز کی اردو نظم "عالم برزخ" کے مختلف حصوں میں تین مختلف وزن استعمال ہوئے ہیں۔ کلید اوزان اقبال میں اس عنوان کے سامنے تینوں وزنوں کے نمبر درج ہیں۔

اگر آپ یہ معلوم کرنا چاہیں کہ علامہ اقبال نے اپنی کسی تصنیف میں کون کون سے اور کل کتنے وزن استعمال کئے ہیں تو کلید اوزان اقبال کا باب آپ کی مدد کرے گا۔ تاہم آپ کو زحمت سے بچانے کے لئے کتاب کے آخر میں ایک گوشوارہ ضمیمہ نمبر ۲ بھی شامل کر دیا گیا ہے۔ ضمیمہ نمبر ۲ میں یہ بتایا گیا ہے کہ کون سا وزن علامہ اقبال کی کون کون سی تصانیف میں استعمال ہُوا ہے۔

اگر کسی نظم کا عنوان خود علامہ اقبال نے نہیں دیا تو کلید اوزان اقبال میں نظم کے مصرع اولیٰ کو نظم کا عنوان فرض کر لیا گیا ہے۔ مثال کے طور پر بانگ درا حصہ اول کے آخر میں تیرہ غزلیات آئی ہیں۔ ان غزلیات کا نمبر فہرست میں ۵۰ درج ہے۔ لیکن اس نمبر کے تحت یہ تیرہ غزلیں ہیں جن پر نہ نمبر دیا گیا ہے نہ عنوان۔ کلید اوزان اقبال میں آپ کو نمبر شمار ۵۰ کے تحت ان تیرہ غزلوں کے مصرع ہائے اولیٰ علی الترتیب درج کئے ہوئے ملیں گے۔ اور ہر مصرع کے سامنے اس غزل کا وزن نمبر درج ہو گا۔ اگر آپ اپنے نسخۂ بانگ درا کی ان غزلوں پر علی الترتیب نمبر درج کر لیں تو مزید سہولت ہو جائے گی۔ اسی طرح پیام مشرق کی فہرست مطالب میں آخری عنوان "خردہ" ہے جس پر نمبر شمار ۸۰ درج ہے۔ اس عنوان کے تحت چھوٹی بڑی سولہ نظمیں ہیں۔ چنانچہ کلید اوزان اقبال میں" نمبر شمار ۸۰ خردہ" کے تحت ان سولہ نظموں کے مصرع ہائے اولیٰ علی الترتیب درج کر کے ان کا وزن نمبر الگ بتا دیا گیا ہے۔ اگر آپ اپنے نسخۂ پیام مشرق میں ان سولہ نظموں پر ایک سے سولہ تک نمبر لگا لیں تو کسی نظم کا وزن تلاش کرنے میں مزید سہولت ہو جائے گی۔

جہاں علامہ اقبال نے کسی غزل کے عنوان کے طور پر لفظ غزل درج کیا ہے وہاں کلید اوزان اقبال میں بھی لفظ غزل (اور اگر نمبر دیا گیا ہے تو نمبر بھی) درج کرنے کے بعد پہلا مصرع درج کیا گیا ہے۔

اوزان اقبال اور کلید اوزان اقبال دونوں میں ابواب کے عنوانات بھی "نظم کا عنوان" کے خانے میں درج کر دیئے گئے ہیں۔ مگر نظم کے عنوانات سے ممیز کرنے کے لئے ان کے نیچے دد

لکیریں لگا دی گئی ہیں۔ اگر پورا باب ایک ہی وزن میں ہے تو کلید اوزان اقبال میں اس کے سامنے وزن بھی درج کر دیا گیا ہے۔ اور اگر کسی باب کی منظومات مختلف اوزان میں ہیں تو ذیلی عنوانات دے کر یا ذیلی عنوانات کی عدم موجودگی میں ہر نظم کا پہلا مصرع دے کر اس کا وزن نمبر بتا دیا گیا ہے۔ مثال کے طور پر ارمغان حجاز کے باب "حضور حق" کی منظومات ایک ہی وزن میں ہیں۔ اس لئے کلید اوزان اقبال میں ہر نظم کا وزن الگ الگ بتانے کی ضرورت نہ تھی۔ جب کہ ملا زادہ ضیغم لولابی کشمیری کا بیاض ایسا باب ہے جس کی نظمیں مختلف اوزان سے تعلق رکھتی ہیں۔ چنانچہ ہر نظم کا نمبر اور پہلا مصرع دے کر اس کے وزن نمبر کی نشاندہی کر دی گئی ہے۔

اگر علامہ اقبال کی کسی تصنیف میں وزن نمبر ۹ یعنی بحر ہزج مسدس محذوف مقصور کے وزن میں دو دو شعر پر مشتمل چند قطعات یا دو بیتیاں مسلسل آ گئی ہیں تو کتاب کی ضخامت بڑھ جانے کے ڈر سے اوزان اقبال میں ہر دو بیتی یا قطعے کا پہلا مصرع دے کر اس کا وزن بتانے کی ضرورت نہیں سمجھی گئی۔ بلکہ عنوان کے خانے میں ایک نوٹ دے دیا گیا ہے کہ اس کتاب میں اس مقام پر اتنی دو بیتیاں یا قطعات مسلسل آئے ہیں اور پہلی دو بیتی یا قطعے کا پہلا مصرع درج کر دیا گیا ہے۔

اگرچہ کلید اوزان اقبال میں ہیئت کا ذکر نہیں کیا گیا لیکن اگر آپ کسی خاص نظم کی ہیئت معلوم کرنا چاہتے ہیں تو آپ کو پہلے کلید اوزان اقبال ہی سے رجوع کرنا ہو گا۔ جہاں کتاب وار ہر نظم کا وزن نمبر بتایا گیا ہے۔ مثال کے طور پر آپ بانگ درا کی نظم خضر راہ کی ہیئت معلوم کرنا چاہتے ہیں۔ فہرست بانگ درا میں اس نظم کا نمبر ۱۴۴ ہے۔ کلید اوزان اقبال میں نمبر ۱۴۴ کے تحت آپ کو یہ اندراج ملے گا۔

نمبر شمار	نظم کا عنوان	وزن کا نمبر
۱۴۴	خضر راہ	۱

اب اوزان اقبال میں وزن نمبر ۱ کے تحت بانگ درا کا حصہ دیکھئے۔ نمبر شمار ۱۴۴ کے تحت آپ

کو یہ اندراج مل جائے گا۔

نمبر شمار	نظم کا عنوان	ہیئت	پہلا مصرع
۱۴۴	خضر راہ	ترکیب بند	ساحلِ دریا پہ میں اک رات تھا محوِ نظر
			(نوٹ: بیشتر بند مطلع سے عاری ہیں)

اگر کسی نظم کے مختلف حصوں میں مختلف ہیئتوں سے کام لیا گیا ہے تو اوزان اقبال میں آپ کو ہر حصے کی ہیئت کا ذکر الگ الگ مل جائے گا۔ مثال کے طور پر بالِ جبریل کی نظم "یورپ سے ایک خط" میں قطعہ اور مثنوی دو ہیئتیں استعمال ہوئی ہیں۔ اوزان اقبال میں اس نظم کے ساتھ اس امر کی وضاحت کر دی گئی ہے کہ کون سا حصہ کس ہیئت میں ہے۔

جن نظموں کو ہیئت کے اعتبار سے نظم جدید کہا گیا ہے ان کے ساتھ ہیئت کے خانے میں ہیئت نمبر بھی درج ہے۔ ہیئت کے ان مختلف نمبروں کی تفصیل آپ کو "نظم جدید (کلام اقبال میں ہیئت کے چند اور تجربے)" میں ملے گی۔ یہ مضمون باب اول (تعیین ہیئت) کا ایک حصہ ہے۔

اگر آپ یہ معلوم کرنا چاہیں کہ علامہ اقبال نے اپنی کسی تصنیف میں کون کون سی اور کل کتنی ہیئتوں سے کام لیا ہے تو ضمیمہ نمبر ۴ آپ کی مدد کرے گا۔ اس ضمیمے میں کتاب وار ہیئتوں کا ذکر کر دیا گیا ہے۔

اگر آپ یہ معلوم کرنا چاہیں کہ علامہ اقبال کی مختلف تصانیف میں بقید وزن مختلف ہیئتوں میں کہی ہوئی نظموں کی تعداد کیا ہے تو ضمیمہ نمبر ۵ آپ کی مدد کرے گا۔ اس ضمیمے میں پچیس جدولیں ہیں جو کلام اقبال میں استعمال ہونے والے پچیس اوزان سے علی الترتیب متعلق ہیں۔ ہر جدول اس وزن خاص کی حد تک پورے کلام اقبال کا احاطہ کرتی ہے۔

اگر آپ تصنیف وار مختلف ہیئتوں میں آنے والی نظموں کی تعداد معلوم کرنا چاہیں تو ضمیمہ نمبر۶ آپ کی مدد کرے گا۔ یہ جدول تصنیف وار اور ہیئت وار پورے کلام کو محیط ہے۔

اگر آپ بقید وزن مختلف ہیئتوں کے تحت آنے والی نظموں کی کل تعداد معلوم کرنا چاہیں تو ضمیمہ نمبر۷ آپ کی مدد کرے گا۔ یہ جدول گویا ضمیمہ نمبر ۵ کی پچیس جدولوں کا خلاصہ ہے۔

اگر کسی کتاب میں مختلف مقامات پر دو نظمیں ایسی آگئی ہیں جن کا عنوان ایک ہے تو رفع التباس کی غرض سے نظم کے عنوان کے ساتھ کتاب کا صفحہ نمبر بھی درج کر دیا گیا ہے۔ مثلاً پیام مشرق میں مختلف مقامات پر کرمک شب تاب کے عنوان سے دو نظمیں آئی ہیں۔ دونوں کے ساتھ صفحہ نمبر بھی درج کر دیا گیا ہے۔ جاوید نامہ، اسرار خودی، رموز بے خودی، مثنوی پس چہ باید کرد اور مثنوی مسافر کے اوزان اور کلید اوزان میں بعض مقامات پر صفحہ نمبر اس لئے درج کرنا پڑا ہے کہ یہ طویل مثنویاں ہیں لیکن ان کے ضمن میں بعض اشعار دوسرے اوزان اور ہیئتوں میں بھی آ گئے ہیں۔ عام قاری کے لئے انہیں تلاش کرنا بہت مشکل ہے کیونکہ بعض ضمنی عنوانات کے تحت دوسرے اوزان بھی آگئے ہیں۔ اور یہ عنوانات فہرست میں مذکور نہیں۔ بعض اوقات کسی ضمنی عنوان کے بغیر ہی ایک یا چند شعر دوسرے وزن میں آگئے ہیں۔ چنانچہ صفحہ کا نمبر دئے بغیر قاری سے یہ توقع نہیں کی جاسکتی کہ وہ مثنوی میں ان اشعار کو ڈھونڈ نکالے گا۔ اسی طرح بعض اور صورتوں میں بھی کسی تصنیف کا صفحہ نمبر حسب ضرورت درج کر دیا گیا ہے۔

جاوید نامہ، اسرار خودی، رموز بے خودی، گلشن راز جدید، پس چہ باید کرد اور مثنوی مسافر طویل مثنویاں ہیں لیکن تنوع کے فطری تقاضے کے تحت علامہ اقبال نے ان مثنویوں میں دیگر اوزان اور ہیئتوں کے اشعار بھی کہیں کہیں شامل کر دئے ہیں۔ اصل وزن اور ہیئت کو نمایاں کرنے کی غرض سے اوزان اقبال میں ہیئت کے گرد اور کلید اوزان اقبال میں وزن کے گرد دائرہ بنا دیا گیا ہے۔ اور حسب ضرورت وضاحت بھی کر دی گئی ہے۔

زبورِ عجم حصہ اول میں غزلیات کا نمبر شمار متعارف ایڈیشنوں میں بہت سی غلطیوں کا شکار ہوا ہے۔ غزل نمبر ۲۴ کے بعد غزل نمبر ۲۵ ہونی چاہیے۔ یہاں ۳۵ درج ہے۔ خیر یہ ۲۵ ہے۔ اس کے بعد ۲۶ سے ۲۹ تک سلسلہ نمبر درست ہے۔ اس کے بعد آنے والی غزل کا نمبر ۳۰ ہونا چاہیے مگر اس پر ۴۰ درج ہے اور دس کا یہ فرق غزل نمبر ۳۶ تک چلتا ہے۔ جس پر ۴۶ درج ہے۔ ۳۶ کے بعد غزل نمبر ۳۷ سے پھر سلسلہ نمبر درست ہو جاتا ہے اور ۴۲ تک ٹھیک چلتا ہے۔ اس کے بعد ۴۳ کی بجائے ۵۳ درج ہے اور دس کا یہ فرق حصہ اول کی آخری غزل یعنی غزل نمبر ۵۶ تک چلتا ہے۔ جس پر سلسلہ نمبر ۶۶ درج ہے۔ حصہ دوم میں پہلے ایک شعر ہے اور پھر ایک غزل جو کسی سلسلہ نمبر کی حامل نہیں۔ آگے باقاعدہ سلسلہ نمبر شروع ہو جاتا ہے۔ سلسلہ نمبر ۱۵ کی بجائے غلطی سے ۱۲ درج کر دیا گیا ہے۔ اپنے نسخہ زبورِ عجم پر ان اغلاط کی تصحیح کر لیں۔ اس کے بعد اوزانِ اقبال کے نمبروں سے رجوع فرمائیں۔

بالِ جبریل کی غزلیات کو خود علامہ اقبال نے دو حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ پہلا حصہ سولہ غزلیات پر مشتمل ہے اور علامہ اقبال نے ان پر باقاعدہ سلسلہ نمبر درج کیا ہے۔ اس کے بعد غزلیات کا دوسرا حصہ شروع ہوتا ہے جو اکسٹھ غزلیات پر مشتمل ہے۔ ان غزلوں پر بھی علی الترتیب ایک سے اکسٹھ تک سلسلہ نمبر درج ہے۔ لیکن علامہ اقبال نے غزلیات کے ان دو حصوں کو حصہ اول یا حصہ دوم جیسے کسی نام سے موسوم نہیں کیا۔ چنانچہ یہ ظاہر کرنے کے لئے کہ غزل حصہ اول میں ہے یا حصہ دوم میں، اوزانِ اقبال میں غزل کے سلسلہ نمبر کے نیچے ۱ یا ۲ درج کر دیا گیا ہے۔ چنانچہ ۱۵/۱ کے معنی ہیں۔ حصہ اول کی پندرھویں غزل اور ۴۲/۲ کے معنی ہیں حصہ دوم کی بیالیسویں غزل۔

کلامِ اقبال میں دوسرے شعراء کے جو اشعار ضمناً آ گئے ہیں۔ انہیں بعض صورتوں میں کلامِ اقبال سے الگ کر کے شمار کرنا ممکن نہ تھا۔ تضمین کی صورت میں تو وہ شعر اس طرح جزوِ کلام ہو جاتا ہے کہ اسے الگ شمار کرنا ناممکن ہو جاتا ہے۔ بعض صورتوں میں کسی مستعار شعر کو الگ کرنا ہیئت میں بگاڑ پیدا کرتا ہے۔ چنانچہ ایسی تمام صورتوں کے لئے یکساں طریق کار یہی

ہو سکتا تھا کہ انہیں اقبال کے اشعار کے ساتھ ہی شمار کیا جائے۔ تاہم بعض مقامات پر حسب ضرورت نوٹ دے کر وضاحت کر دی گئی ہے کہ یہ شعر یا اشعار علامہ اقبال کے نہیں۔

باب اوّل

تعیینِ ہیئت ——

اس باب میں وہ ہیئتیں زیرِ بحث آئی ہیں جو علامہ اقبال نے استعمال کی ہیں۔ پہلے ان ہیئتوں کا ذکر ہے جو علامہ اقبال کو شعرائے متقدمین سے ادبی ورثے میں ملیں اور انہوں نے ان ہیئتوں کو بلا تغیر یا کسی جزوی تغیر کے ساتھ استعمال کیا۔ جیسے غزل، قصیدہ، قطعہ، رباعی، ترکیب بند اور مستزاد وغیرہ۔ پھر ان ہیئتوں کا ذکر ہے جو علامہ اقبال کے اپنے قابلِ اعتماد ادبی شعور اور تربیت یافتہ ذوقِ جمال کا نتیجہ ہیں۔ ان ساری جدید ہیئتوں کے لئے ہم نے نظمِ جدید کی اصطلاح استعمال کی ہے۔ البتہ انہیں ایک دوسرے سے ممیز کرنے کے لئے انہیں الگ الگ نمبر دیئے گئے ہیں۔ ہر ہیئت کے تعارف میں اس امر کی کوشش بھی کی گئی ہے کہ وہ حدود اور خط و خال واضح ہو جائیں جن کی بدولت وہ ہیئت دوسری ہیئتوں سے ممیز ہوتی ہے۔ چنانچہ اس باب میں تعیینِ ہیئت کے اہم مسائل بھی زیرِ بحث آ گئے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مسائل اور طریقِ کار

اس کتاب میں اصناف کی بجائے ہیئتوں سے بحث کی گئی ہے۔ قارئین اور ناقدین سے گذارش ہے کہ لفظ ہیئت کو پورے طور پر سمجھ لیں۔ اور اسے صنف کے ساتھ گڈ مڈ نہ کریں۔ اصناف کا ذکر جہاں کہیں بھی آیا ہے ضمنی طور پر آیا ہے۔ ہیئت کا تعلق نظم کے خارجی پیکر سے ہے اگر کسی نظم کا خارجی پیکر مثنوی کا ہے۔ تو وہ حمد ہو یا نعت، مرثیہ ہو یا ساقی نامہ، اسے مثنوی قرار دے دیا گیا ہے۔ میں نے کلام اقبال میں سے ایسی چار ہیئتیں بھی دریافت کی ہیں جنہیں اصناف نہیں کہا جا سکتا۔ یہ ہیئتیں حسب ذیل ہیں۔

۱۔ قطعہ بتصریع شعر اول

۲۔ غزل + بیت مصرّع

۳۔ قصیدہ + بیت مصرّع

۴۔ قطعہ + بیت مصرّع

اگر اصناف زیر بحث ہوتیں تو ساقی ناموں کے لیے الگ خانہ بنایا جاتا اور بال جبریل کا ساقی نامہ اس خانے میں رکھا جاتا۔ مرثیہ کے لئے الگ خانہ بنایا جاتا اور بانگ درا کی نظم "داغ" اس خانے میں رکھی جاتی لیکن چونکہ بحث اصناف سے نہیں ہیئتوں سے ہے اور بال جبریل کا ساقی نامہ باقاعدہ ساقی ناموں کی طرح مثنوی کی ہیئت میں ہے اس لئے اسے مثنوی کی ذیل میں رکھا گیا ہے اور بانگ درا کی نظم "داغ" کو بھی مثنوی کے تحت رکھا گیا ہے کیونکہ وہ اسی ہیئت میں ہے۔ غرضیکہ اس کتاب میں جہاں کہیں بھی لفظ ہیئت استعمال ہوا ہے، اس کے معنی ہیں کسی نظم کا وہ خارجی پیکر جو نظام قوافی، مصرعوں یا بندوں کی تعداد، مصرعوں کے طول کی یکسانیت یا عدم یکسانیت، کسی مصرعے یا شعر کی تکرار اور کسی وزن خاص کی شرط وغیرہ سے معین ہوتا ہے۔

غزل یا قصیدہ؟

تعیین ہیئت کے اس طریق کار میں غزل اور قصیدے کا مسئلہ خاصا اُلجھا ہوا ہے۔ اس سلسلے میں پہلا اہم سوال یہ ہے کہ قصیدہ کو رباعی، قطعہ، مخمس اور مسدس کی طرح بلحاظ ہیئت قصیدہ کہا جاتا ہے۔ یا حمد، نعت، مرثیہ وغیرہ کی طرح بلحاظ معانی؟ یہ سوال اس لئے پیدا ہُوا کہ عوام الناس قصیدے اور مدح کو لازم و ملزوم جانتے ہیں۔ یعنی عام تصور یہ ہے کہ قصیدہ مدحیہ نظم کو کہتے ہیں اور ہر مدحیہ نظم کو قصیدہ کہا جاسکتا ہے۔ یہ ایک غلط تصور ہے۔ کیونکہ شعرا نے مدح کے لئے رباعی، قطعہ، مخمس اور مسدس کی ہیئتیں بھی اپنائی ہیں۔ اور ان رباعیوں، قطعوں، مخمسوں اور مسدسوں کو مدحیہ ہونے کے باوجود قصیدے نہیں کہا جاسکتا۔ انہیں رباعی، قطعہ، مخمس یا مسدس ہی کا نام دیا جائے گا۔ دوسری طرف قصیدے کے لئے بھی یہ ضروری نہیں کہ وہ مدحیہ ہی ہو۔ عشق و محبت، جنگ و جدل، گلہ و معذرت، اخلاق و حکمت اور ہجو و رثا جیسے موضوعات کے لئے قصیدے کے دروازے کھلے ہیں۔ چنانچہ قصیدہ اور مدح لازم و ملزوم نہیں۔ قصیدہ ایک شعری ہیئت کا نام ہے۔ بالفاظ دیگر حمد، نعت، اور مرثیہ وغیرہ کے برعکس اور رباعی، قطعہ، مخمس اور مسدس کی طرح قصیدہ بھی اردو فارسی اور عربی شاعری کی ایک ہیئت ہے۔ قصیدے کی ہیئت میں حسب ذیل امور شامل ہیں۔

۱۔ مطلع: قصیدے کا پہلا شعر مطلع کہلاتا ہے۔ اس کے دونوں مصرعے ہم قافیہ ہوتے ہیں۔

۲۔ قصیدے کے باقی اشعار میں مصرع ہائے ثانی میں قافیہ ہوتا ہے یعنی مصرع ہائے ثانی مطلع کے مصرعوں سے ہم قافیہ ہوتے ہیں۔ مصرع ہائے اولیٰ میں قافیہ ہونا لازم نہیں۔

۳۔ قصیدے کے لئے کسی خاص وزن کی شرط نہیں۔

یہی باتیں غزل کے بارے میں بھی کہی جاسکتی ہیں۔ مقطع غزل میں بھی ہو سکتا ہے اور قصیدہ میں بھی لیکن مقطع کا ہونا نہ قصیدہ کے لئے لازم ہے نہ غزل کے لئے۔ تعداد اشعار بھی فیصلہ کن ثابت نہیں ہوتی۔ قصیدے کے لئے کم از کم اشعار کی تعداد بعض حضرات نے پندرہ، بعض نے بیس اور بعض نے پچیس مقرر کی ہے۔ ادھر غزل میں اگرچہ بیشتر نقادوں کے نزدیک کم از کم پانچ اشعار کا ہونا لازم ہے لیکن زیادہ سے زیادہ اشعار کے لئے کوئی قطعی حد مقرر

نہیں۔ چنانچہ پندرہ، پندرہ، بیس بیس اور پچیس پچیس اشعار کی غزلیں شعرا کے ہاں بکثرت موجود ہیں۔ پھر ایک مسئلہ یہ ہے کہ اس خاص ہیئت میں تین یا چار شعر کی کوئی نظم ہو تو اسے نہ قصیدہ کہا جاسکتا ہے نہ غزل۔ کیونکہ غزل کے لئے کم از کم پانچ اور قصیدے کے لئے کم از کم پندرہ شعر کا ہونا لازم ہے۔ البتہ ایک بات ممکن ہے یعنی ایسی نظم کی ہیئت کو ہم قصیدے کی ہیئت کہہ سکتے ہیں۔ چنانچہ ہم نے ایسا ہی کیا ہے۔

ہیئت کے اس محدود تصور میں جو خارجی پیکر سے متعلق ہے، معانی سے بحث نہیں ہو سکتی۔ تاہم بحث کی تکمیل کی خاطر اس نقطہ نظر سے بھی زیر بحث مسئلے پر نظر ڈالی جاسکتی ہے۔ مجھے ایک بار پھر یہ بات کہنے کی اجازت دیجئے کہ غزل کا نظام قوافی قصیدے کے نظام قوافی سے پوری طرح مطابقت رکھتا ہے۔ چنانچہ ا ا × ا × ا × ا × ا کے نظام قوافی میں لکھی ہوئی کسی نظم کو باعتبار ہیئت قصیدہ بھی کہا جاسکتا ہے۔ اور غزل بھی۔ اور یہ اشتباہ اس وقت بالخصوص زیادہ شدید ہو جاتا ہے جب کسی نظم کے مطالب بھی کسی فیصلے پر پہنچنے میں معاون ثابت نہ ہوں۔ چونکہ قصیدے کی تشبیب میں ہر طرح کے مضامین کی گنجائش موجود ہے اور غزل کے دروازے بھی ہر طرح کے موضوعات کے لئے وا رہے ہیں۔ اس لئے جیسی باتیں غزل میں کہی جاتی ہیں۔ ویسی ہی باتیں قصیدوں میں بھی کہی گئی ہیں۔ تشبیب سے قطع نظر (کہ وہ تو ہے ہی غزل کا دوسرا نام) قصیدے میں فکر و فلسفہ کی جو گنجائش موجود ہے۔ اس سے اکثر بڑے شعراء نے فائدہ اٹھایا ہے۔ چنانچہ ایسی غزلوں اور قصیدوں کی معنوی فضا ہی نہیں مفاہیم و مطالب بھی بسا اوقات ہم رنگ ہوتے ہیں۔ جو فکر و فلسفہ کا آہنگ رکھتی ہے۔ فیضی، نظیری، عرفی اور غالب کے فارسی قصیدوں میں ایسے اشعار بکثرت موجود ہیں جنہیں فلسفیانہ غزل اپنی معراج قرار دے سکتی ہے۔ اقبال فکر و فلسفہ کے شاعر ہیں۔ چنانچہ ان کا فلسفیانہ آہنگ ان کی نظموں میں بھی موجود ہے۔ اور ان کی غزلوں میں بھی۔ مسلسل غزل کی صورت میں یہ اشتباہ دہ چند ہو جاتا ہے۔ اگر اقبال کی غزلیں جرأت، مومن، داغ یا جلال کے رنگ میں ہوتیں تو فیصلہ بہت آسان ہوتا ہم عشقیہ واردات اور معاملہ بندی کی باتوں پر مشتمل نظموں کو جو قصیدے کے فارم میں لکھی ہوئی ہوں بآسانی غزل قرار دے سکتے تھے۔ لیکن اقبال کی کسی نظم کو بآسانی غزل نہیں قرار دیا جاسکتا کیونکہ معنوی فضا، مفاہیم و مطالب اور ہیئت کے

اعتبار سے ان نظموں کو اگر غزل کہا جا سکتا ہے تو انہیں قصیدہ کہنے میں بھی کوئی امر مانع نہیں۔ عام طور پر یہ فرض کر لیا جاتا ہے کہ اگر شاعر نے نظم کا عنوان نہیں دیا اور اس کا نظام قوافی غزل یا قصیدے کا ہے تو اسے غزل قرار دے دینا چاہیئے۔ یہ بات ایک حد تک درست ہے۔ لیکن اقبال کی بعض غزلیں ایسی بھی ہیں جو دو مختلف مجموعوں میں آئی ہیں۔ ایک جگہ عنوان دیا ہے۔ دوسری جگہ عنوان نہیں دیا۔ مثال کے طور پر زبور عجم حصہ دوم میں ایک غزل آئی ہے۔ جس کا مطلع ہے۔

فروغ مشت خاک از نوریاں افزوں شود روزے
زمیں از کوکب تقدیر او گردوں شود روزے

یہی غزل جاوید نامہ میں نغمۂ ملائک کے عنوان سے درج ہے۔ اسی طرح زبور عجم حصہ دوم کی باونویں غزل جاوید نامہ میں " توبہ آوردن زنِ رقاصہ عشوہ فروش" کے عنوان کے تحت گوتم کی تقریر کے ایک جزو کے طور پر بھی پیش کی گئی ہے۔

علاوہ ازیں علامہ اقبال کی بعض غزلیں ایسی بھی ہیں جو مطلع نہیں رکھتیں۔ خیر ایسی غزلوں کو غزل بلا مطلع کہا جا سکتا ہے۔ لیکن ان غزلوں کا کیا کیجیے گا۔ جن کا آخری شعر بیت مصرع ہے۔ اور اس کے لئے الگ قوافی استعمال کئے گئے ہیں۔ ظاہر ہے کہ ایسی غزل کو ہیئت کے اعتبار سے غزل نہیں کہا جا سکتا۔ مثلاً زبور عجم حصہ اول کی بارہویں اور سینتالیسویں غزل اور حصہ دوم کی پینتھویں غزل کا آخری شعر بیت مصرع ہے اور الگ قوافی میں ہے۔ (میں نے ایسی غزلوں کے لئے ہیئت کے خانے میں غزل + بیت مصرع کے الفاظ درج کئے ہیں) کہنا یہ مقصود ہے کہ ان دقتوں کے پیش نظر میں نے کسی نظم کو اسی صورت میں غزل قرار دیا ہے۔ جب اسے قصیدہ کہنے کا کوئی جواز موجود نہ ہو اور لفظ قصیدہ کو اس لئے ترجیح دی گئی ہے کہ بحث ہیئت سے ہے اور غزل کی ہیئت بجائے خود قصیدہ سے مستعار ہے۔

قطعہ قطعہ کے لغوی معنی ٹکڑے کے ہیں۔ قطعے میں قوافی کی ترتیب غزل یا قصیدے کے مطابق ہوتی ہے یعنی تمام اشعار کے مصرع ہائے ثانی ہم قافیہ ہوتے ہیں۔ لیکن غزل اور قصیدے کے برعکس قطعے میں مطلع نہیں ہوتا۔ قطعے کے لئے کم از کم دو شعروں کا ہونا لازم ہے۔ زیادہ سے زیادہ اشعار کی کوئی قید نہیں۔ البتہ غزل کی طرح قطعے کا طول بھی دس بارہ

شعروں تک ہی مناسب سمجھا جاتا ہے۔ زین العابدین موتمن نے تحول شعر فارسی میں خاقانی کے تین طویل قطعات کا ذکر کیا ہے جن میں سے پہلا ترپن اشعار پر، دوسرا ساٹھ اشعار پہ اور تیسرا باسٹھ اشعار پر مشتمل ہے۔ ان قطعات کے موضوعات قصائد کے عام موضوعات ہیں: ایک امیر کے انعام واکرام کا تذکرہ، وعظ وحکمت اور مدح وستائش۔ اگر ہر قطعے کا پہلا شعر بصورت مطلع ہوتا تو یہ اچھے خاصے قصائد تھے۔ لیکن اس قسم کی مثالیں مستثنیات ہیں۔ کیونکہ قطعے کا رجحان ہر دور میں اختصار ہی کی جانب رہا ہے۔ بہرکیف قصیدے اور قطعے کی ہیئتوں کے درمیان حدِ فاصل یہی ہے کہ قصیدے میں مطلع ہوتا ہے جب کہ قطعے میں مطلع نہیں ہوتا۔

قطعہ بتصریع شعر اوّل علامہ اقبال کے کلام میں دس ایسے قطعات شامل ہیں جو دو دو شعروں پر مشتمل ہیں لیکن ان کا پہلا شعر بصورت بیتِ مصرّع ہے یعنی ان قطعات میں رباعی کی طرح پہلے مصرعے میں بھی قافیہ آیا ہے۔ اگر یہ نظمیں بحر ہزج مثمن کے اوزان اخرب واخرم میں ہوتیں تو انہیں رباعی کہا جاتا اور اگر بحر ہزج مسدس محذوف یا مقصور میں ہوتیں تو انہیں دو بیتی کا نام دیا جا سکتا تھا، لیکن یہ نظمیں نہ رباعی کے وزن میں ہیں نہ دو بیتی کے وزن میں اس لئے ان کی ہیئت کو ظاہر کرنے کے لئے ہم نے قطعہ بتصریع شعر اوّل کی اصطلاح وضع کی ہے قطعہ مصرّع کہنا اس لئے مناسب نہیں سمجھا کہ رباعی کے سلسلے میں مصرّع کا لفظ تیسرے مصرعے میں قافیہ کی موجودگی کو ظاہر کرتا ہے۔ جب کہ یہاں پہلے مصرعے میں قافیہ کی موجودگی کا اظہار مقصود ہے۔

(نوٹ: خیال رہے کہ ہم نے قصیدے کی ہیئت کو تین شعر کی کم از کم حد سے تسلیم کیا ہے)

دو بیتی اگرچہ دو بیتی کا لفظ عام طور پر رباعی ہی کے لئے استعمال ہوتا رہا ہے۔ لیکن اب بقول زین العابدین موتمن (تحول شعر فارسی ص۹۹ تا ص۱۰۴) رباعی اور دو بیتی میں فرق پیدا ہو گیا ہے اور دو بیتی نے رباعی سے الگ اپنی جداگانہ اور مستقل حیثیت حاصل کر لی ہے۔ اس قسم کی دو بیتی کو پرانے زمانے میں فہلوی اور جمع کی صورت میں فہلویات کہا جاتا تھا۔ علمی مراکز کی ادبی فارسی کے مقابلے میں اس کی لسانی خصوصیت یہ تھی کہ اس میں فارسی کے علاقائی لہجوں اور عوامی بولیوں سے کام لیا جاتا تھا۔ باباطاہر عریاں کی دو بیتیاں خاصی مشہور رہیں۔

دو بیتی بحر ہزج مسدس محذوف یا مقصور میں لکھی جاتی ہے۔ بہار[1] مرحوم کی تحقیق کے مطابق یہ وزن ساسانی شعری اوزان میں سے ہے جو اسلامی تمدن کے دور میں بعض اصلاحات سے گزر کر عروضی قالب میں ڈھل گیا ہے۔ دو بیتی کا وزن حسب ذیل ہے۔

مفاعیلن مفاعیلن فعولن (یا مفاعیل)۔ دو بار

رباعی کی طرح دو بیتی میں بھی پہلے دوسرے اور چوتھے مصرعے کا ہم قافیہ ہونا ضروری ہے، چنانچہ ہم نے بھی علامہ اقبال کی ایسی نظموں کو جو حسب ذیل شرطوں پر پوری اترتی ہیں، دو بیتی کے تحت شمار کیا ہے۔

۱۔ وزن : مفاعیلن مفاعیلن فعولن یا مفاعیل (دو بار)

۲۔ طول : دو شعر یا بالفاظ دیگر چار مصرعے۔

۳۔ نظام قوافی : ا ا x ا (یعنی پہلا دوسرا اور چوتھا مصرع ہم قافیہ)

رباعی رباعی کی ہیئت حسب ذیل قواعد و شرائط کی پابند ہے :

۱۔ رباعی صرف چار مصرعوں پر مشتمل ہوتی ہے۔

۲۔ پہلا دوسرا اور چوتھا مصرع لازماً ہم قافیہ ہوتے ہیں۔ تیسرے مصرعے میں قافیہ ضروری نہیں۔ تیسرے مصرعے میں قافیہ موجود نہ ہو تو ایسی رباعی خصی یا غیر مصرع کہلاتی ہے۔ اور اگر چاروں مصرعوں میں قافیہ ہو تو ایسی رباعی کو مصرع کہیں گے۔

۳۔ رباعی کے لئے بحر ہزج مثمن کے اوزان اخرب و اخرم مقرر ہیں جو تعداد میں چوبیس ہیں۔ بارہ اوزان کا تعلق بحر ہزج کے دائرہ اخرب القصدر والابتداء سے ہے اور بارہ کا تعلق دائرہ اخرم القصدر والابتداء سے۔ رباعی انہی اوزان میں کہی جاتی ہے۔

۴۔ رباعی کے لئے یہ ضروری نہیں کہ سارے مصرعے ایک ہی وزن میں ہوں۔ رباعی کے چار مصرعے چار مختلف اوزان میں لکھے جا سکتے ہیں۔ شرط یہ ہے کہ چاروں اوزان بحر ہزج

---

[1] ڈاکٹر ذبیح اللہ صفا نے گنج سخن میں اور فتح اللہ مجتبائی نے ترجمہ تاریخ ادبیات ایران میں دو بیتی کے بارے میں لگ بھگ یہی باتیں کہی ہیں۔ ابوالاعجاز۔

کے مقررہ چوبیس اوزان میں سے ہوں۔ بعض سخت گیر نقادوں نے اخرب اور اخرم اوزان کو ایک رباعی میں جمع کرنا جائز نہیں سمجھا۔ یعنی وہ چاہتے ہیں کہ ایک رباعی میں یا اوزان اخرب سے کام لیا جائے یا اوزان اخرم سے۔ لیکن رباعی گو شعرا نے اوزان اخرب اور اوزان اخرم کو الگ الگ رکھنے کی یہ پابندی قبول نہیں کی۔ علامہ اقبال کے کلام میں صرف دو رباعیاں ملتی ہیں۔ ایک اردو میں ہے جو بانگ درا میں شامل ہے اور دوسری فارسی میں جو پیام مشرق میں آئی ہے۔ علامہ اقبال نے رباعی کے چوبیس اوزان میں سے صرف دو استعمال کیے ہیں۔ اور دونوں کا تعلق اوزان اخرب الصدر والا بتدا سے ہے۔

مثنوی

مثنوی اردو فارسی شاعری کی ایک معروف ہیئت ہے۔ مثنوی میں دو دو مصرعے باہم مقفیٰ ہوتے ہیں یا یوں کہئے کہ ہر شعر بیت مصرع ہوتا ہے اور ہر شعر کے قافیے الگ ہوتے ہیں۔ یعنی کوئی شعر قافیے کے اعتبار سے کسی دوسرے شعر یا مصرعے کا تابع نہیں ہوتا۔ مثنوی میں قوافی کا نظام حسب ذیل ہوتا ہے:

———— ا

———— ا

———— ب

———— ب

———— ج

———— ج   علیٰ ہذا القیاس

مثنوی میں اشعار کی تعداد پر کوئی پابندی نہیں۔ فردوسی کا شاہنامہ مثنوی ہے اور ساٹھ ہزار اشعار پر مشتمل ہے۔ غزل اور قصیدے کے برعکس مثنوی ہر وزن میں نہیں کہی جا سکتی۔ اس کے لئے سات بحریں مقرر کر دی گئی ہیں، جو حسب ذیل ہیں:

۱۔ بحر متقارب مثمن محذوف الآخر یا مقصور الآخر یعنی فعولن فعولن فعولن فعل یا فعول (دو بار) شاہنامہ فردوسی، بوستان سعدی اور میر حسن کی مثنوی سحر البیان اسی وزن میں ہیں۔ علامہ اقبال کا ساقی نامہ (بال جبریل) اسی وزن میں ہے۔ اس وزن اور مثنوی کی ہیئت میں

دس چھوٹی چھوٹی نظمیں بھی علامہ اقبال کے کلام میں موجود ہیں۔

ب۔ بحرِ ہزج مسدس محذوف الآخر یا مقصور الآخر یعنی مفاعیلن مفاعیلن فعولن یا مفاعیل (دوبار) غنیمت کنجاہی کی مثنوی نیرنگ عشق اسی وزن میں ہے۔ علامہ اقبال کی مثنوی گلشن راز جدید بھی اسی وزن میں لکھی گئی ہے۔

ج۔ بحرِ ہزج مسدس اخرب مقبوض محذوف الآخر یا مقصور الآخر یعنی مفعول مفاعلن فعولن یا مفاعیل (دوبار)۔ گلزار نسیم اسی وزن میں ہے۔ یہ وزن علامہ اقبال نے مثنوی کی ہیئت میں چند چھوٹی نظموں کے لئے استعمال کیا ہے۔ مثال کے طور پر بانگ درا کی چار نظمیں چاند اور تارے، ایک شام، تنہائی اور دو ستارے مثنویاں ہیں۔ اور اسی وزن میں ہیں۔

د۔ بحرِ خفیف مسدس مخبون محذوف الآخر یا مقصور الآخر یعنی فاعلاتن مفاعلن فعلن یا فعلان (دوبار)۔ میر تقی میر کی مثنوی دریائے عشق اور قلق کی طلسم الفت اسی وزن میں ہیں۔ علامہ اقبال نے اس وزن میں جہاں تک مثنوی کی ہیئت کا تعلق ہے صرف ایک نظم کہی ہے جو بانگ درا میں "ایک گائے اور بکری" کے عنوان سے شامل ہے۔

ہ۔ بحرِ رمل مسدس محذوف الآخر یا مقصور الآخر یعنی فاعلاتن فاعلاتن فاعلن یا فاعلان (دوبار)۔ مثنوی مولانا روم اسی وزن میں ہے۔ منظومات اقبال میں سے اسرار خودی، رموز بے خودی، بندگی نامہ، جاوید نامہ، پس چہ باید کرد اور مثنوی مسافر اسی وزن میں ہیں۔ طویل مثنویوں کے لئے یہ وزن علامہ اقبال کا مرغوب ترین وزن ہے۔

و۔ بحرِ رمل مسدس مخبون محذوف الآخر یا مقصور الآخر یعنی فعلاتن (یا فاعلاتن) فعلاتن فعلن (یا فعلان) دوبار۔ غلام امام شہید کی نغمۂ عشق اسی بحر میں ہے۔ علامہ اقبال نے یہ وزن مطلق استعمال نہیں کیا۔

ز۔ بحرِ سریع مسدس محذوف الآخر یا مقصور الآخر یعنی مفتعلن مفتعلن فاعلن یا فاعلان (دوبار)۔ نظامی کی مخزن الاسرار اسی وزن میں ہے۔ یہ وزن بھی کلام اقبال میں موجود نہیں۔

شعرائے دوسرے اوزان میں بھی مثنویاں کہی ہیں۔ جامی نے سات بحروں میں مثنویاں کہی ہیں۔ سعادت یار خاں رنگین نے قدرت کلام کے اظہار کے لئے گیارہ بحروں میں مثنوی کہی ہے۔ زین العابدین موتمن

تو مثنوی کے لیے اوزان کی تخصیص ہی کے منکر ہیں۔ لکھتے ہیں:

"مثنوی مقید بوزن مخصوصی نیست ولی عموماً اوزان کوتاہ و خفیف برای آن اختیار می کنند[1]"

علامہ اقبال نے بھی بعض چھوٹی چھوٹی نظمیں مثنوی کے نظام قوافی میں مگر مثنوی کے اوزان سے ہٹ کر دوسرے اوزان میں کہی ہیں۔ مثال کے طور پر رمل مثمن محذوف یا مقصور مثنوی کا مسلمہ وزن نہیں لیکن علامہ اقبال نے اس وزن میں پچیس نظمیں مثنوی کی ہیئت میں کہی ہیں۔

مسمّط

مسمط تسمیط سے بنا ہے۔ جس کے لغوی معنی ہیں موتی پرونا اور شاعری کی اصطلاح میں مسمط کے معنی ہیں وہ نظم جو تین تین، چار چار، پانچ پانچ، چھے چھے، سات سات، آٹھ آٹھ، نو نو یا دس دس مصرعوں پر مشتمل دو یا دو سے زیادہ بندوں کی شکل میں لکھی جائے۔ مسمط میں بند اول کے تمام مصرعے ہم قافیہ ہوتے ہیں۔ بعد میں آنے والے ہر بند کے مصرعے (سوائے مصرع آخر کے) پہلے بند سے مختلف قافیے رکھتے ہیں۔ مگر آپس میں متحد القوافی ہوتے ہیں۔ آخری مصرع بند اول کے ساتھ ہم قافیہ ہوتا ہے۔ ہر بند میں مصرعوں کی تعداد برابر ہوتی ہے۔ ہر بند تین مصرعے کا ہو تو اسے مثلث کہیں گے۔ ہر بند چار مصرعے کا ہو تو اس ہیئت کو مربع کہا جائے گا۔ ہر بند پانچ مصرعوں پر مشتمل ہو تو اسے مخمس کہیں گے۔ (اگر ہر بند میں پانچویں مصرعے کی تکرار ہو یعنی بند اول کا پانچواں مصرع ہر بند کے آخر میں پانچویں مصرعے کے طور پر بعینہٖ دہرا دیا جائے تو اسے مخمس ترجیع بند کا نام دیا جائے گا۔) کسی مسمط کا ہر بند چھے مصرعوں کا ہو تو اسے مسدس، سات مصرعوں کا ہو تو مسبع، آٹھ مصرعوں کا ہو تو مثمن، نو مصرعوں کا ہو تو متسع اور دس مصرعوں کا ہو تو اسے معشر کہیں گے۔

(نقشہ ملاحظہ ہو:)

---

[1] تحول شعر فارسی صہ۱۰۵

مسمط کی اقسام اور ان کا نظام قوافی

بند	مثلث	مربع	مخمس	مسدس	مسبع	مثمن	متسع	معشر	وضاحت
پہلا بند	ا ا ا	ا ا ا ا	ا ا ا ا ا	ا ا ا ا ا ا	ا ا ا ا ا ا ا	ا ا ا ا ا ا ا ا	ا ا ا ا ا ا ا ا ا	ا ا ا ا ا ا ا ا ا ا	تمام مصرعے ہم قافیہ
دوسرا بند	ب ب ا	ب ب ب ا	ب ب ب ب ا	ب ب ب ب ب ا	ب ب ب ب ب ب ا	ب ب ب ب ب ب ب ا	ب ب ب ب ب ب ب ب ا	ب ب ب ب ب ب ب ب ب ا	آخری مصرع بند اول کے ساتھ ہم قافیہ باقی مصرعے الگ قافیے میں مگر باہم متحد القوافی

بند	مثلث	مربع	مخمس	مسدس	مسبع	مثمن	متسع	معشر	وضاحت
	ج	ج	ج	ج	ج	ج	ج	ج	
	ج	ج	ج	ج	ج	ج	ج	ج	
تیسرا بند	ا	ج	ج	ج	ج	ج	ج	ج	آخری مصرع بند اول کے
		ا	ج	ج	ج	ج	ج	ج	ساتھ ہم قافیہ
			ا	ج	ج	ج	ج	ج	باقی مصرعے الگ قافیے ہیں
				ا	ج	ج	ج	ج	
					ا	ج	ج	ج	مگر باہم متحد القوافی
						ا	ج	ج	
							ا	ج	
								ا	

مسمط علامہ اقبال کی پسندیدہ ہیئت نہیں مسمط کی ان آٹھ اقسام میں سے علامہ اقبال نے صرف مثلث، مربع اور مخمس سے کام لیا ہے۔ پورے کلام اقبال میں صرف چار مسمط آئے ہیں جن میں سے ایک مثلث ہے۔ ایک مربع (جو بند اول سے عاری ہے) اور دو مخمس ہیں۔ کلام اقبال میں ایک مخمس ترجیع بند بھی ملتا ہے اگر اسے بھی شامل کر لیا جائے تو مسمط کی مختلف ہیئتوں میں کہی ہوئی نظموں کی تعداد پانچ تک پہنچ جائے گی۔ مسدس کی ہیئت میں علامہ اقبال نے کوئی نظم نہیں کہی البتہ دو نظمیں فقر (بال جبریل) اور رومی (ضرب کلیم) مسدس کے بند اول کی ہیئت میں موجود ہیں جنہیں ہم نے نظم جدید ہیئت نمبر ۷ میں شمار کیا ہے۔ مسبع کی ہیئت میں علامہ اقبال نے کوئی نظم نہیں کہی۔ البتہ مسبع کے بند اول کی ہیئت میں ایک نظم موجود ہے۔ یہ نظم ارمغان حجاز کی نظم عالم برزخ کا ایک حصہ ہے جو زمین کے ذیلی عنوان کے تحت آیا ہے۔ اسے ہم نے نظم جدید ہیئت نمبر ۸ قرار دیا ہے۔

مسدس ترکیب بند | مسدس اس نظم کو کہتے ہیں جو چھے چھے مصرعوں کے بندوں کی

شکل میں لکھی جائے۔ پہلے بند کے تمام مصرعے ہم قافیہ ہوتے ہیں بعد میں آنے والے ہر بند کے پہلے پانچ مصرعے الگ قافیہ رکھتے ہیں اور باہم متحد القوافی ہوتے ہیں جب کہ چھٹا مصرع بند اول کے ساتھ ہم قافیہ ہوتا ہے جیسا کہ مسمط کے بیان میں ذکر ہوا مسدس کی صحیح ہیئت یہی ہے۔ لیکن اردو شاعروں نے مسدس کے نظام قوافی میں ایک ایسا تغیر کیا ہے جو اردو شاعری کو بہت راس آیا ہے۔ اس بدلی ہوئی ہیئت میں مسدس کا نظام قوافی یہ ہوتا ہے:

پہلا بند

ــــــــــ ا
ــــــــــ ا
ــــــــــ ا
ــــــــــ ا

ــــــــــ ب
ــــــــــ ب

ــــــــــ ج
ــــــــــ ج
ــــــــــ ج
ــــــــــ ج

ــــــــــ د
ــــــــــ د

علیٰ ہٰذا القیاس

یعنی پہلے چار مصرعے متحد القوافی کہے جاتے ہیں اور پھر دو مصرعے الگ قافیے میں بصورت بیت مصرع کہہ کر ان پر اضافہ کر دیے جاتے ہیں۔ اس طرح چھے مصرعوں کا ایک بند مکمل ہو جاتا ہے۔ اس صورت میں کوئی بند اپنے کسی قافیے کے لئے کسی دوسرے بند کا محتاج یا تابع نہیں ہوتا۔ نجم الغنی رامپوری نے بحر الفصاحت میں اس قسم کے مسدس کو مسمط کی ایک قسم ماننے سے انکار کیا ہے۔ دراصل اس قسم کے مسدس کو مسدس ترکیب بند کہنا ہی مناسب ہے۔ اردو میں مسدس کی بجائے مسدس ترکیب بند کی ہیئت ہی زیادہ متعارف ہے اور عام طور پر مسدس ترکیب بند ہی کو مسدس کہہ دیا جاتا ہے۔

انیس و دبیر کے بیشتر مراثی، حالی کا مسدس مدوجزر اسلام اور امانت لکھنوی کے واسوخت، مسدس ترکیب بند ہی کی ہیئت میں لکھے گئے ہیں۔ علامہ اقبال کو شروع شروع میں مسدس ترکیب بند سے بہت دلچسپی تھی مگر یہ دلچسپی کم ہوتے ہوتے بالکل ختم ہو گئی۔ بانگ درا کے حصہ اول میں حسب ذیل نو نظمیں مسدس ترکیب بند کی ہیئت میں لکھی گئی ہیں:

۱۔ ہمالہ	۲۔ گل رنگیں	۳۔ عہد طفلی
۴۔ مرزا غالب	۵۔ ابر کوہسار	۶۔ آفتاب صبح
۷۔ شاعر ص۵۳ (نظم نمبر۲۹)	۸۔ موج دریا	۹۔ نالۂ فراق

بانگِ درا کے دوسرے حصّے میں کوئی مسدس ترکیب بند موجود نہیں۔ تیسرے حصے میں صرف حسب ذیل تین مسدس آئے ہیں:

۱۔ وطنیت

۲۔ شکوہ

۳۔ جواب شکوہ

بانگ درا کے سوا کسی اور مجموعے میں علامہ اقبال نے کوئی نظم اس ہیئت میں نہیں لکھی۔

ترکیب بند

ترکیب بند علامہ اقبال کی مرغوب ہیئتوں میں شامل ہے۔ اپنی شاعری کے پہلے ہی دور میں انہیں ترکیب بند کی اہمیت کا احساس ہو گیا تھا چنانچہ بانگ درا میں بہت سے ترکیب بند موجود ہیں۔ مثال کے طور پر بانگ درا کی حسب ذیل نظمیں ترکیب بند کی ہیئت میں لکھی گئی ہیں:

تصویر درد۔ عشق اور موت۔ ستارہ۔ پرندے کی فریاد۔ جگنو۔ نیا شوالہ۔ چاند۔ شاعر ص۲۲۵۔ حضور رسالت مآب میں۔ طلوع اسلام۔

لیکن یہ بات خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ بعض دوسری ہیئتوں کے برعکس ترکیب بند سے علامہ اقبال کی دلچسپی اپنی شاعری کے آخری دور تک برقرار رہی۔ "محاورہ مابین خدا و انسان" اور "محاورۂ علم و عشق" پیام مشرق میں شامل ہے اور ترکیب بند کی ہیئت میں لکھی گئی ہیں۔ بال جبریل کی دو نہایت مشہور نظمیں ذوق و شوق اور مسجد قرطبہ بھی اسی ہیئت میں لکھی گئی ہیں۔

ارمغان حجاز علامہ اقبال کا آخری مجموعۂ کلام ہے جو ان کی وفات کے بعد منظر عام پر آیا۔ اس مجموعے میں بھی "مسعود مرحوم" جیسا ترکیب بند شامل ہے۔

علامہ اقبال نے ترکیب بند کی ہیئت میں بعض دلچسپ اور مفید تجربے بھی کئے ہیں۔ اصناف کے خارجی پیکر یعنی ان کے نظامِ قوافی کو ضرورت سے زیادہ اہمیت دینے والے حضرات ان تجربات کو مقررہ ہیئت سے انحراف کی مثالیں قرار دیں گے لیکن ہر قابل قدر تجربہ روایت کے کسی جز سے انحراف ہی کے بعد وجود میں آتا ہے۔ علامہ اقبال روایت اور تجربے کے رشتوں سے پوری آگہی رکھتے ہیں۔ وہ ایسے تجربات کے حق میں نہیں جو روایت کا رشتہ چھوڑ کر وجود میں آئیں یا روایت کے صالح اور پائدار عناصر کے تسلسل کو منقطع کر دیں اور اس طرح روایت آشنا ذہن کے لئے ناقابلِ فہم ہو جائیں۔ قارئین ادب کے ذوق میں ایسا فوری تغیر لانے کی کوئی کوشش کہ وہ اپنے ورثے کو یکسر فراموش کر کے نئے تجربے کی اہمیت کو تسلیم کر لیں۔ اور اس سے محظوظ ہو سکیں کامیاب نہیں ہو سکتی۔ ادب کی دنیا میں ہیئت کے وہی تجربات زندگی پاتے ہیں جن میں جدت طرازی کی کوشش کے ساتھ ساتھ روایت کا احترام بھی موجود ہو۔ چنانچہ ہیئت کے کامیاب اور قابل قدر تجربے ہمیشہ ہیئت کے پرانے اصولوں میں کسی قطع و برید، کسی حک و اضافہ، یا کسی پیوند کاری کے عمل سے وجود میں آتے ہیں۔ تجربہ خلا میں معلق نہیں سکتا۔ اسے پیر ٹکانے کے لئے بہرحال زمین کی ضرورت ہے۔ (یورپی زبانوں کی سی نظم آزاد جو وزن اور قافیہ دونوں سے عاری ہو ہمارے ہاں پروان نہ چڑھ سکی اور جب تک وزن کا اہتمام نہیں کیا گیا قارئین نے اسے نظم تسلیم نہیں کیا۔ البتہ جب وزن کی شکل میں نظم آزاد کے تجربے کو روایت کی زمین میسر آگئی تو نظم آزاد نے بھی اصناف سخن میں اپنا مقام حاصل کر لیا۔) علامہ اقبال کو اس امر کا گہرا احساس ہے کہ تجربہ روایت سے کٹ جائے تو ابلاغ میں بہت سی پیچیدگیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اور قارئین کا حلقہ متخصصین ادب تک سمٹ آتا ہے۔ علامہ اقبال تو اپنے افکار کو زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچانے کے لئے بے تاب تھے اس لئے وہ اس قسم کا کوئی خطرہ مول نہیں لے سکتے تھے۔ چنانچہ انہوں نے مروجہ اصناف سخن کے خارجی پیکر میں ایسے تغیرات پر اکتفا کیا جو اظہار و ابلاغ میں معاون ثابت ہوں اور قاری کا روایت آشنا ذہن انہیں آسانی سے قبول کر

لے۔ ترکیب بند کی ہیئت میں انھوں نے جو تجربے کئے ہیں۔ ان کی تفصیل میں جانے سے بیشتر یہ جان لینا ضروری ہے کہ ترکیب بند کی اصل ہیئت کیا ہے۔

ترکیب بند میں دو یا دو سے زیادہ بند قصیدہ (یا غزل) کی ہیئت میں لکھے جاتے ہیں۔ ہر بند ایک بیت مصرّع (مطلع) اور نئے قافیے کے ساتھ شروع ہوتا ہے تمام بندوں میں اشعار کی تعداد بالعموم برابر ہوتی ہے اور ہر بند کے آخر میں ایک بیت مصرّع یا بالفاظ دیگر دو مقفیٰ مصرعے اسی وزن مگر الگ قافیے میں لکھ کر لگا دیے جاتے ہیں۔ اس شعر کو بیت واسطہ کہتے ہیں چنانچہ ترکیب بند میں قوافی کا نظام یہ ہوگا:

پہلا بند

———— ا
———— ا
———— ×
———— ا
———— ×
———— ا
———— ×
———— ا
———— ×
———— ا

———— ب
———— ب

دوسرا بند

———— ج
———— ج
———— ×
———— ج

———————— ×

———————— ج

———————— ×

———————— ج

———————— ×

———————— ج

———————— د

———————— د

علی ہذا القیاس

اگر شاعر چاہے تو ابیات واسطہ کو جو مذکورہ بالا نقشے میں ب ب د د سے ظاہر کیے گئے ہیں۔ متحد القوافی بھی لکھ سکتا ہے۔

علامہ اقبال نے ترکیب بند کی اس مخصوص ہیئت میں جو تغیرات روا رکھے ہیں۔ ان کے نتیجے میں ترکیب بند کی حسب ذیل صورتیں وجود میں آئی ہیں :

(۱) قصیدہ + بیت مصرع (صرف ایک بند)

———————— ا

———————— ا

———————— ×

———————— ا

———————— ×

———————— ا

———————— ×

———————— ا

———————— ×

———————— و

———————— ب

———————— ب

گویا نظم، قصیدہ کے نظامِ قوافی کی پابند ہے لیکن آخر میں دو مقفیٰ مصرعے الگ قوافی میں اضافہ کئے گئے ہیں۔ بالفاظ دیگر آخر میں ایک شعر بصورت بیت مصرع شامل کر دیا گیا ہے۔ ترکیب بند کے لئے کم ازکم دو بند شرط ہیں لیکن یہاں ایک بند پر نظم کی تکمیل ہو گئی ہے۔ یہ گویا ترکیب بند کا ایک بند ہے اگر ایسا ہی ایک اور بند اس نظم پر اضافہ کر دیا جائے تو یہ ہیئت باقاعدہ ترکیب بند کی صورت اختیار کر جائے گی۔ مثال کے طور پر علامہ اقبال کی حسب ذیل نظمیں اسی ہیئت میں ہیں:

پیام صبح (بانگ درا)
محبت ״
زہد اور رندی ״
ہمدردی ״
طلبۂ علیگڑھ کے نام ״

رام (بانگِ درا)
جہانِ عمل (پیام مشرق)
حضرتِ انساں (ارمغانِ حجاز)

اوزانِ اقبال میں اس ہیئت کو ہم قصیدہ + بیت مصرع قرار دیں گے۔

یہ امر بھی دلچسپی سے خالی نہیں کہ علامہ اقبال کو ایک بند کا یہ ترکیب بند کچھ ایسا مرغوب ہے کہ بعض اوقات وہ باقاعدہ غزل کے آخر میں ایک بیت مصرع الگ قافیوں میں لے آتے ہیں اور اس طرح غزل بھی اس قسم کے ترکیب بند کے دائرے میں آ جاتی ہے۔ مثال کے طور پر زبور عجم حصہ اول کی بارھویں غزل کا مطلع ہے:

ایں جہاں چیست؟ صنم خانۂ پندار من است
جلوۂ او گروِ دیدۂ بیدار من است

پندار، بیدار، پرکار، افکار، اسرار، زنّار اور تار قافیے ہیں اور "من است" ردیف ہے لیکن غزل کے آخر میں حسب ذیل بیت مصرع لاکر اسے ایک بند کا ترکیب بند بنا دیا گیا ہے:

اے من از فیض تو پایندہ نشانِ تو کجاست　　ایں دو گیتی اثر ماست جہانِ تو کجاست

اسی طرح سینتالیسواں غزل (جس پر غلطی سے نمبر ۷۵ درج ہے۔) اس مطلع سے شروع ہوتی ہے:

خاور کہ آسماں بہ کمندِ خیال اوست — از خویشتن گسستہ و بے سوز آرزوست

سات شعر غزل کی ہیئت میں کہنے کے بعد حسب ذیل بیت مصرع لائی گئی ہے یعنی غزل کا اختتام اس آٹھویں شعر پر ہوتا ہے:

ساقی بیار بادہ و بزم شبانہ ساز
مارا خراب یک نگہ محرمانہ ساز

زبور عجم کے حصہ دوم کی ہینسٹھویں غزل کا بھی یہی حال ہے۔ مطلع یہ ہے:

بہ نگارِ آشنائے چہ درون لالہ دیدم — ہمہ ذوق و شوق دیدم ہمہ آہ و نالہ دیدم

اور آخر میں یہ بیت مصرع لائی گئی ہے:

نہ بہ ماست زندگانی! نہ زماست زندگانی!
ہمہ جاست زندگانی! زکجاست زندگانی!

بالِ جبریل کی پانچویں غزل بھی اسی ہیئت میں لکھی گئی ہے۔ اوزانِ اقبال میں اس ہیئت کو ہم غزل + بیت مصرع قرار دیں گے۔

(ب) قطعہ + بیت مصرع (صرف ایک بند)

یہ ہیئت مذکورہ بالا ہیئت و سے صرف اس اعتبار سے مختلف ہے کہ اس میں مطلع نہیں ہوتا (مطلع ہوتا تو یہ ہیئت باقاعدہ ترکیب بند کے ایک بند سے مماثل ہو جاتی)۔ اس کا نظام قوافی یہ ہے:

×——————
و——————
×——————
و——————
×——————

__________ و
__________ ×
__________ و
__________ ×
__________ و

__________ ب
__________ ب

گویا نظم قطعے کے زنظام قوافی کی پابند ہے لیکن آخر میں دو مصرعے بصورت بیت مصرع الگ قوافی ہیں اضافہ کر دئے گئے ہیں۔ مثال کے طور پر اقبال کی حسب ذیل نظمیں اسی ہیئت میں لکھی گئی ہیں:

نظم	مجموعہ
ارتقا	(بانگ درا)
عید پر شعر لکھنے کی فرمائش کے جواب میں	"
تضمین بر شعر انیسی شاملو	"
تہذیب حاضر: تضمین بر شعر فیضی	"
کوشش ناتمام	"
پیوستہ رہ شجر سے امید بہار رکھ	"
عبدالقادر کے نام	"
تعلیم اور اس کے نتائج	"
فردوس میں ایک مکالمہ	"
ایک آرزو	"
سلیمیٰ	"
موٹر	"
صدیق	"

نظم	مجموعہ
جنگ یرموک کا ایک واقعہ	(بانگ درا)
نادر شاہ افغان	(بال جبریل)
جدائی	"
الارض للّٰہ	"
تسلیم و رضا	(ضرب کلیم)
نسیم و شبنم	"
قلندر کی پہچان	"
مومن	"
مے خانۂ فرنگ	(پیام مشرق)
بوئے گل	"
لالہ	"
کرم کتابی	"
جلال و ہیگل	"

آوازِ غیب — (ارمغانِ حجاز) — اوزانِ اقبال میں اس ہیئت کو ہم قطعہ + بیت مصرّع قرار دیں گے۔

(ج) قطعہ + بیت مصرّع (دو یا دو سے زیادہ بند)

یہ ہیئت مذکورہ بالا ہیئت (ب) سے اس لحاظ سے مختلف ہے کہ ہیئت "ب" میں تو ایک قطعے کے بعد ایک بیت مصرّع آکر نظم کی تکمیل کر دیتی ہے جب کہ زیرِ نظر ہیئت میں قطعہ اور اس کے آخر میں آنے والی بیت مصرّع مل کر نظم کا ایک حصہ بنتے ہیں گویا ایک بند کی حیثیت اختیار کر لیتے ہیں۔ اس ہیئت کا نظامِ قوافی یوں ہو گا:

پہلا بند

———— ×
———— ا
———— ×
———— ا
———— ×
———— ا
———— ×
———— ا
———— ×
———— ا

———— ب
———— ب

دوسرا بند

———— ×
———— ج
———— ×
———— ج

——————— x

——————— ج

——————— x

——————— ج

——————— x

——————— ج

——————— د

——————— د

(اگر ہر بند کا پہلا شعر بصورت مطلع ہوتا تو یہ باقاعدہ ترکیب بند قرار پاتا)۔علامہ اقبال کی حسب ذیل نظمیں اسی ہیئت میں لکھی گئی ہیں :

عاشق ہرجائی (بانگ درا)
شفاخانۂ حجاز "
شمع اور شاعر "
طارق کی دعا (بالِ جبریل)
تاتاری کا خواب "

نوائے مزدور (پیامِ مشرق)
اگر خواہی حیات اندر خطرزی "
اسے ہم اوزانِ اقبال میں ترکیب بند قرار دیں گے مگر اس کے ساتھ نوٹ کی صورت میں وضاحت کی جائے گی کہ ہر بند مطلع سے عاری ہے۔

(د) (قطعہ + بیت مصرع) + قطعہ

گویا بلامطلع ترکیب بند کی صورت میں صرف ایک بند لکھ کر اس پر ایک قطعے کا اضافہ کردیا گیا ہے۔ ترتیب قوافی یوں ہوگی :

——————— x

——————— ا

——————— x

——————— ا

———————— ×

———————— ا

———————— ×

———————— ا

———————— ×

———————— ا

———————— ب

———————— ب

———————— ×

———————— ج

———————— ×

———————— ج

پیام مشرق کی نظم موسیولینن وقیصر ولیم اسی ہیئت میں لکھی گئی ہے ۔

(۵) قطعہ + (قطعہ + بیت مصرّع)

گویا پہلے ایک قطعہ لکھ کر اس پر بلا مطلع ترکیب بند کا ایک بند اضافہ کر دیا گیا۔ نظام قوافی یہ ہوگا:

———————— ×

———————— ا

———————— ×

———————— ا

———————— ×

———————— ا

———————— ×

________ ،

× ________

ب ________

× ________

ب ________

× ________

ب ________

× ________

ب ________

ج ________

ج ________

ضربِ کلیم کی نظم بعنوان تمہید اسی ہیئت میں ہے۔

(و) بعض بند صحیح ترکیب بند کی صورت میں (یعنی قصیدہ + بیت مصرّع) اور بعض بند بلا مطلع (یعنی قطعہ + بیت مصرّع)، جیسے علامہ اقبال کی حسب ذیل نظمیں:

شیکسپیر (بانگِ درا)
التجائے مسافر 〃
پھولوں کی شہزادی 〃
سیرِ فلک 〃
اخترِ صبح 〃
بلال 〃

جاوید سے (ضربِ کلیم)
پیام (پیامِ مشرق)

اس ہیئت کو اوزانِ اقبال میں ہم ترکیب بند قرار دیں گے مگر معیاری ترکیب بند سے اس کے اختلاف کو نوٹ کی صورت میں واضح کر دیا جائے گا۔

(ز) ترکیب بند کی ہیئت میں بیت واسطہ لازمی سمجھی جاتی ہے۔ بیت واسطہ سے مراد الگ قوافی رکھنے والی وہ بیت مصرّع ہے جو بند کی تکمیل کرتی ہے۔ لیکن اقبال نے ایسے ترکیب بند بھی لکھے ہیں جن میں بیت واسطہ موجود نہیں۔ مثال کے طور پر بالِ جبریل کی نظم

"ایک نوجوان کے نام" اسی ہیئت میں لکھی گئی ہے۔ دو بند ہیں اور دونوں بیت واسطہ سے عاری ہیں۔ یہ گویا قصیدہ + قصیدہ یا غزل + غزل کی ہیئت ہے۔ مثال کے طور پر پیام مشرق کی نظم حور و شاعر اسی ہیئت میں ہے۔ اس ہیئت کو ہم قصیدہ + قصیدہ یا غزل + غزل قرار دیں گے۔

(ح) بعض بند بیت واسطہ سے عاری۔

یہ ہیئت، ہیئت "ز" سے اس اعتبار سے مختلف ہے کہ ہیئت "ز" میں تو سبھی بند بیت واسطہ سے عاری تھے جب کہ اس ہیئت میں بعض بند بیت واسطہ رکھتے ہیں اور بعض بند بیت واسطہ سے عاری ہیں۔ مثال کے طور پر بانگ درا کی نظم بزم انجم کا ذکر کیا جا سکتا ہے۔ جس کا تیسرا بند بیت واسطہ سے عاری ہے۔ (پہلا اور دوسرا بند مطلع سے عاری ہیں) اس ہیئت کو ہم اوزانِ اقبال میں ترکیب بند قرار دیں گے مگر ساتھ ہی وضاحت کی جائے گی کہ فلاں بند بیت واسطہ سے عاری ہے۔

(ط) قصیدہ + قطعہ + (قطعہ + بیت مصرع)

اس کا نظام قوافی یوں گا:

———— ا
———— ا
———— ×
———— ا
———— ×
———— ا
———— ×
———— ا

———— ×
———— ب

——— ×
——— ب
——— ×
——— ب
——— ×
——— ب

——— ×
——— ج
——— ×
——— ج
——— ×
——— ج
——— ×
——— ج

——— د
——— د

اس بے قاعدہ سی ہیئت میں علامہ اقبال نے صرف ایک نظم لکھی ہے جو ضرب کلیم میں شعاع امید کے عنوان سے شامل ہے۔

ترجیع بند ترجیع بند کی ہیئت ترکیب بند سے صرف اس اعتبار سے مختلف ہے کہ ترکیب بند میں تو ہر بند کے آخر میں ایک نئی بیت واسطہ سے کام لیا جاتا ہے۔ جب کہ ترجیع بند میں ایک ہی بیت واسطہ کی تکرار ہوتی ہے۔ نظام قوافی یہ ہوگا:

پہلا بند

——— و
——— و

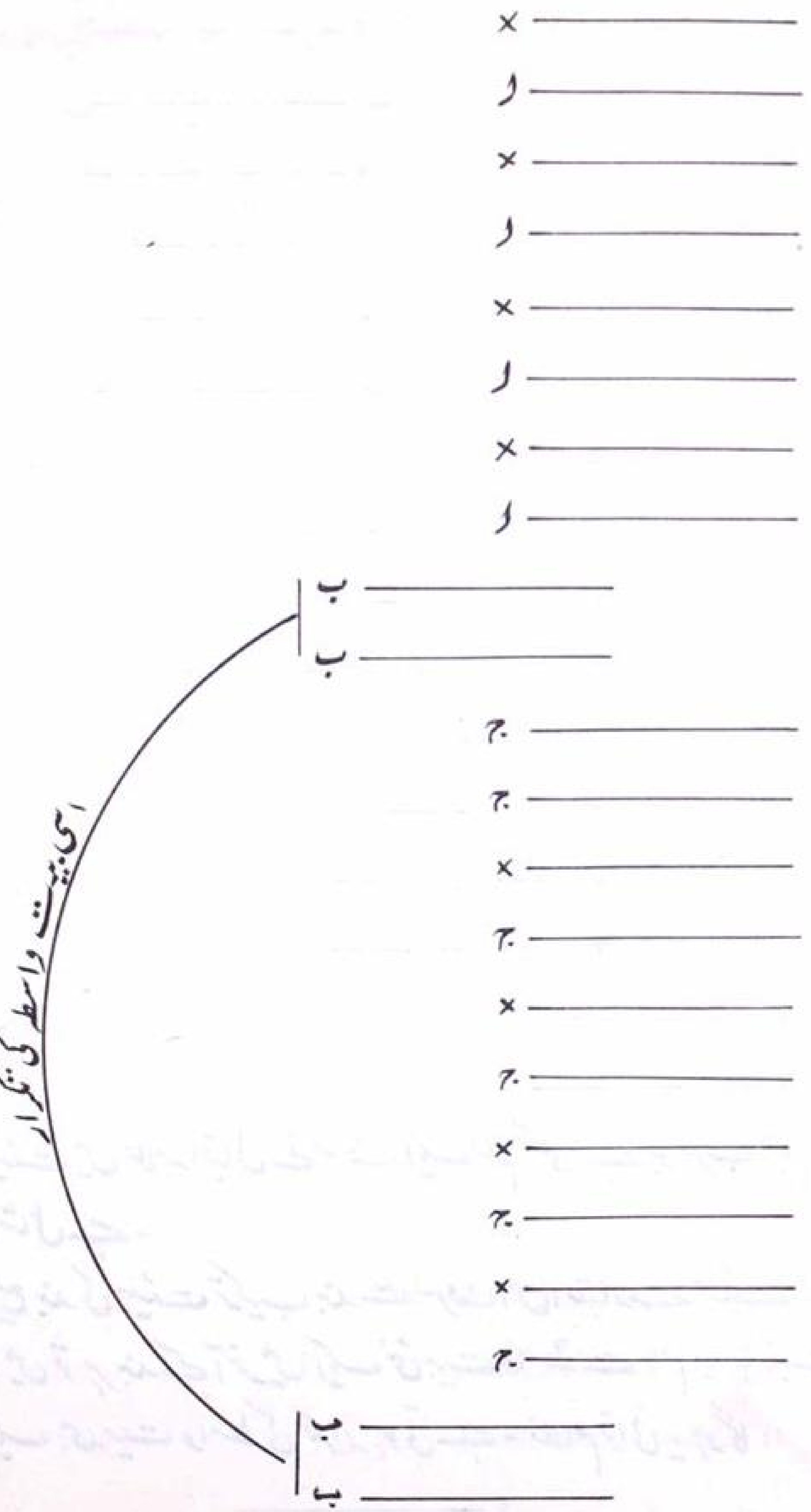

ترکیب بند کی ہیئت تو علامہ اقبال کو اس لئے مرغوب ہے کہ وہ تسلسل بیان کے لئے موزوں

واقع ہوئی ہے۔ طویل نظم کے لیے مثنوی کے بعد مسدس ترکیب بند اور ترکیب بند ہی دو ایسی ہیئتیں ہیں جن میں زیادہ سے زیادہ اشعار کہے جانے کی گنجائش موجود ہے۔ مسدس ترکیب بند سے مد۔ اقبال کی رغبت جلد ختم ہوگئی۔ لیکن ترکیب بند نے ان کی تخلیقی زندگی کے آخری دور تک ان کا ساتھ دیا۔ ترکیب بند کے برعکس ترجیع بند سے علامہ اقبال کو کوئی دلچسپی نہیں اس کی وجہ یقیناً یہی ہے کہ ترجیع بند میں وہ بیت واسطہ جس کی ہر بند کے آخر میں التزاماً تکرار ہوتی ہے، بات کو آگے بڑھنے سے روکتی ہے۔ شاعر کو تھوڑی دور جا کر واپس اسی نقطے پر آنا پڑتا ہے۔ تسلسل بیان اور معانی کی مسلسل پیش رفت میں ترجیع بند معاون ہونے کی بجائے رکاوٹ بنتا ہے۔ چنانچہ علامہ اقبال کے کلام میں ہمیں صرف ایک ترجیع بند ملتا ہے۔ جو پیام مشرق میں شامل ہے۔ اور اس میں بھی بند اول اور بند سوم مطلع سے عاری ہیں بلکہ بند سوم میں تو بیت واسطہ میں بھی تغیر واقع ہوا ہے۔

مستزاد مستزاد فارسی اور اردو شاعری کی ایک ہیئت ہے۔ صورت اس کی یہ ہے کہ نظم کے ہر مصرعے یا شعر کے ساتھ ایک یا دو ٹکڑے اس مخصوص وزن کی مناسبت سے اضافہ کر دیئے جاتے ہیں۔ مستزاد کی متعدد صورتیں ہیں۔ غزل بھی مستزاد ہو سکتی ہے۔ اور قصیدہ بھی، رباعی بھی اور قطعہ بھی۔ مستزاد کی ایک صورت یہ ہے کہ ہر مصرع کے آخر میں ایک یا دو ٹکڑے مستزاد کے طور پر آئیں (یہ صورت کلام اقبال میں موجود نہیں)۔ دوسری صورت یہ ہے کہ ہر شعر کے آخر میں ایک یا دو ٹکڑے مستزاد کے طور پر آئیں۔ یہ ٹکڑے اپنے متعلقہ مصرعے یا شعر کے ساتھ ہم قافیہ بھی ہو سکتے ہیں۔ اور اپنے جداگانہ قوافی بھی اختیار کر سکتے ہیں۔ میں نے مستزاد کو خواہ وہ کسی شکل میں ہو "مستزاد" کی اصطلاح ہی سے تعبیر کیا ہے اور مستزاد غزل ہو یا قصیدہ اسے مستزاد کی ہیئت میں شمار کیا ہے۔ غزل یا قصیدہ میں نہیں۔

فرد فرد کے بارے میں اختلاف ہے۔ فرد اکیلے شعر کو کہتے ہیں۔ اصولاً تو فرد اس شعر کا نام ہے۔ جسے شاعر نے کسی نظم کا حصہ نہ بنایا ہو۔ یعنی وہ شعر کسی غزل، مثنوی، قصیدے وغیرہ کا جزو نہ ہو بلکہ تنہا اپنا مستقل وجود رکھتا ہو (ایسے متفرق اور منفرد اشعار کسی شاعر کے کلیات میں بالعموم مفردات کے زیر عنوان درج ہوتے تھے۔) لیکن بالعموم کسی تنہا شعر کو

جو کسی تحریر میں بصورت اقتباس یا بطور مثال لکھا جائے فرد کہہ دیا جاتا ہے۔ فرد کے بارے میں ایک اختلاف یہ بھی ہے کہ آیا فرد صرف بیت مصرّع ہی کو کہا جا سکتا ہے یا فرد کی تعریف میں بیت غیر مصرّع بھی شامل ہے۔ میں نے ان اختلافات سے قطع نظر اوزانِ اقبال میں ہر تنہا شعر کو، وہ علامہ اقبال کا ہو یا کسی اور شاعر کا، فرد کے تحت رکھا ہے۔ البتہ اوزان اقبال میں ہر جگہ اس بات کی صراحت کر دی گئی ہے کہ وہ شعر بیت مصرّع کی صورت میں ہے یا بیت غیر مصرّع کی صورت میں۔ چنانچہ لفظ فرد کے ساتھ خطوط وحدانی میں "بیت مصرّع" یا "بیت غیر مصرّع" کے الفاظ اسی وضاحت کی خاطر درج کئے گئے ہیں۔

نظم جدید

(کلامِ اقبال میں ہیئت کے چند اور تجربے)

ہیئت نمبر۱ بانگِ درا میں نظم نمبر ۶ کا عنوان ہے "انسان"۔ یہ نظم یوں تو مثنوی کی صورت میں ہے مگر اس کا پہلا مصرع اکیلا ہے۔ جو نظم کے کسی اور مصرعے کے ساتھ ہم قافیہ نہیں۔ اوزانِ اقبال میں ہم اسے نظم جدید ہیئت نمبر۱ قرار دیں گے۔

ہیئت نمبر۲ بانگ درا میں نظم نمبر ۱۲۷ کا عنوان ہے "کفر و اسلام"۔ یہ نظم میر رضی دانش کے ایک شعر پر تضمین کی حیثیت رکھتی ہے۔ صورت اس نظم کی یہ ہے کہ شعرِ رضی دانش کے مصرع اولی کے ہم قافیہ (سات شعر کا) ایک قطعہ کہا گیا۔ ساتویں شعر میں شعرِ رضی دانش کے مصرع اولی کو مصرع ثانی مان کر گرہ لگائی گئی ہے۔ اس طرح رضی دانش کے شعر کا مصرع ثانی آخر میں اکیلا رہ گیا ہے جو کسی مصرع کے ساتھ ہم قافیہ نہیں۔ چنانچہ اس نظم کی ہیئت قطعہ + مصرع قرار پاتی ہے۔ اسے ہم اوزان اقبال میں نظم جدید ہیئت نمبر ۲ قرار دیں گے۔ بانگ درا کی ایک سو چوبیسویں نظم بعنوان عرفی بھی اسی ہیئت میں ہے۔

ہیئت نمبر ۳ بانگ درا میں نظم نمبر ۱۲۹ کا عنوان ہے "مسلمان اور تعلیم جدید"۔ یہ ملک قمی کے ایک شعر کی تضمین ہے۔ صورت اس کی یہ ہے کہ شعر ملک قمی کے مصرع اولیٰ سے ہم قافیہ (آٹھ شعر کا) ایک قصیدہ کہا گیا۔ آٹھویں شعر میں ملک قمی کے مصرع اولیٰ کو مصرع ثانی بنا کر گرہ لگائی گئی ہے۔ اس طرح شعر ملک قمی کا مصرع ثانی آخر میں اکیلا رہ گیا ہے جو کسی مصرعے کے ساتھ ہم قافیہ نہیں۔ چنانچہ اس نظم کی ہیئت قصیدہ + مصرع قرار پاتی ہے۔ اسے ہم اوزانِ اقبال میں نظم جدید ہیئت نمبر ۳ قرار دیں گے۔

ہیئت نمبر ۴ ضرب کلیم میں "ابی سینیا" کے عنوان سے ایک نظم آئی ہے۔ جو تین تین مصرعوں[1] کے تین بندوں پر مشتمل ہے۔ لیکن نظام قوافی کے اعتبار سے اسے باقاعدہ مثلث نہیں کہا جا سکتا۔

مسمط کی ایک قسم کے طور پر مثلث کا مقررہ نظام قوافی ہے:

پہلا بند
ـــــــــــــ ا
ـــــــــــــ ا
ـــــــــــــ ا

دوسرا بند
ـــــــــــــ ب
ـــــــــــــ ب
ـــــــــــــ ا

تیسرا بند
ـــــــــــــ ج
ـــــــــــــ ج
ـــــــــــــ ا

---

[1] زبور عجم کی اٹھارہویں نظم باقاعدہ مثلث ہے۔

جب کہ "ابی سینیا" میں قوافی نے یہ شکل اختیار کی ہے:

پہلا بند	——————— ×
	——————— ا
	——————— ا
دوسرا بند	——————— ×
	——————— ا
	——————— ا
تیسرا بند	——————— ×
	——————— ا
	——————— ا

یہ گویا مثلث کی ہیئت ہی ایک تجربہ ہے۔ ہر بند کا پہلا مصرع قافیہ سے عاری ہے۔ باقی تمام مصرعے پوری نظم میں ہم قافیہ ہیں۔ پہلا بند ملاحظہ فرمائیے:

یورپ کے کرگسوں کو نہیں ہے ابھی خبر
ہے کتنی زہرناک ابی سینیا کی تلاش
ہونے کو ہے یہ مردۂ دیرینہ قاش قاش

اوزانِ اقبال میں ہم اسے نظم جدید ہیئت نمبر ۴ قرار دیں گے۔

ہیئت نمبر ۵ مربع ایسی نظم کو کہتے ہیں جو چار چار مصرعوں کے دو یا دو سے زیادہ بندوں کی شکل میں لکھی جائے۔ پہلے بند کے تمام مصرعے ہم قافیہ ہوتے ہیں۔ بعد میں آنے والے ہر بند کے پہلے تین مصرعے الگ قافیہ رکھتے ہیں اور باہم مقفیٰ ہوتے ہیں جب کہ چوتھا مصرع بندِ اول کے ساتھ ہم قافیہ ہوتا ہے۔ ضربِ کلیم میں علامہ اقبال کی نظم رقص و موسیقی چار مصرعوں پر مشتمل ہے چاروں ہم قافیہ ہیں۔ گویا ہیئت کے اعتبار سے یہ باقاعدہ مربع کا بند اول ہے لیکن چونکہ یہ نظم صرف ایک بند پر مشتمل ہے۔ اس لئے اسے مربع نہیں کہا جا سکتا۔ اگر یہ مصرعے رباعی کے مسلمہ اوزان میں ہوتے تو اس نظم کو رباعی مصرع کہا جا سکتا تھا۔ دو بیتی

کے مقررہ وزن میں ہوتے تو اس نظم کو دو بیتی قرار دیا جا سکتا تھا۔ بہرحال اوزانِ اقبال میں اس ہیئت کو ہم نظم جدید ہیئت نمبر ۵ قرار دیں گے۔ ضربِ کلیم ہی میں ایک اور نظم ہے جس کا عنوان ہے۔ "ادبیات"۔ یہ بھی اسی ہیئت میں لکھی گئی ہے۔

ہیئت نمبر ۶ پیامِ مشرق کی نظم "تنہائی" چار بندوں پر مشتمل ہے۔ ہر بند میں دو شعر بصورتِ قطعہ کہہ کر ان پر ایک مصرعے کا اضافہ کر دیا گیا ہے۔ یہ مصرع بند کی تکمیل کرتا ہے۔ تمام بندوں کے آخری (پانچویں) مصرعے باہم مقفیٰ ہیں۔ گویا اس کا نظامِ قوافی یہ ہے:

پہلا بند :	×	ا	×	ا	ب
دوسرا بند :	×	ج	×	ج	ب
تیسرا بند :	×	د	×	د	ب
چوتھا بند :	×	ہ	×	ہ	ب

اسے ہم اوزانِ اقبال میں نظم جدید ہیئت نمبر ۶ قرار دیں گے۔

ہیئت نمبر ۷ ضربِ کلیم میں ایک نظم ہے جس کا عنوان ہے "رومی"۔ کل چھ مصرعے ہیں اور چھے کے چھے ہم قافیہ ہیں۔ مسمّط کی ایک قسم کے طور پر مسدس کی معیاری ہیئت یوں ہے کہ پہلے بند کے تمام مصرعے ہم قافیہ ہوتے ہیں۔ بعد میں آنے والے ہر بند کے پہلے پانچ مصرعے الگ قافیہ رکھتے ہیں۔ اور باہم مقفیٰ ہوتے ہیں جب کہ چھٹا مصرع بندِ اول کے ساتھ ہم قافیہ ہوتا ہے لیکن مسدس کے لئے کم از کم دو بند شرط ہیں جب کہ علامہ اقبال نے صرف ایک بند پر اکتفا کیا ہے۔ اور یہ بند باقاعدہ مسدس کے پہلے بند کی حیثیت رکھتا ہے۔ اسی طرح بالِ جبریل کی نظم بعنوان فقر بھی چھے مصرعوں پر مشتمل ہے اور نظامِ قوافی کے اعتبار سے باقاعدہ مسدس کے پہلے بند کی حیثیت رکھتی ہے لیکن ظاہر ہے کہ اسے مسدس نہیں کہا جا سکتا۔ چنانچہ اوزانِ اقبال میں ان نظموں کی ہیئت کو نظم جدید ہیئت نمبر ۷ قرار دیا گیا ہے۔

ہیئت نمبر ۸ ارمغانِ حجاز کی نظم عالمِ برزخ میں ذیلی عنوان "زمین" کے تحت سات

مصرعوں کی ایک نظم آئی ہے ۔ یہ ساتوں مصرعے ہم قافیہ ہیں ۔ مسمط کی ایک قسم کے طور پر مسبع کے بند اوّل کی ہیئت یہی ہے لیکن اسے ہم مسبع اس لئے نہیں کہہ سکتے کہ یہ نظم صرف اسی ایک بند پر مشتمل ہے ۔ اور بعد میں آنے والا کوئی بند جس کے پہلے چھ مصرعے الگ قافیے میں باہم مقفیٰ ہوں اور ساتواں مصرع بند اول کے ساتھ ہم قافیہ ہو ، اس نظم میں موجود نہیں ۔ چنانچہ اوزانِ اقبال میں اسے ہم نظم جدید ہیئت نمبر ۸ قرار دیں گے ۔

ہیئت نمبر ۹ بانگِ درا میں نظم نمبر ۷۵ کا عنوان ہے " حسن و عشق " یہ ایک خاص قسم کا مسبع ہے ۔ تین شعر بصورت مثنوی آتے ہیں اور پھر ایک مصرع اکیلا جو بند کی تکمیل کرتا ہے ۔ اس طرح ہر بند سات مصرعوں پر مشتمل ہے ۔ تینوں بندوں کے ساتویں مصرعے ہم قافیہ ہیں ۔ گویا نظامِ قوافی یہ ہے :

پہلا بند : اا ب ب ج ج د

دوسرا بند : ہ ہ و و ز ز د

تیسرا بند : ح ح ط ط ی ی د

اسے ہم اوزانِ اقبال میں نظم جدید ہیئت نمبر ۹ قرار دیں گے ۔

ہیئت نمبر ۱۰ جاوید نامہ میں نغمۂ بعل کے عنوان سے ایک نظم آئی ہے جسے ایک خاص قسم کا ترجیع بند قرار دیا جا سکتا ہے ۔ ترجیع بند میں ہر بند ایک قصیدے (یا غزل) کی صورت میں ہوتا ہے اور بند کے آخر میں ایک شعر بصورت بیت مصرع الگ قوافی میں لکھا جاتا ہے جس کی ہر بند کے آخر میں تکرار ہوتی ہے ۔ اسے ٹیپ کا شعر کہہ لیجیے ۔ یہ شعر بند کی تکمیل کرتا ہے ۔ علامہ اقبال کا نغمۂ بعل چار بندوں کی شکل میں ہے ۔ ہر بند ترجیع بند کی ہیئت کے مطابق قصیدہ یا غزل کی صورت میں ہے لیکن ٹیپ کے شعر کی بجائے جو بند کی تکمیل کرتا ہے ۔ صرف ایک مصرعے سے کام لیا گیا ہے ۔ اس مصرعے کی ہر بند کے آخر میں تکرار ہوتی ہے ۔ یہ ہیئت ترجیع بند کی مسلمہ اور روایتی ہیئت سے صرف اس اعتبار سے مختلف ہے کہ اس میں ہر بند کے آخر میں آنے والی بیت مصرع کی بجائے صرف ایک مصرعے کی تکرار کی گئی ہے ۔ اور یہ مصرع ہے :

ع: اے خدایان کہن وقت است وقت

اسے ہم اوزانِ اقبال میں نظم جدید ہیئت نمبر ۱۰ قرار دیں گے۔

ہیئت نمبر ۱۱ زبورِ عجم کے حصہ دوم کی انیسویں نظم مخمس ترجیع بند اور مستزاد کے امتزاج سے وجود میں آئی ہے۔ پہلے بند کے پانچوں مصرعے ہم قافیہ ہیں۔ بعد میں آنے والے ہر بند کے پہلے تین مصرعے الگ قافیے میں ہیں مگر باہم مقفیٰ ہیں۔ چوتھا مصرع قافیے میں بند اول کے تابع ہے۔ پہلے بند کا پانچواں مصرع اور مستزاد ٹکڑا حسب ذیل ہیں:

از خواب گراں خواب گراں خواب گراں خیز

از خواب گراں خیز

ہر بند کے آخر میں اس مصرعے اور مستزاد ٹکڑے کی تکرار کی گئی ہے۔ اسے ہم اوزان اقبال میں نظم جدید ہیئت نمبر ۱۱ قرار دیں گے۔

ہیئت نمبر ۱۲ پیامِ مشرق کی نظم حُدی (نغمۂ ساربانِ حجاز) بھی ہیئت میں ایک تجربے کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس نظم کا پہلا بند ملاحظہ فرمایئے:

ناقۂ سیارِ من

آہوئے تاتارِ من

درہم و دینارِ من

اندک و بسیارِ من

دولت بیدارِ من

تیز ترک گام زن منزل ما دور نیست

یعنی پانچ ہم قافیہ مصرعوں کے بعد دگنے طول کا ایک مصرع ہے جس کی ہر بند کے آخر میں تکرار کی گئی ہے۔ اسے ہم اوزانِ اقبال میں نظم جدید ہیئت نمبر ۱۲ قرار دیں گے۔

ہیئت نمبر ۱۳

پیام مشرق کی نظم "شبنم" بھی ہیئت میں ایک تجربے کی حیثیت رکھتی ہے۔ پہلا بند ملاحظہ ہو:

گفتند فرود آئے ز اوج مہ و پرویز
بر خود زن و با بحر پر آشوب بیامیز
با موج در آویز
نقش دگر انگیز
تابندہ گہر خیز

گویا ہر بند پانچ ہم قافیہ مصرعوں پر مشتمل ہے۔ پہلے دو مصرعے طول میں برابر ہیں۔ بعد میں آنے والے تین مصرعے نسبتاً چھوٹے ہیں لیکن وزن ایسا ہے کہ غنائی اعتبار سے بڑے مصرعے کے دو برابر ٹکڑے نہیں ہو سکتے۔ یہ ہیئت بالخصوص علامہ اقبال کے تربیت یافتہ ذوق، نغمہ و آہنگ کی قابل اعتماد حس اور ترنم آفریں ادبی وجدان کا ثبوت ہے۔ اوزان اقبال میں ہم اسے نظم جدید ہیئت نمبر ۱۳ قرار دیں گے۔

ہیئت نمبر ۱۴

پیام مشرق کی نظم سرود انجم آٹھ بندوں پر مشتمل ہے۔ پہلا بند ملاحظہ ہو:

ہستی ما نظام ما
مستی ما خرام ما
گردش بے مقام ما
زندگیٔ دوام ما
دور فلک بکام ما می نگریم و می رویم

گویا چار ہم قافیہ مصرعوں کے بعد دگنے طول کا ایک مصرع آکر بند کی تکمیل کرتا ہے لیکن دگنے طول کے اس مصرعے میں ضمنی قافیہ بھی آیا ہے جو اسے دو برابر حصوں میں تقسیم کرتا ہے۔ دراصل یہ کوئی نئی ہیئت نہیں۔ بلکہ مسمط کی وہ شکل ہے جسے مسدس کی معیاری ہیئت قرار دیا جا سکتا ہے۔ مسدس کے پہلے بند میں چھے کے چھے مصرعے ہم قافیہ ہوتے ہیں اور بعد میں آنے والے ہر بند کے پہلے پانچ مصرعے باہم مقفیٰ ہوتے ہیں جب کہ چھٹا مصرع پہلے بند کے ساتھ

ہم قافیہ ہوتا ہے اور اس طرح تمام بندوں کے چھٹے مصرعے بھی باہم مقفیٰ ہو جاتے ہیں۔ اس نظم میں دگنے طول کے جو مصرعے آئے ہیں اگر انہیں بھی دو دو مصرعے مان لیا جائے تو کہہ سکتے ہیں کہ یہ مسدس ہے جس میں پہلا بند موجود نہیں اور چھٹے مصرعے کی بصورت ترجیع ہر بند میں تکرار ہو رہی ہے۔ مذکورہ بالا بند کو اگر اس شکل میں لکھ دیا جائے تو بات واضح ہو جائے گی:

ہستی ما نظام ما
مستی ما خرام ما
گردش بے مقام ما
زندگیٔ دوام ما
دور فلک بکام ما
می نگریم و می رویم

اسے ہم اوزان اقبال میں نظم جدید ہیئت نمبر ۱۴ قرار دیں گے۔

ہیئت نمبر ۱۵ پیام مشرق کی نظم "فصل بہار" بھی ایک نئی ہیئت میں لکھی گئی ہے۔ پہلا بند ملاحظہ ہو:

خیز کہ در کوہ و دشت خیمہ زد ابر بہار
مست ترنم ہزار
طوطی و دراج و سار
بر طرف جوئبار
کشت گل و لالہ زار
چشم تماشا بیار
خیز کہ در کوہ و دشت خیمہ زد ابر بہار

گویا ایک مصرع پورے طول کا، پھر پانچ مصرعے نصف طول کے اور آخر میں بند کی تکمیل کے لئے پورے طول کے مصرعے کا اعادہ۔ سبھی مصرعے ہم قافیہ ہیں۔ اوزانِ اقبال میں ہم اسے نظم جدید ہیئت نمبر ۱۵ قرار دیں گے۔

ہیئت نمبر ۱۶

ضرب کلیم میں نظم نمبر ۱۲۹ کا عنوان ہے "جدت"۔ اس کی ہیئت میں بھی جدت طرازی سے کام لیا گیا ہے۔ یہ نظم آٹھ مصرعوں پر مشتمل ہے۔ پہلے چھے مصرعے متحد القوافی ہیں۔ اس کے بعد ایک بیت مصرع جداگانہ قافیوں میں اضافہ کر دی گئی ہے۔ گویا اس کا نظام قوافی یہ ہے:

———— ا
———— ا
———— ا
———— ا
———— ا
———— ا

———— ب
———— ب

یہ ہیئت درحقیقت وہی ہیئت "ا" ہے جسے ہم نے قصیدہ + بیت مصرع (ایک بند) سے تعبیر کیا ہے۔ لیکن اس میں جدت یہ روا رکھی گئی ہے کہ مطلع کے علاوہ دیگر اشعار کے مصرع ہائے اولیٰ میں بھی قافیہ لایا گیا ہے۔ اس التزام کے باعث یہ نظم مثمن ترکیب بند کے دائرے میں داخل ہو گئی ہے۔ مثمن ترکیب بند میں ہر بند آٹھ مصرعوں کا ہوتا ہے۔ پہلے چھ مصرعے متحد القوافی لکھ کر دو مصرعے جداگانہ قافیے بں بصورت بیت مصرع ان پر اضافہ کر دیئے جاتے ہیں اور اس طرح ایک بند کی تکمیل ہو جاتی ہے۔ اسماعیل میرٹھی کی نظم قلعۂ اکبر آباد مثمن ترکیب بند ہی کی ہیئت میں لکھی گئی ہے۔ مثمن ترکیب بند کے لئے شرط یہ ہے کہ نظم کم از کم دو بندوں پر مشتمل ہو جب کہ علامہ اقبال نے صرف ایک بند پر اکتفا کیا ہے۔ گویا یہ نظم (= جدت) مثمن ترکیب بند کی ہیئت میں ایک بند کا حکم رکھتی ہے۔ غرضیکہ یہ ہیئت کسی مسلمہ روایتی ہیئت سے پوری طرح مطابقت نہیں رکھتی۔ اس لئے ہم اوزانِ اقبال میں اسے نظم جدید ہیئت نمبر ۱۶ قرار دیں گے۔

دو ہیئتوں کا اجتماع

بعض نظموں میں علامہ اقبال نے دو یا دو سے زیادہ ہیئتیں اس طرح استعمال کی ہیں کہ ان کے امتزاج سے ہیئت کا کوئی نیا ڈیزائن وجود میں نہیں آیا۔ ایسی صورت میں ہیئت کے خانے میں ضروری وضاحت کر دی گئی ہے۔ یا نظم کے مختلف حصوں کو جو مختلف ہیئتوں میں ہیں الگ الگ کر کے ان کی ہیئت بھی الگ الگ بتا دی گئی ہے۔

ساقی نامہ میں ایک تجربہ

پیامِ مشرق میں ایک ساقی نامہ آیا ہے جو بحر متقارب مثمن سالم (= فعولن فعولن فعولن فعولن۔ دو بار) میں لکھا گیا ہے۔ یاد رہے کہ ساقی نامہ کے لئے بحر مخصوص ہے۔ یعنی ساقی نامے بحر متقارب مثمن محذوف الآخر یا مقصور الآخر میں لکھے جاتے ہیں۔ خود علامہ اقبال کا ایک اردو ساقی نامہ جو بالِ جبریل میں شامل ہے۔ مقررہ وزن میں ہے۔ یعنی علامہ اقبال جانتے تھے کہ ساقی نامہ کے لئے مقررہ وزن بحر متقارب مثمن محذوف یا مقصور ہے۔ لیکن فارسی ساقی نامہ لکھتے ہوئے انھوں نے اجتہاد سے کام لیا اور مقررہ بحر کی بجائے دوسرا وزن اختیار کیا۔ دوسری قابل ذکر بات یہ ہے کہ ساقی نامہ کے لئے مثنوی کا فارم مخصوص ہے۔ بالِ جبریل کا ساقی نامہ بھی مثنوی کی صورت میں ہے۔ مرثیہ گو شعرا نے اس روایت سے انحراف کیا اور مسدس ترکیب بند کے فارم میں مرثیہ لکھتے ہوئے اس میں ساقی نامے کے بند بھی شامل کر دیے۔ لیکن ان کا اجتہاد مرثیہ تک ہی محدود رہا۔ اقبال نے اس ساقی نامہ کے لئے مثنوی کے فارم کے بجائے قصیدے کا فارم استعمال کیا ہے۔ اس ساقی نامہ کے چند شعر ملاحظہ فرمائیے:

خوشا روزگارے خوشا نوبہارے — نجوم پرن رست از مرغزارے
زمیں از بہاراں چو بالِ تدروے — ز فوارہ الماس بار آبشارے
سرت گردم اے ساقیٔ ماہ سیما — بیار از نیاگانِ ما یادگارے
بساغر فرو ریز آبے کہ جاں را — فروزد چو نورے بسوزد چو نارے

ہیئت کے اس تجربے کے لیے کوئی نمبر دینے کی ضرورت نہیں سمجھی گئی۔ کیونکہ اس کا عنوان ساقی نامہ ہے۔ اور ہیئت سیدھی سادی قصیدے کی ہیئت ہے۔

باب دوم

عروض کی چند اہم اصطلاحات کا تعارف

۱- اس باب میں صرف ایسی اصطلاحات کا ذکر کیا گیا ہے جو اوزان اقبال کو سمجھنے کے لئے ضروری ہیں۔

۲- عروضی موشگافیوں اور عروضیوں کے فروعی اختلافات سے حتی الامکان احتراز کیا گیا ہے۔

۳- بخوف طوالت کسی بھی اصطلاح کے لغوی معنی سے بحث نہیں کی گئی۔

۴- ایک عام قاری بھی اس باب کی مدد سے تسمیۂ اوزان و بحور کے عمل کو بخوبی سمجھ سکتا ہے۔

نوٹ: بعض زحافات کے عمل کے بارے میں اور نتیجۃً تسمیۂ اوزان و بحور میں بھی عروضیوں کے ہاں کچھ اختلافات پائے جاتے ہیں۔ میں نے ان اختلافات پر بحث کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کی۔ کتاب کی تالیف کے دوران میں عروض کی حسب ذیل کتابیں میرے زیر مطالعہ رہی ہیں:

۱- بحرالفصاحت از مولوی نجم الغنی رامپوری
۲- قواعدالعروض از قدر بلگرامی
۳- ترجمہ حدائق البلاغت از مولوی امام بخش صہبائی
۴- قواعد اردو از بابائے اردو مولوی عبدالحق
۵- فرہنگ ادبیات فارسی دری از دکتر زہرای خانلری کیا

۶۔ فن شاعری (میزان العروض) از محمد شریف شوخ
تسمیۂ اوزان و بحور میں جہاں کہیں کوئی اختلاف رونما ہوا ہے وہاں میں نے بالعموم مولوی نجم الغنی کی رائے کو ترجیح دی ہے۔

صدر: مصرع اول کا پہلا رکن صدر کہلاتا ہے۔

عروض: مصرع اول کا آخری رکن عروض کہلاتا ہے۔

ابتدا: مصرع ثانی کے رکن اوّل کو ابتدا کہتے ہیں۔

ضرب یا عجز: مصرع ثانی کا آخری رکن ضرب یا عجز کہلاتا ہے۔

حشو: صدر اور عروض کے درمیان اور ابتداء اور ضرب کے درمیان جو رکن یا ارکان ہوں سب حشو کہلاتے ہیں۔

مذکورہ بالا پانچ اصطلاحات کی مزید وضاحت کے لئے علامہ اقبال کے ایک شعر کا تجزیہ پیش کیا جاتا ہے:

پہلا مصرع				دوسرا مصرع			
تمدن	تصوف	شریعت	کلام	بتانِ	عجم کے	پجاری	تمام
فعولن	فعولن	فعولن	فعول	فعولن	فعولن	فعولن	فعول
صدر	حشو	حشو	عروض	ابتداء	حشو	حشو	ضرب

بیت مصرّع: ایسا شعر جس کے دونوں مصرعے باہم مقفیٰ ہوں جیسے غزل اور قصیدے کا مطلع یا مثنوی کا کوئی شعر۔

مسدس: چھے رکن کا ایک شعر۔ یعنی ایسا وزن جو چھے رکن پر مشتمل ہو۔

مثمن: آٹھ رکن کا ایک شعر۔ یعنی ایسا وزن جو آٹھ رکن پر مشتمل ہو۔

مسدّس مضاعف الارکان : کسی چھے رکنی وزن کی مضاعف صورت یعنی بارہ رکن کا ایک شعر۔

مثمّن مضاعف الارکان : کسی آٹھ رکنی وزن کی مضاعف صورت یعنی سولہ رکن کا ایک شعر۔

عروض : علماء نے وزنِ شعر کو جانچنے اور اس کی صحت یا سقم کو جاننے کے لئے چند قاعدے وضع کئے ہیں جن کے مجموعہ کو عروض کہا جاتا ہے۔ علم عروض کی اصطلاح میں مصرع اوّل کے رکن آخر کو بھی عروض کہا جاتا ہے۔

ارکان : اشعار کا وزن معلوم کرنے کے لئے جو لفظ فعل کے مادے سے وضع کئے گئے ہیں انہیں عروض کی اصطلاح میں ارکان، افاعیل یا تفاعیل کہتے ہیں۔ بحریں انہی ارکان سے مرکب ہوتی ہیں۔ ارکان آٹھ ہیں جن میں سے حسب ذیل دو رکن خماسی (پنج حرفی) ہیں:

فعولن ۔ فاعلن

اور حسب ذیل چھے سباعی (ہفت حرفی) ہیں:

مفاعیلن ۔ فاعلاتن ۔ مستفعلن ۔ مفاعلتن ۔ متفاعلن ۔ مفعولاتُ

فاعلاتن اور مستفعلن کی دو دو صورتیں ہیں:

۱۔ متصل یا مجموعی : فاعلاتن ۔ مستفعلن

۲۔ منفصل یا مفروقی : فاع لاتن ۔ مس تفع لن

اس حساب سے ارکان یا افاعیل کی تعداد دس ہو جاتی ہے۔ ان ارکان پر زحافات کے عمل سے بہت سی فروع وجود میں آجاتی ہیں۔

(نوٹ) جہاں تک ہماری بحث کا تعلق ہے، متصل اور منفصل کا فرق نتائج پر اثر انداز نہیں ہوتا)

اصول سہ گانہ

ارکان، افاعیل یا تفاعیل کی ترکیب تین جزو پر منحصر ہے جنہیں عروض کی اصطلاح میں سبب، وتد اور فاصلہ کہا جاتا ہے۔

سبب : دو حرفی کلمہ کو کہتے ہیں۔ پہلا حرف متحرک اور دوسرا ساکن ہو تو اسے سبب خفیف کہتے ہیں جیسے اب، سب، گل وغیرہ۔ اگر دونوں حرف متحرک ہوں تو اسے سبب ثقیل کہا جاتا ہے۔ جیسے "دلِ ما" میں "دلِ" اور "رخِ یار" میں "رخِ"۔

وتد : سہ حرفی کلمے کو کہتے ہیں۔ اگر پہلے دو حرف متحرک اور تیسرا ساکن ہو تو اسے وتد مقرون یا وتد مجموع کہتے ہیں جیسے اگر، سفر، خبر، دیا، لیا وغیرہ۔ پہلا اور تیسرا حرف متحرک ہو اور دوسرا ساکن تو اسے وتد مفروق کہتے ہیں جیسے اہرمن کے پہلے تین حرف۔ علاوہ ازیں ہار، پان، تخت، بخت، درد، زرد جیسے الفاظ بھی وتد مفروق میں شمار ہوں گے کیونکہ عروض میں وہ حرف ساکن شمار ہوتا ہے جس کا ما قبل متحرک ہو۔ جس ساکن کا ما قبل بھی ساکن ہو اسے متحرک شمار کیا جاتا ہے۔ چنانچہ ان الفاظ میں تیسرا حرف ساکن نہیں متحرک شمار ہوگا۔

فاصلہ : چہار حرفی یا پنج حرفی کلمے کو کہتے ہیں۔ اگر پہلے تین حرف متحرک اور چوتھا ساکن ہو تو اسے فاصلۂ صغریٰ یا فاصلۂ صولت کہتے ہیں۔ جیسے جبلن (بکتابت نون تنوین) عَلَمی، صنما، چکنم وغیرہ۔ اگر پہلے چار حرف متحرک اور پانچواں ساکن ہو تو اسے فاصلۂ کبریٰ یا فاصلۂ ضبط کہتے ہیں۔ جیسے سَمَکَتن (بہ تحریر نون تنوین)

اصول کی ان چھے صورتوں کو کسی شخص نے یوں جمع کیا ہے :

شد	دِل	شما	منزِل	دِلِ ما	بکفِ غم
سببِ خفیف	سببِ ثقیل	وتدِ مجموع	وتدِ مفروق	فاصلۂ صغریٰ	فاصلۂ کبریٰ

درحقیقت ارکان کے اجزا سبب اور وتد ہی ہیں ۔ فاصلہ کوئی علیحدہ جزو نہیں ۔

زحاف : عروض کی اصطلاح میں ان تغیّرات کو جو ارکان (افاعیل) میں معیّنہ قواعد کے تحت روا رکھے جاتے ہیں زحافات کہتے ہیں ۔ ان تغیّرات کی تین صورتیں ہیں :

۱۔ رکن کے بعض حرفوں کو کم کر دینا ۔

۲۔ بعض حروف رکن میں بڑھا دینا ۔

۳۔ رکن کے کسی متحرک حرف کو ساکن کر دینا ۔

مزاحف : وہ رکن جس میں کسی قسم کا تغیّر حسبِ قواعد روا رکھا گیا ہو ۔ بالفاظِ دیگر وہ رکن جو کسی رکن پر زحاف کے عمل سے وجود میں آئے ۔ مثلاً مفاعیلن پر زحافِ قبض کے عمل سے مفاعلن، حذف کے عمل سے فعولن اور تسبیغ کے عمل سے مفاعیلان وجود میں آ جاتا ہے ۔ ان میں سے ہر ایک مفاعیلن کا مزاحف یا مفاعیلن کی فرع ہے ۔

چند اہم زحافات

زحافات کی تعداد کم و بیش پچاس ہے ۔ ہم یہاں صرف ایسے اہم زحافات کا ذکر کریں گے جو عام اُردو اوزان اور بالخصوص اوزانِ اقبال کو سمجھنے کے لئے ضروری ہیں :

خَرم : ایسے وتد مجموع سے جو رکن کے اول میں واقع ہو پہلا حرف گرا دینا۔ چنانچہ مفاعیلن سے میم گرا تو فاعیلن رہا۔ اسے لفظ مانوس متفق الوزن مفعولن سے بدل لیتے ہیں۔ یہ مفاعیلن کی صورت اخرم ہے۔

ثَلم : رکن فعولن میں خرم کرنے کو کہتے ہیں۔ چنانچہ فعولن کے وتد مجموع سے جو رکن کے شروع میں واقع ہوا ہے، حرف اول یعنی "ف" حذف کرکے باقی عولن رہا۔ اسے فعلن سے بدل لیتے ہیں۔ یہ فعولن کا اثلم ہے۔

کَف : رکن کے ساتویں حرف ساکن کو گرانا کف کہلاتا ہے۔ چنانچہ مفاعیلن سے نون گرا تو مفاعیلُ بضم لام باقی رہا جو مفاعیلن کی مکفوف صورت ہے۔ فاعلاتن سے فاعلاتُ بضم تا باقی رہا جو فاعلاتن کا مکفوف ہے۔

قَصر : اس سبب خفیف میں سے جو کسی رکن کے آخر میں واقع ہو حرف ساکن کو گرا کر اس کے ماقبل کو ساکن کر دینا قصر کہلاتا ہے۔ چنانچہ مفاعیلن سے نون گر گیا اور لام ساکن ہو گیا۔ تو مفاعیل بن گیا جو مفاعیلن کی مقصور صورت ہے۔ فاعلاتن سے فاعلات بسکونِ تا بنا۔ بعض حضرات اسے فاعلان سے بدل لیتے ہیں تاکہ فاعلاتُ مضموم التا سے التباس نہ ہو۔ یاد رہے کہ قصر مصرع کے آخر میں واقع ہوتا ہے۔

حَذف : رکن کے آخر سے سبب خفیف کو گرا دینا حذف کہلاتا ہے۔ چنانچہ مفاعیلن سے لن حذف کے باعث گر گیا تو مفاعی باقی رہا۔ اسے فعولن سے بدل لیتے ہیں۔ فاعلاتن سے تن ساقط ہوا تو فاعلا باقی رہا۔ اسے فاعلن سے بدل لیا۔ یعنی فاعلاتن اپنی محذوف صورت میں فاعلن بن جائے گا۔

قَبض : رکن کے پانچویں حرف ساکن کو جو سبب خفیف میں واقع ہو کر گرا دینا قبض کہلاتا ہے، چنانچہ مفاعیلن سے مفاعلن باقی رہا۔ یہ رکن مفاعیلن کی مقبوض صورت ہے۔ فعولن سے فعولُ بضم لام باقی رہا۔ یہ فعولن کا مقبوض ہے۔

جَب : رکن کے آخر میں آنے والے دو سبب خفیف گرا دینا جَب کہلاتا ہے۔ چنانچہ مفاعیلن سے عیلن گر گیا تو مفا باقی رہا۔ اسے فَعَل سے بدل لیا۔ یہ زحاف مصرعے کے آخر میں آتا

ہے۔ جذب کے عمل سے وجود میں آنے والا رکن مجبوب کہلاتا ہے۔

خَبن : رکن کے شروع میں واقع ہونے والے سبب خفیف میں سے حرف ساکن کا اسقاط خبن کہلاتا ہے۔ چنانچہ فاعلاتن سے فعلاتن مخبون ہے۔ مستفعلن پر خبن کے عمل سے متفعلن بنا۔ اسے مفاعلن سے بدل لیتے ہیں۔

اِضمار : سبب ثقیل کے دوسرے حرف متحرک کو ساکن کرنا بشرطیکہ وہ رکن کا دوسرا حرف ہو۔ چنانچہ متَفاعلن سے متْفاعلن بنا اسے مستفعلن سے بدل لیا جس رکن میں اضمار آئے۔ وہ مضمر کہلاتا ہے۔

تَسبیغ : رکن کے آخر میں واقع ہونے والے سبب خفیف کے درمیان ایک الف کا اضافہ کرنا تسبیغ کہلاتا ہے۔ چنانچہ فعولن سے فعولان، مفاعیلن سے مفاعیلان اور فاعلاتن سے فاعلاتان مسبغ بنا۔ فاعلاتان کو فاعلیان سے بدل لیتے ہیں۔ مولوی عبدالحق نے تسبیغ کی بجائے اضافہ اور مسبغ کی بجائے مضاف کی اصطلاح استعمال کی ہے۔

اِذالہ : رکن کے آخر میں آنے والے وتد مجموع میں حرف ساکن سے پہلے ایک الف کا اضافہ کرنا اذالہ کہلاتا ہے۔ چنانچہ مستفعلن سے مستفعلان اور متفاعلن سے متفاعلان مذال بن گیا۔

قَطع : آخر رکن میں واقع ہونے والے وتد مجموع کے حرف ساکن کو حذف کر کے اس کے ماقبل کو ساکن کر دینا قطع کہلاتا ہے۔ چنانچہ مستفعلن سے مستفعل رہا۔ اسے مفعولن سے بدل لیتے ہیں۔ فاعلن سے فاعل بنا۔ اسے فعلن سے بدل لیا یہ فاعلن کا مقطوع ہے۔ یہ زحاف عروض و ضرب کے لئے خاص ہے۔

حَذَذ : رکن کے آخر میں واقع ہونے والے وتد مجموع کو گرا دینا حذذ کہلاتا ہے۔ چنانچہ مستفعلن سے مستف رہا جسے فعلن سے بدل لیتے ہیں۔ اسی طرح فاعلن سے فا بچا جسے فع سے بدل لیا جاتا ہے۔ یہ فاعلن کی احَذ یا محذوذ صورت ہے۔ حذذ عروض و ضرب کے لئے مخصوص ہے۔

تَرفیل : رکن کے آخر میں آنے والے وتد مجموع پر ایک سبب خفیف بڑھا دینا ترفیل

کہلاتا ہے۔ چنانچہ مستفعلن سے مستفعلن تن بنا۔ اسے مستفعلاتن سے بدل لیا۔ فاعلن سے فاعلن تن بنا۔ اسے فاعلاتن سے بدل لیتے ہیں۔ ترفیل کے عمل سے وجود میں آنے والا رکن مرفل کہلاتا ہے۔

وَقف : تائے مفعولاتُ کو ساکن کرنا وقف کہلاتا ہے۔ چنانچہ مفعولاتُ وقف کے عمل سے مفعولات بن جاتا ہے۔ یہ مفعولاتُ کی موقوف صورت ہے۔ بعض حضرات اسے مفعولان سے بدل لیتے ہیں۔ وقف اواخر مصاریع کے لئے مخصوص ہے۔

طَیّ : رکن کے شروع میں دو سبب خفیف متصل واقع ہوں تو ایسے رکن میں سے چوتھے حرف کو جو ساکن ہوگا گرا دینا طے کہلاتا ہے۔ چنانچہ مستفعلن سے مستعلن رہا۔ اسے مفتعلن سے بدل لیا جاتا ہے۔ مفعولاتُ سے واو گرا تو مفعلاتُ رہا۔ اسے فاعلاتُ سے بدل لیا۔ یہ مفعولاتُ کا مطوی ہے۔

صَلم : وتدِ مفروق کے گرانے کو صلم کہتے ہیں۔ چنانچہ مفعولاتَ کے آخر سے لاتَ گر گیا۔ باقی رہا مفعو۔ اس کو فعلن ساکن العین سے بدل لیا۔ چنانچہ فعلن مفعولات کا اصلم ہے۔

کَسف یا کَشف : رکن کے آخر میں آنے والے وتد مقرون کے دوسرے حرف متحرک کو گرا دینا کسف یا کشف کہا جاتا ہے چنانچہ مفعولاتُ پر کسف کے عمل سے "ت" گر گئی۔ مفعولا باقی رہا۔ اسے مفعولن سے بدل لیا۔ کسف والے رکن کو مکسوف (یا مکشوف) کہتے ہیں۔ یہ زحاف عروض و ضرب سے خصوصیت رکھتا ہے۔

جَدع : رکن کے شروع میں سے دو سبب خفیف گرا کر وتد مفروق کے حرف آخر کو ساکن کر دینا جدع کہلاتا ہے۔ چنانچہ مفعولاتُ سے مفعو حذف ہوا تو لاتُ باقی رہا۔ یہ وتد مفروق ہے اس کی ت کو ساکن کر دیا۔ تو لات بنا اسے فاع سے بدل لیا گویا فاع مفعولات کا مجدوع ہے۔ یہ زحاف عروض و ضرب کے لئے مخصوص ہے۔

تَسکین : قدر بلگرامی کے الفاظ میں "جس مقام پر تین متحرک متوالی ایک جا ہو جائیں، خواہ ایک رکن کے ہوں مثلاً مفتعِلن یا فعِلاتن میں، خواہ دو رکن کے جس طرح مفعولُ مفاعیلن میں۔ پس درمیان والے متحرک کو ساکن کر لینا جیسے مثال اول و دوم کو مفعولن

اور مثال سوم کو مفعولن مفعولن بنا لینا"

تشعیث : تشعیث کے عمل کے بارے میں عروضیوں کے ہاں بہت سے اختلافات موجود ہیں۔ تاہم وہ اختلافات نتائج پر اثر انداز نہیں ہوتے۔ مختصر یہ کہ تشعیث، اجتماع خبن و تسکین کا نام ہے۔ نجم الغنی رامپوری کے الفاظ میں "مخبون مسکّن عین مشعث ہے اور مشعث عین مخبون مسکن ہے" چنانچہ فاعلاتن سے فعِلاتن مخبون بنا اور فعلاتن پر تسکین کے عمل سے عین ساکن ہو گیا۔ تو فعلاتن حاصل ہوا۔ جسے مفعولن سے بدل لیا۔ پس مفعولن، فاعلاتن کا مشعث ہے۔ اسے مخبون مسکن بھی کہا جاسکتا ہے۔

ثرم : اجتماع قبض و ثلم کو ثرم کہتے ہیں۔ چنانچہ فعولن سے نون قبض کی بدولت گر گیا، اور "ف" ثلم کے باعث جاتی رہی۔ باقی رہا عولُ جسے فعل یا فاع سے بدل لیا۔ ثرم کے عمل سے وجود میں آنے والا رکن اثرم کہلاتا ہے۔

ہتم : اجتماع حذف و قصر کو ہتم کہتے ہیں۔ پس مفاعیلن سے لن حذف کے باعث گر گیا۔ باقی رہا مفاعی، جس کی یائے تحتانی قصر کے باعث گر گئی اور عین ساکن ہو گیا تو مفاع بنا اسے فعول سے بدل لیا۔ یہ مفاعیلن کا اہتم ہے۔

شتر : عروض کی اصطلاح میں اجتماع خرم و قبض کو شتر کہتے ہیں۔ چنانچہ مفاعیلن سے خرم کے باعث میم گر گیا اور بہ سبب قبض حرف پنجم یائے تحتانی گری تو فاعلن رہ گیا۔ یہ مفاعیلن کا اشتر ہے۔

خرب : اجتماع خرم و کف کا اصطلاحی نام خرب ہے۔ چنانچہ مفاعیلن کا میم خرم کے باعث گر گیا۔ اور نون کف کے باعث جاتا رہا۔ باقی رہا فاعیلُ۔ اسے مفعولُ سے بدل لیتے ہیں۔ یہ مفاعیلن کی اخرب صورت ہے۔

شکل : خبن و کف کے اجتماع کو عروض کی اصطلاح میں شکل کہا جاتا ہے۔ چنانچہ فاعلاتن سے بہ سبب خبن الف گر گیا اور کف کے عمل سے نون حذف ہوا چنانچہ فاعلاتن کی مشکول صورت فعِلاتُ وجود میں آ گئی۔

وقص : اضمار و خبن کے اجتماع کو عروض کی اصطلاح میں وقص کہتے ہیں۔ یعنی جو رکن

ایک سبب ثقیل، ایک سبب خفیف اور ایک وتد مجموع سے مرکب ہو اس کے دوسرے حرف متحرک کو ساکن کرنا اور پھر گرا دینا۔ چنانچہ متفاعلن سے مفاعلن بنا جو متفاعلن کی موقوص صورت ہے۔

بتر : بتر سے مراد ہے خرم و جب کا اجتماع چنانچہ مفاعیلن کی میم بسبب خرم کے اور دونوں سبب خفیف جب کے باعث گر گئے تو فا باقی رہا۔ اسے فع سے بدل لیا۔ یہ مفاعیلن کا ابتر ہے۔ ظاہر ہے کہ جب بتر سے مراد ہے اجتماع خرم و جب تو فعولن اور فاعلاتن میں اس کا عمل چل ہی نہیں سکتا۔ لیکن عروضیوں نے فعولن اور فاعلاتن کی ابتر صورتیں بھی گنائی ہیں۔ اور ان ارکان میں بتر کا عمل کرنے کے لئے بتر کی تعریف ہی بدل دی ہے۔ جس کی وجہ سے یہ زحاف سخت پریشانی کا باعث بن گیا ہے۔ چنانچہ نجم الغنی رامپوری نے بحر الفصاحت میں بتر کے بارے میں لکھا ہے "یہ زحاف تین طرح پر ہے۔ یعنی اجتماع ثلم و حذف کو بھی بتر کہتے ہیں جیسے فعولن سے فاع، اور اجتماع حذف و قطع کو بھی بتر کہتے ہیں جیسے فاعلاتن سے فعلن اور اجتماع خرم و جب کو بھی بتر کہتے ہیں جیسے مفاعیلن سے فع۔ پس بعض رکن میں اس کا لقب ابتر ہوتا ہے اور بعض میں مقطوع و محذوف کہتے ہیں اور بعض میں اخرم و مجبوب بولتے ہیں"

نحر : اجتماع صلم و حذف کو نحر کہتے ہیں۔ یعنی پہلے رکن کے آخر سے وتد مفروق گرانا پھر بقیہ رکن کے آخر سے سبب خفیف گرا دینا۔ چنانچہ مفعولاتُ سے پہلے لاتُ اور پھر عو گر گیا۔ باقی رہا مف۔ جسے فع سے بدل لیا یہ مفعولاتُ کی منحور صورت ہے۔

باب سوم

اوزانِ اقبال

اس باب میں علامہ اقبال کے استعمال کردہ ہر وزن کی ضروری تفصیل دینے کے بعد بقیدِ کتاب ان تمام نظموں کے عنوانات اور مصرع ہائے اولیٰ درج کر دئے گئے ہیں جو اس وزن خاص میں لکھی گئی ہیں۔ نظموں کی نشاندہی میں تصانیف اقبال کی حسب ذیل ترتیب ملحوظ رکھی گئی ہے:

۱۔ بانگ درا — ۲۔ بالِ جبریل

۳۔ ضرب کلیم — ۴۔ ارمغان حجاز

۵۔ اسرار خودی — ۶۔ رموز بے خودی

۷۔ پیامِ مشرق — ۸۔ زبور عجم

۹۔ جاوید نامہ — ۱۰۔ پس چہ باید کرد

۱۱۔ مثنوی مسافر (اسے الگ کتاب شمار کیا گیا ہے)

اگر کسی کتاب میں کسی وزن خاص کی کوئی نظم شامل نہیں تو اس وزن کے تحت اس کتاب کا مطلق ذکر نہیں کیا گیا۔ مثلاً اگر کسی وزن میں ارمغان حجاز کے بعد پیام مشرق کا ذکر آجاتا ہے تو اس کے معنی یہ ہیں کہ اسرار خودی اور رموز بے خودی میں وہ وزن استعمال ہی نہیں ہوا۔

وزن نمبر ا

(ا) بحر رمل مثمن محذوف الآخر : فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن (دو بار)

(ب) بحر رمل مثمن مقصور الآخر : فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلات (دو بار)

بالفاظ دیگر

(ا) آٹھ رکن کا شعر۔ عروض و ضرب محذوف (= فاعلن) باقی سالم (= فاعلاتن) دو بار

(ب) آٹھ رکن کا شعر۔ عروض و ضرب مقصور (= فاعلات) باقی سالم (= فاعلاتن) دو بار

(نوٹ) ا۔ یاد رہے کہ بحر رمل کا اساسی رکن فاعلاتن ہے۔

۲۔ چونکہ حذف و قصر یا بالفاظ دیگر کسی وزن کی محذوف الآخر اور مقصور الآخر صورتوں کو ایک شعر، نظم یا غزل میں جمع کرنا جائز ہے۔ اس لئے یہ دو وزن عملی اعتبار سے ایک وزن کا درجہ رکھتے ہیں۔

۳۔ بعض ماہرین عروض فاعلاتن کی مقصور صورت یعنی فاعلات کو فاعلان سے بدل لیتے ہیں تاکہ فاعلات کے مضموم التا سے التباس نہ ہو۔ بعض اسے یونہی رہنے دیتے ہیں۔ چنانچہ فاعلاتن کی مقصور صورت فاعلات بھی درست ہے اور فاعلان بھی۔

بانگِ درا

نمبر شمار	نظم کا عنوان	ہیئت	پہلا مصرع
	حصہ اول		
۱	ہمالہ	مسدس ترکیب بند	اے ہمالہ اے فصیلِ کشورِ ہندوستاں
۲	گلِ رنگیں	مسدس ترکیب بند	تو شناسائے خراشِ عقدۂ مشکل نہیں
۳	عہدِ طفلی	مسدس ترکیب بند	تھے دیارِ نو زمین و آسماں میرے لیے
۴	مرزا غالب	مسدس ترکیب بند	فکرِ انساں پر تری ہستی سے یہ روشن ہوا
۱۳	خفتگانِ خاک سے استفسار	مثنوی	مہرِ روشن چھپ گیا اٹھی نقابِ روئے شام
۱۶	صدائے درد	مثنوی	جل رہا ہوں کل نہیں پڑتی کسی پہلو مجھے
۲۰	آفتابِ صبح	مسدس ترکیب بند	شورشِ میخانۂ انساں سے بالاتر ہے تو
۲۲	گلِ پژمردہ	مثنوی	کس زباں سے اے گلِ پژمردہ تجھ کو گل کہوں
۲۳	سید کی لوحِ تربت	مثنوی	اے کہ تیرا مرغِ جاں تارِ نفس میں ہے اسیر
۲۴	ماہِ نو	مثنوی	ٹوٹ کر خورشید کی کشتی ہوئی غرقابِ نیل
۲۹	شاعر	مسدس ترکیب بند	قوم گویا جسم ہے افراد ہیں اعضائے قوم
۳۲	رخصت اے بزمِ جہاں	مثنوی	رخصت اے بزمِ جہاں سوئے وطن جاتا ہوں میں
۳۳	طفلِ شیر خوار	مثنوی	میں نے چاقو تجھ سے چھینا ہے تو چلاتا ہے تو
۳۵	نالۂ فراق	مسدس ترکیب بند	جا بسا مغرب میں آخر اے مکاں تیرا مکیں
۳۶	چاند	مثنوی	میرے ویرانے سے کوسوں دور ہے تیرا وطن
۴۴	داغ	مثنوی	عظمتِ غالب ہے اک مدت سے پیوندِ زمیں
۴۷	بچہ اور شمع	مثنوی	کیسی حیرانی ہے یہ اے طفلکِ پروانہ خو

۵۰	**غزلیات**		
	۴	غزل	لاؤں وہ تنکے کہاں سے آشیانے کے لیئے
	۵	غزل	کیا کہوں اپنے چمن سے میں جدا کیونکر ہوا
	۱۲	غزل	سختیاں کرتا ہوں دل پر غیر سے غافل ہوں میں
	حصہ دوم		
۵۴	سوامی رام تیرتھ	مثنوی	ہم بغل دریا سے ہے اے قطرۂ بے تاب تو
۶۱	وصال	مثنوی	جستجو جس گل کی تڑپاتی تھی اے بلبل مجھے
۶۳	عاشقِ ہرجائی	ترکیب بند	ہے عجب مجموعۂ اضداد اے اقبال تو
			(نوٹ : دو بند ہیں۔ ہر بند مطلع سے عاری ہے)
۷۴	صقلیہ	مثنوی	رو لے اب دل کھول کر اے دیدۂ خونابہ بار
۷۵	**غزلیات**		
	۱	غزل	زندگی انساں کی اک دم کے سوا کچھ بھی نہیں
	۵	غزل	یوں تو اے بزمِ جہاں دلکش تھے ہنگامے ترے
			(نوٹ : غزل مطلع سے عاری ہے)
	حصہ سوم		
۷۶	بلادِ اسلامیہ	مثنوی	سرزمیں دلی کی مسجودِ دلِ غمدیدہ ہے
۷۹	گورستانِ شاہی	مثنوی	آسماں بادل کا پہنے خرقۂ دیرینہ ہے
۸۰	نمودِ صبح	قصیدہ	ہو رہی ہے زیرِ داماں افق سے آشکار
۸۲	فلسفۂ غم	مثنوی	گو سراپا کیفِ عشرت ہے شرابِ زندگی
۸۶	ایک حاجی مدینے کے راستے میں	مثنوی	قافلہ لوٹا گیا صحرا میں اور منزل ہے دور
۹۸	غرۂ شوال یا ہلالِ عید	مثنوی + قصیدہ + بیت مصرع)	غرۂ شوال اے نورِ نگاہِ روزہ دار
			(نوٹ : پہلے سات شعر بصورتِ مثنوی پھر

۹۹	شمع اور شاعر	ترکیب بند	(گیارہ شعر کا ایک بند بصورت ترکیب بند) دوش می گفتم بہ شمع منزل ویران خویش (نوٹ: ہر بند مطلع سے عاری ہے)
۱۰۰	مسلم	مثنوی	ہر نفس اقبال تیرا آہ میں مستور ہے
۱۰۸	نوید صبح	مثنوی	آتی ہے مشرق سے جب ہنگامہ در دامن سحر
۱۱۱	فاطمہ بنت عبداللہ	مثنوی	فاطمہ تو آبروئے ملت مرحوم ہے
۱۱۷	تضمین بر شعر ابوطالب کلیم	قطعہ	خوب ہے تجھ کو شعار صاحب یثرب کا پاس
۱۲۲	والدہ مرحومہ کی یاد میں	مثنوی	ذرہ ذرہ دہر کا زندانیٔ تقدیر ہے
۱۲۳	شعاع آفتاب	مثنوی	صبح جب میری نگہ سودائیٔ نظارہ تھی
۱۲۶	نانک	مثنوی	قوم نے پیغام گوتم کی ذرا پروا نہ کی
۱۲۷	کفر و اسلام (تضمین بر شعر میر رضی دانش)	نظم جدید ہیئت نمبر ۲	ایک دن اقبال نے پوچھا کلیم طور سے
۱۳۵	مذہب ص ۲۷۹	قطعہ	اپنی ملت پر قیاس اقوام مغرب سے نہ کر
۱۴۱	اسیری	قصیدہ	ہے اسیری اعتبار افزا جو ہو فطرت بلند
۱۴۳	ہمایوں	مثنوی	اے ہمایوں زندگی تیری سراپا سوز تھی
۱۴۴	خضر راہ	ترکیب بند	ساحل دریا پہ میں اک رات تھا محوِ نظر (نوٹ: بیشتر بند مطلع سے عاری ہیں)
۱۴۶	**غزلیات**		
۲		غزل	یہ سرود قمری و بلبل فریب گوش ہے
۱۴۷	**ظریفانہ**		
۳		قطعہ	شیخ صاحب بھی تو پردے کے کوئی حامی نہیں

	۸	قطعہ	انتہا بھی اس کی ہے آخر خریدیں کب تلک
	۱۵	قطعہ	ممبری امپریل کونسل کی کچھ مشکل نہیں
	۲۳	قطعہ	محنت و سرمایہ دنیا میں صف آرا ہو گئے
	۲۴	قطعہ	شام کی سرحد سے رخصت ہے وہ رندِ لم یزل
	۲۷	قطعہ بتصریع شعر اول	کارخانے کا ہے مالک مردکِ ناکردہ کار

بالِ جبریل

نمبر شمار	نظم کا عنوان	ہیئت	پہلا مصرع
		فرد (بیت مصرع)	پھول کی پتی سے کٹ سکتا ہے ہیرے کا جگر
۱۴/۱		غزل	اپنی جولانگاہ زیرِ آسماں سمجھا تھا میں
۷/۲		غزل	پھر چراغِ لالہ سے روشن ہوئے کوہ و دمن
۹/۲		غزل	عشق سے پیدا نوائے زندگی میں زیر و بم
	قید خانہ میں معتمد کی فریاد	قطعہ	اک فغانِ بے شرر سینے میں باقی رہ گئی
	گدائی	قصیدہ	میکدے میں ایک دن اک رندِ زیرک نے کہا
	الارض للہ	قطعہ ، بیت مصرع	پالتا ہے بیج کو مٹی کی تاریکی میں کون
	نصیحت	قطعہ	بچۂ شاہیں سے کہتا تھا عقابِ سالخورد
	جبریل و ابلیس	قصیدہ	ہمدمِ دیرینہ کیسا ہے جہانِ رنگ و بو
	مسولینی	قصیدہ	ندرتِ فکر و عمل کیا شے ہے ذوقِ انقلاب
	خانقاہ	قطعہ	رمز و ایما اس زمانے کے لئے موزوں نہیں
	یورپ	قطعہ	تاک میں بیٹھے ہیں مدت سے یہودی سود خوار
	شیر اور خچر	قطعہ	ساکنانِ دشت و صحرا میں ہے تو سب سے الگ

ضرب کلیم

نمبر شمار	نظم کا عنوان	ہیئت	پہلا مصرع
	اسلام اور مسلمان		
۴۳	تقدیر (ابلیس و یزداں)	قطعہ	اے خدائے کن فکاں مجھ کو نہ تھا آدم سے بیر
۵۲	جان و تن	قطعہ	عقل مدت سے ہے اس پیچاک میں الجھی ہوئی
	تعلیم و تربیت		
۸۳	تربیت	قطعہ	زندگی کچھ اور شے ہے علم ہے کچھ اور شے
	ادبیات، فنون لطیفہ		
۱۳۰	مرزا بیدل	قطعہ	ہے حقیقت یا مری چشم غلط بیں کا فساد
۱۴۵	رقص و موسیقی	نظم جدید ہیئت نمبر ۵	شعر سے روشن ہے جان جبرئیل و اہرمن
	سیاسیات مشرق و مغرب		
۱۶۸	مسولینی (اپنے مشرقی اور مغربی حریفوں سے)	قطعہ	کیا زمانے سے نرالا ہے مسولینی کا جرم
۱۸۳	**محراب گل افغان کے افکار**		
	۸-	قصیدہ	زاغ کہتا ہے نہایت بدنما ہیں تیرے پر

ارمغان حجاز

نمبر شمار	نظم کا عنوان	ہیئت	پہلا مصرع
	ابلیس کی مجلس شوریٰ		
	ابلیس	قصیدہ	یہ عناصر کا پرانا کھیل یہ دنیائے دوں
	پہلا مشیر	قصیدہ	اس میں کیا شک ہے کہ محکم ہے یہ ابلیسی نظام
	دوسرا مشیر پہلا مشیر	قصیدہ	خیر ہے سلطانیٔ جمہور کا غوغا کہ شر؟
	تیسرا مشیر چوتھا مشیر تیسرا مشیر	قصیدہ	روح سلطانی رہے باقی تو پھر کیا اضطراب
	پانچواں مشیر	قصیدہ	اے ترے سوز نفس سے کار عالم استوار
	ابلیس اپنے مشیروں سے	ترکیب بند	ہے مرے دست تصرف میں جہان رنگ و بو
	عالم برزخ		
	صدائے غیب	قصیدہ	نے نصیب مار و کژدم نے نصیب دام و دد
	قبر اپنے مردہ سے	قطعہ	آہ ظالم تو جہاں میں بندۂ محکوم تھا
	صدائے غیب	قصیدہ	گرچہ برہم ہے قیامت سے نظام ہست و بود
			(نوٹ: اس نظم کے پہلے تین حصے وزن نمبر ۷ میں ہیں اور آخری حصہ جو زمین کے ذیلی عنوان کے تحت آیا ہے وزن نمبر ۲۳ میں ہے)
	معزول شہنشاہ	قطعہ	ہو مبارک اس شہنشاہ نکو فرجام کو

	ملازادہ ضیغم لولابی کشمیری کی بیاض		
	۳	قصیدہ	آج وہ کشمیر ہے محکوم و مجبور و فقیر
	۴	قصیدہ	گرم ہو جاتا ہے جب محکوم قوموں کا لہو

پیامِ مشرق

نمبر شمار	نظم کا عنوان	ہیئت	پہلا مصرع
	افکار		
۵	دعا	قطعہ	اے کہ از خم خانۂ فطرت بجامم ریختی
۵۵	**مئی باقی**		
	۳	غزل	می تراشد فکر ما ہر دم خداوندے دگر
	۱۲	غزل	آشنا ہر خار را از قصۂ ما ساختی
	۱۸	غزل	موج را از سینۂ دریا گسستن می تواں
	۴۴	غزل	شعلہ در آغوش دارد عشق بے پروائے من
	نقش فرنگ		
۵۹	فلسفہ و سیاست	قطعہ	فلسفی را با سیاست داں بیک میزاں مسنج
۶۰	صحبت رفتگاں :-		
	کارل مارکس	فرد (بیت مصرع)	راز دان جزو و کل از خویش نامحرم شد است

نمبر شمار	نظم کا عنوان	ہیئت	پہلا مصرع
	مزدک	قطعہ	دانۂ ایراں زکشتِ زار و قیصر بر دمید
۶۷	حکیم آئن سٹائن	قصیدہ	جلوۂ می خواست مانند کلیم ناصبور
۶۸	ہیگل	قطعہ	حکمتش معقول و با محسوس در خلوت نرفت
۷۱	مے خانۂ فرنگ	قطعہ + بیت مصرع	یاد ایامیکہ بودم در خمستان فرنگ
۸۰	خردہ		
	۸	فرد (بیت مصرع)	اے برادر من ترا از زندگی دادم نشاں
	۱۰	قطعہ	از نزاکت ہائے طبع موشگاف او مپرس

زبورِ عجم

نمبر شمار	نظم کا عنوان	ہیئت	پہلا مصرع
	حصہ اول		
۱		فرد (بیت مصرع)	عشق شور انگیز را ہر جادہ در کوئے تو برد
۱۹		مستزاد	یا مسلماں رامدہ فرماں کہ جاں برکف بنہ
۲۰		غزل	عقل ہم عشق است و از ذوق نگہ بیگانہ نیست
۴۵		غزل	یاد ایامیکہ خوردم بادہ ہا با چنگ و نے
۵۶		غزل	اے خدائے مہر و مہ خاک پریشانے نگر
	حصہ دوم		
۱۲	-	غزل	خضر وقت از خلوتِ دشت حجاز آید بروں
۲۳	-	غزل	از نوا بر من قیامت رفت و کس آگاہ نیست
۲۵	-	غزل	لالۂ صحرایم از طرف خیابانم برید

نمبر شمار	نظم کا عنوان	ہیئت	پہلا مصرع
۳۰		مستزاد	خواجہ از خونِ رگ مزدور سازد لعل ناب
۳۱		غزل	گرچہ می دانم کہ روزے بے نقاب آید بروں
۴۱		غزل	عشق اندر جستجو افتاد و آدم حاصل است
۴۳		غزل	عشق را نازم کہ بودش را غم نابود نے
۴۴		غزل	بر دل بے تاب من ساقی مئے نابے زند
۵۷		غزل	چوں چراغ لالہ سوزم در خیابان شما
۷۰		غزل	لالۂ ایں گلستاں داغ تمنائے نداشت

جاوید نامہ

نمبر شمار	نظم کا عنوان	ہیئت	پہلا مصرع
	(نوٹ : جاوید نامہ مثنوی ہے جو وزن نمبر ۴ میں لکھی گئی ہے لیکن اس میں دیگر اوزان اور ہیئتوں سے بھی کام لیا گیا ہے۔ چنانچہ مندرجہ ذیل منظومات کا تعلق وزن نمبر ۱ سے ہے)		
		فرد (بیت غیر مصرّع)	جمع کردم مشت خاشاکے کہ سوزم خویش را صہ ۱۸۴ (نوٹ : یہ شعر جو باب آنسوئے افلاک میں

۶۲	نمودار می شود روح ناصرخسرو علوی و غزلے مستانہ سرائیدہ غائب می شود	غزل	آیا ہے غنی کاشمیری کا ہے)۔ درست را چو مرکب تیغ و قلم کردی مدار (نوٹ: یہ غزل ناصرخسرو کی ہے۔ مطلع ندارد)

وزن نمبر ۲

ا۔ رمل مثمن مخبون مشعث مقصور: فعِلاتن فعلاتن فعِلاتن فعْلان (دو بار)

ب۔ رمل مثمن مخبون مقصور: فعِلاتن فعِلاتن فعِلاتن فعِلان (دو بار)

ج۔ رمل مثمن مخبون محذوف مسکن: فعِلاتن فعِلاتن فعِلاتن فعْلن (دو بار)

د۔ رمل مثمن مخبون محذوف: فعِلاتن فعِلاتن فعِلاتن فعِلن (دو بار)

نجم الغنی رامپوری کے الفاظ ہیں "ان چاروں وزنوں کے واسطے ایک حکم ہے اور اجتماع ایک غزل میں روا ہے اور اگر سب میں پہلا رکن سالم ہووے یا صدر سالم ہووے اور ابتدا مخبون یا اس کے برعکس تو بھی شعر ناموزوں نہ ہوگا۔"[1]

علامہ اقبال نے یہ چاروں وزن جمع کئے ہیں لیکن صدر و ابتداء کا رکن بالعموم سالم ہی استعمال کیا ہے۔ یعنی جہاں تک اس وزن خاص کا تعلق ہے۔ علامہ اقبال کے بیشتر مصرعوں کا آغاز فاعلاتن کے رکن سے ہوتا ہے۔ چنانچہ بیشتر مصرعوں کی شکل یہ ہے:

فاعلاتن فعِلاتن فعِلاتن فعْلان

فاعلاتن فعِلاتن فعِلاتن فعِلان

---

[1] بحر الفصاحت صفحہ ۲۰۔

فاعلاتن فعِلاتن فعِلاتن فعْلن
فاعلاتن فعِلاتن فعِلاتن فعِلن

بہت تھوڑے مصرعوں نے یہ شکل اختیار کی ہے:

فعلاتن	فعِلاتن	فعِلاتن	فعْلان
"	"	"	فعِلان
"	"	"	فعْلن
"	"	"	فعِلن

مؤخرالذکر صورت کے مقابلے میں اول الذکر صورت کی روانی، ترنم اور موسیقیت ظاہر ہے۔
بحرِ رمل کا اساسی رکن فاعلاتن ہے ان اوزان میں فاعلاتن کی جو فروع استعمال ہوئی ہیں ان کی تفصیل حسب ذیل ہے:

۱۔ فاعلاتن : سالم
۲۔ فعِلاتن : مخبون
۳۔ فعِلان یا فعِلات : مخبون مقصور
۴۔ فعِلن : مخبون محذوف
۵۔ فعْلن : مشعث محذوف یا مخبون محذوف مسکن
۶۔ فعْلان : مشعث مقصور

بانگِ درا

نمبر شمار	نظم کا عنوان	ہیئت	پہلا مصرع
	حصہ اول		
۵	ابر کوہسار	مسدس ترکیب بند	ہے بلندی سے فلک بوس نشیمن میرا
۹	بچے کی دعا	مثنوی	لب پہ آتی ہے دعا بن کے تمنا میری
۲۵	انسان اور بزم قدرت	مثنوی	صبح خورشید درخشاں کو جو دیکھا میں نے
۳۰	دل	قصیدہ + بیت مصرع	قصۂ دار و رسن بازیٔ طفلانۂ دل
۳۱	موج دریا	مسدس ترکیب بند	مضطرب رکھتا ہے میرا دل بے تاب مجھے
۴۱	صبح کا ستارہ	مثنوی	لطف ہمسائگی شمس و قمر کو چھوڑوں
	حصہ دوم		
۵۷	حسن و عشق	نظم جدید ہیئت نمبر ۴	جس طرح ڈوبتی ہے کشتیٔ سیمین قمر
۵۸	... کی گود میں بلی دیکھ کر	مثنوی	تجھ کو دزدیدہ نگاہی یہ سکھا دی کس نے
۵۹	کلی	مثنوی	جب دکھاتی ہے سحر عارض رنگیں اپنا
۶۵	نوائے غم	مثنوی	زندگانی ہے مری مثل رباب خاموش
۶۸	جلوۂ حسن	مثنوی	جلوۂ حسن کہ ہے جس سے تمنا بے تاب
۷۳	عبدالقادر کے نام	قطعہ + بیت مصرع	اٹھ کہ ظلمت ہوئی پیدا افق خاور پر
	حصہ سوم		
۸۸	شکوہ	مسدس ترکیب بند	کیوں زیاں کار بنوں سود فراموش رہوں
۹۰	رات اور شاعر	مثنوی	میں ترے چاند کی کھیتی میں گہر بوتا ہوں
			(نوٹ: اس نظم کا دوسرا حصہ جو شاعر کی تقریر پر مشتمل ہے اور جس کے لئے شاعر کا ذیلی عنوان

			بھی دیا گیا ہے، اس وزن میں ہے۔ لیکن پہلا حصہ جرأت کی تقریر پر مشتمل ہے اور "رات" کے ذیلی عنوان کے تحت آیا ہے وزن نمبر ۱۷ میں ہے۔)
۹۳	نصیحت	قطعہ	میں نے اقبال سے ازرہِ نصیحت یہ کہا
۱۰۳	جوابِ شکوہ	مسدس ترکیب بند	دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے
۱۰۵	تعلیم اور اس کے نتائج (تضمین بر شعر ملا عرشی)	قطعہ + بیت مصرع	خوش تو ہم بھی ہیں جوانوں کی ترقی سے مگر
۱۳۷	شبِ معراج	قطعہ	اخترِ شام کی آتی ہے فلک سے آواز
۱۳۹	شیکسپیئر	ترکیب بند	شفق صبح کو دریا کا خرامِ آئینہ (نوٹ: دوسرا بند مطلع سے عاری ہے)
۱۴۶	**غزلیات**		
	۳	غزل	نالہ ہے بلبلِ شوریدہ ترا خام ابھی
	۴	غزل	پردہ چہرے سے اٹھا انجمن آرائی کر
۱۴۷	**ظریفانہ**		
	۱۸	قطعہ	دیکھئے چلتی ہے مشرق کی تجارت کب تک
	۱۹	قطعہ	گائے اک روز ہوئی اونٹ سے یوں گرم سخن

بالِ جبریل

نمبر شمار	نظم کا عنوان	ہیئت	پہلا مصرع
		فرد (بیت مصرع)	اٹھ کہ خورشید کا سامانِ سفر تازہ کریں
۱/۹		غزل	لا پھر اک بار وہی بادہ و جام اے ساقی
۲/۳۱		غزل	تازہ پھر دانشِ حاضر نے کیا سحرِ قدیم
۲/۳۲		غزل	مکتبوں میں کہیں رعنائیِ افکار بھی ہے
۲/۴۴		غزل	حادثہ وہ جو ابھی پردۂ افلاک میں ہے
۲/۵۶		غزل	کھو نہ جا اس سحر و شام میں اے صاحبِ ہوش
۲/۵۷		غزل	تھا جہاں مدرسۂ شیری و شاہنشاہی
	ملا اور بہشت	قطعہ	میں بھی حاضر تھا وہاں ضبطِ سخن کر نہ سکا
	نپولین کے مزار پر	قصیدہ	راز ہے راز ہے تقدیرِ جہانِ تگ و تاز

ضربِ کلیم

نمبر شمار	نظم کا عنوان	ہیئت	پہلا مصرع
	اسلام اور مسلمان		
۱	صبح	قطعہ	یہ سحر جو کبھی فردا ہے کبھی ہے امروز
۳	تن بہ تقدیر	قطعہ	اسی قرآں میں ہے اب ترکِ جہاں کی تعلیم
۹	اجتہاد	قطعہ	ہند میں حکمتِ دیں کوئی کہاں سے سیکھے

۱۴	توحید	قطعہ	زندہ قوت تھی جہاں میں یہی توحید کبھی
۲۰	فقر و ملوکیت	قطعہ	فقر جنگاہ میں بے ساز و یراق آتا ہے
۲۱	اسلام	قطعہ	روح اسلام کی ہے نور خودی نار خودی
۲۲	حیات ابدی	قطعہ	زندگانی ہے صدف قطرۂ نیساں ہے خودی
۳۱	وحی	قطعہ	عقل بے مایہ امامت کی سزاوار نہیں
۴۶	امامت	قطعہ	تو نے پوچھی ہے امامت کی حقیقت مجھ سے
۵۳	لاہور و کراچی	قطعہ	نظر اللہ پہ رکھتا ہے مسلمان غیور
۵۴	نبوت	قطعہ	میں نہ عارف نہ مجدد نہ محدث نہ فقیہہ

تعلیم و تربیت

۶۹	زمانۂ حاضر کا انسان	قطعہ	عشق ناپید و خرد می گزدش صورت مار
۷۰	اقوام مشرق	قطعہ	نظر آتے ہیں بے پردہ حقائق ان کو
۸۱	حکومت	قطعہ	ہے مریدوں کو تو حق بات گوارا لیکن
۸۶	مہمان عزیز	قطعہ	پرہے افکار سے ان مدرسہ والوں کا ضمیر
۸۷	عصر حاضر	قطعہ	پختہ افکار کہاں ڈھونڈنے جائے کوئی
۹۰	مدرسہ	قطعہ	عصر حاضر ملک الموت ہے تیرا جس نے
۹۴	دین و تعلیم	قطعہ	مجھ کو معلوم ہیں پیران حرم کے انداز

عورت

۱۰۴	عورت ص ۹۶	قطعہ	جوہر مرد عیاں ہوتا ہے بے منت غیر

ادبیات، فنون لطیفہ

۱۰۸	اپنے شعر سے	قطعہ	ہے گلہ مجھ کو تری لذت پیدائی کا

۱۱۰	ادبیات	نظم جدید ہیئت نمبر ۵	عشق اب پیرویٔ عقلِ خدا داد کرے
۱۱۲	مسجد قوت الاسلام	قطعہ	ہے مرے سینۂ بے نور میں اب کیا باقی
۱۱۹	وجود	قصیدہ	اے کہ ہے زیرِ فلک مثلِ شرر تیری نمود
۱۲۲	مخلوقاتِ ہنر	قطعہ	ہے یہ فردوسِ نظر اہلِ ہنر کی تعمیر
۱۳۳	سرودِ حلال	قطعہ	کھل تو جاتا ہے مغنی کے بم و زیر سے دل
۱۳۸	ہنروران ہند	قطعہ	عشق و مستی کا جنازہ ہے تخیل ان کا
۱۳۶	مرد بزرگ	قصیدہ	اس کی نفرت بھی عمیق اس کی محبت بھی عمیق
۱۴۰	عالم نو	قصیدہ	زندہ دل سے نہیں پوشیدہ ضمیرِ تقدیر
۱۴۷	رقص	غزل	چھوڑ یورپ کے لئے رقصِ بدن کے خم و پیچ
	سیاسیاتِ مشرق و مغرب		
۱۵۹	خواجگی	قطعہ	دورِ حاضر ہے حقیقت میں وہی عہدِ قدیم (نوٹ: تین شعروں پر مشتمل اس نظم کے پانچ مصرعے وزن نمبر ۱ میں بھی پڑھے جا سکتے ہیں اور وزن نمبر ۲ میں بھی۔ صرف تیسرے شعر کا پہلا مصرع ہے جو وزن نمبر ۱ میں نہیں پڑھا جا سکتا صرف وزن نمبر ۲ میں پڑھا جاسکتا ہے)
۱۶۰	غلاموں کے لئے	قطعہ	حکمتِ مشرق و مغرب نے سکھایا ہے مجھے
۱۶۱	اہل مصر سے	قطعہ	خود ابوالہول نے یہ نکتہ سکھایا مجھ کو
۱۶۸	نفسیاتِ غلامی ص۱۶۱	قطعہ	سخت باریک ہیں امراضِ امم کے اسباب

نمبر شمار	نظم کا عنوان	ہیئت	پہلا مصرع
۱۸۳	محرابِ گل افغان کے افکار		
	۹	قصیدہ	عشق طینت میں فرومایہ نہیں مثلِ ہوس
	۱۱	قصیدہ	جس کے پرتو سے منور رہی تیری شب دوش

ارمغانِ حجاز

نمبر شمار	نظم کا عنوان	ہیئت	پہلا مصرع
	سر اکبر حیدری صدرِ اعظم حیدر آباد دکن کے نام	قطعہ	تھا یہ اللہ کا فرماں کہ شکوہِ پرویز

اسرارِ خودی

نمبر شمار	نظم کا عنوان	ہیئت	پہلا مصرع
		فرد (بیت غیر مصرع)	نیست در خشک و تر بیشۂ من کوتاہی [نمبر ۳] (نوٹ: اسرارِ خودی وزن نمبر ۴ میں ہے البتہ اس کی تمہید میں نظیری کا یہ شعر درج ہوا ہے جو وزن نمبر ۱ میں ہے۔)

پیامِ مشرق

نمبر شمار	نظم کا عنوان	ہیئت	پہلا مصرع
	افکار		
۷	تسخیر فطرت (ا۔ میلادِ آدم)	قصیدہ	نعرہ زد عشق کہ خونیں جگرے پیدا شد
۳۴	جہانِ عمل	قصیدہ + بیت مصرع	ہست ایں میکدہ و دعوتِ عام است ایں جا
۴۵	بندگی	قصیدہ	دوش در میکدہ ترسا بچۂ بادہ فروش
۴۶	غلامی	قطعہ بتصریع شعر اول	آدم از بے بصری بندگی آدم کرد
۵۱	خطاب بہ مصطفیٰ کمال پاشا	قطعہ	امتے بود کہ ما از اثر حکمت او
۵۵	**مئے باقی**		
۲		غزل	حلقہ بستند سرِ تربتِ من نوحہ گراں
۱۶		غزل	دانۂ سبحہ بہ زنار کشیدن آموز
۲۲		غزل	حسرتِ جلوۂ آں ماہِ تمامے دارم
۲۵		غزل	بے تو از خواب عدم دیدہ کشودن نتواں
۲۷		غزل	ہوس منزل لیلیٰ نہ تو داری و نہ من
۲۹		غزل	در جہانِ دل ما دورِ قمر پیدا نیست
۳۲		غزل	سطوت از کوہ ستانند و بکاہے بخشند
۳۵		غزل	مثل آئینہ مشو محوِ جمالِ دگراں
۳۷		غزل	خواجۂ نیست کہ چوں بندہ پرستارش نیست
۴۱		غزل	نظر تو ہمہ تقصیر و خرد کوتاہی

	۴۲	غزل	سرخوش از بادۂ تو خم شکنے نیست کہ نیست
	نقش فرنگ		
۵۶	پیام	ترکیب بند	از من اے باد صبا گوئی بدانائے فرنگ
			(نوٹ: پہلا بند مطلع سے عاری ہے)
۵۷	جمعیت الاقوام	قطعہ	برفتد تا روش رزم دریں بزم کہن
۷۳	حکما:		
	لاک	فرد (بیت غیر مصرع)	ساغرش را سحر از بادۂ خورشید افروخت
	کانٹ	فرد (بیت مصرع)	فطرتش ذوق مئے آئنہ فامے آورد
	برگساں	فرد (بیت مصرع)	نہ مئے از ازل آورد نہ جامے آورد
۷۵	خرابات فرنگ	قطعہ	دوش رفتم بہ تماشائے خرابات فرنگ
۷۶	خطاب بہ انگلستان	قطعہ	مشرقی بادہ چشید است زمینائے فرنگ

زبورِ عجم

نمبر شمار	نظم کا عنوان	ہیئت	پہلا مصرع
	بخوانندۂ کتاب زبور	قصیدہ	می شود پردۂ چشم پرکاہے گاہے
	حصہ اول		
۱۱		غزل	گرچہ شاہین خرد بر سر پروازے ہست
۱۲		غزل + بیت مصرع	ایں جہاں چیست صنم خانۂ پندارِ من است
۲۳		غزل	ساقیا بر جگرم شعلۂ نمناک انداز
۲۹		غزل	مرغ خوش لہجہ و شاہین شکاری از تست

۳۱		غزل	بر جہانِ دلِ من تاختنش را نگرید
۴۴		غزل	رمز عشق تو بہ ارباب ہوس نتواں گفت
۵۵		غزل	ما کہ افتندہ تر از پرتوِ مہ آمدہ ایم
	حصہ دوم		
۷		غزل	خرد از ذوق نظر گرمِ تماشا بود است
۹		غزل	لالۂ ایں چمن آلودۂ رنگ است ہنوز
۱۰		غزل	تکیہ بر حجت و اعجاز بیاں نیز کنند
۲۱		غزل	باز بر رفتہ و آئندہ نظر باید کرد
۲۶		غزل	سخن تازہ زدم کس بسخن وا نرسید
۲۷		غزل	عاشق آں نیست کہ لب گرمِ فغانے دارد
۳۳		غزل	زندگی در صدفِ خویش گہر ساختن است
۵۲		غزل	مئے دیرینہ و معشوق جواں چیزے نیست
۶۲		غزل	بگذر از خاور و افسونیٔ افرنگ مشو
۶۹		غزل	باز ایں عالم دیرینہ جواں می بایست
۷۴		غزل	کم سخن غنچہ کہ در پردۂ دل رازے داشت

جاوید نامہ

نمبر شمار	نظم کا عنوان	ہیئت	پہلا مصرع
	(نوٹ: جاوید نامہ مثنوی ہے جو وزن نمبر ۲ میں لکھی گئی ہے لیکن		

	اس میں دیگر اوزان اور ہیئتوں سے بھی کام لیا گیا ہے۔ چنانچہ حسب ذیل منظومات کا تعلق وزن نمبر ۲ سے ہے) طاسین گوتم: توبہ آوردن زن رقاصہ عشوہ فروش: گوتم	غزل + غزل بلا مطلع	مئے دیرینہ و معشوق جواں چیزے نیست (نوٹ: پہلی غزل زبور عجم سے لی گئی ہے۔ ملاحظہ فرمائیے زبور عجم حصہ دوم غزل نمبر ۵۲)
۲۸	غزل زندہ رود غزل ص۱۰۴	غزل غزل	ای گل و لالہ تو گوئی کہ مقیم اند ہمہ باز بر رفتہ و آئندہ نظر باید کرد (نوٹ: یہ غزل بھی زبور عجم سے لی گئی ہے۔ ملاحظہ ہو زبور عجم حصہ دوم غزل نمبر ۲۱)
	برتری ہری ص۱۶۶ غزل ص۲۳	قصیدہ غزل	ای خدایان تنک مایہ ز سنگ اندوز خشت بگذر از خاور و افسونیٔ افرنگ مشو (نوٹ: یہ غزل بھی زبور عجم سے لی گئی ہے۔ ملاحظہ فرمائیے زبور عجم حصہ دوم غزل نمبر ۶۲)
۲۸			

وزن نمبر ۳

بحر رمل مثمن مشکول : فَعِلاتُ فاعلاتن فَعِلاتُ، فاعلاتن (دو بار)

با لفاظ دیگر

آٹھ رکن کا ایک شعر۔ علی التوالی ایک رکن مشکول، ایک رکن سالم

نوٹ: ۱۔ بحر رمل کا بنیادی رکن فاعلاتن ہے۔ اور عروض کی اصطلاح میں شکل سے مراد ہے خبن وکف کا اجتماع۔ چنانچہ فاعلاتن سے بسبب خبن الف گر گیا اور کف کے عمل سے نون حذف ہوا تو فاعلاتن سے فَعِلاتُ باقی رہا جو فاعلاتن کی مشکول صورت ہے۔

۲۔ اس وزن میں عروض وضرب کا مسبّغ (= فاعلیان) لانا بھی جائز ہے۔

بالِ جبریل

نمبر شمار	نظم کا عنوان	ہیئت	پہلا مصرع
۱/۱		غزل	تجھے یاد کیا نہیں ہے مرے دل کا وہ زمانہ
۱۳/۱		غزل	وہی میری کم نصیبی وہی تیری بے نیازی
۲۲/۲		غزل	یہ پیام دے گئی ہے مجھے بادِ صبحگاہی

ضربِ کلیم

نمبر شمار	نظم کا عنوان	ہیئت	پہلا مصرع
۲۸	غزل	غزل	دلِ مردہ دل نہیں ہے اسے زندہ کر دوبارہ
۷۶	غزل	غزل	نہ میں اعجمی نہ ہندی نہ عراقی و حجازی

پیامِ مشرق

نمبر شمار	نظم کا عنوان	ہیئت	پہلا مصرع
	افکار		
۷	تسخیرِ فطرت (۴- آدم از بہشت بیرون آمدہ می گوید)	قصیدہ + بیت مصرع	چہ خوش است زندگی را ہمہ سوز و ساز کردن

۳۷	حور و شاعر	قصیده + قصیده	نہ بہ بادہ میل داری نہ بمن نظر کشائی
۵۵	**مئی باقی**		
	۷	غزل	بملازمان سلطان خبرے دہم ز رازے
	۴۰	غزل	عرب از سرشک خونم ہمہ لالہ زار بادا
	نقش فرنگ		
۶۶	پیٹوفی	قصیدہ	نفسے دریں گلستاں ز عروس گل سرودی

زبورِ عجم

نمبر شمار	نظم کا عنوان	ہیئت	پہلا مصرع
	حصہ اول		
		فرد (بیت مصرع)	ز برون در گذشتم ز درون خانہ گفتم
۶		غزل	من اگرچہ تیرہ خاکم دلکے ست برگ و سازم
۷		غزل	بصدائے دردمندے بنوائے دلپذیرے
۱۰		غزل	دل و دیدہ کہ دارم ہمہ لذت نظارہ
۱۶		غزل	تو بایں گماں کہ شاید سر آستانہ دارم
۳۶		غزل	شب من سحر نمودی کہ بہ طلعت آفتابی
۳۸		غزل	بجہان دردمنداں تو بگو چہ کار داری
۴۲		غزل	کف خاک برگ و سازم بہ ہوائے فشانم اورا
۵۰		غزل	بہ تسلی کہ دادی نگذاشت کار خود را

۶۴	حصہ دوم	غزل	بہ فغاں نہ لب کشودم کہ فغاں اثر ندارد
۶۵		غزل + بیت مصرع غزل	بہ نگاہِ آشنائے چو درون لالہ دیدم بہ سواد دیدۂ تو نظر آفریدہ ام من (نوٹ : گلشن راز جدید مثنوی ہے لیکن اس کا ابتدائیہ دو شعروں پر مشتمل ہے جو غزل کی ہیئت میں ہیں)

وزن نمبر ۴

(ا) بحر رمل مسدس محذوف الآخر: فاعلاتن فاعلاتن فاعلن (دو بار)

(ب) بحر رمل مسدس مقصور الآخر: فاعلاتن فاعلاتن فاعلان / فاعلات (دو بار)

بالفاظ دیگر

(ا) چھپے رکن کا ایک شعر۔ عروض و ضرب محذوف، باقی ارکان سالم

(ب) چھپے رکن کا ایک شعر۔ عروض و ضرب مقصور، باقی ارکان سالم

نوٹ: بحر رمل کا بنیادی رکن فاعلاتن ہے۔ جس کی محذوف صورت فاعلن ہے اور مقصور صورت فاعلات۔ بعض حضرات اسے فاعلان سے بدل لیتے ہیں تاکہ فاعلاتُ بضم التا سے التباس نہ ہو۔

بانگِ درا

نمبر شمار	نظم کا عنوان	ہیئت	پہلا مصرع
١٤٦	**غزلیات**		
	٨	غزل	گرچہ تو زندانیٔ اسباب ہے (نوٹ : مطلع ندارد)
١٤٧	ظریفانہ		
	٢٢	قطعہ بتصریع شعرا دل	جان جائے ہاتھ سے جائے نہ ست

بالِ جبریل

نمبر شمار	نظم کا عنوان	ہیئت	پہلا مصرع
	پیر و مرید یورپ سے ایک خط : جواب	مثنوی مثنوی	چشم بینا سے ہے جاری جوئے خوں کہ نباید خورد و جو ہمچو خراں (نوٹ : خط کا متن قطعے کی ہیئت اور وزن نمبر ٧ میں ہے)

ارمغانِ حجاز

پہلا مصرع	ہیئت	نظم کا عنوان	نمبر شمار
آدمیت احترامِ آدمی (نوٹ: ارمغان حجاز کے باب حضور عالم انسانی کا آغاز جاوید نامہ کے اس شعر سے ہوتا ہے)	فرد (بیت مصرع)		

اسرارِ خودی

پہلا مصرع	ہیئت	نظم کا عنوان	نمبر شمار
راہ شب چو مہر عالمتاب زد (نوٹ: اسرار خودی میں علامہ اقبال کے اپنے تمام اشعار اسی وزن میں ہیں البتہ ضمناً بعض دوسرے شعراء کے ایسے اشعار بھی آگئے ہیں جو اسرار خودی کے اصل وزن اور ہیئت سے مطابقت نہیں رکھتے۔ ایسی مستثنیات کے لئے دیکھئے وزن نمبر ۲ اور وزن نمبر ۸)	مثنوی	اسرار خودی	

رموزِ بے خودی

نمبر شمار	نظم کا عنوان	ہیئت	پہلا مصرع
	رموزِ بے خودی	مثنوی	اے ترا حق خاتم اقوام کرد (نوٹ: رموزِ بے خودی میں علامہ اقبال کے اپنے تمام اشعار اسی وزن میں ہیں۔ سرآغاز مولانا روم کے ایک شعر کو بنایا گیا ہے جو اسی وزن اور ہیئت میں ہے۔ اس کے بعد عرفی کا ایک شعر درج ہوا ہے جو مختلف وزن اور مختلف ہیئت میں ہے اس کے لئے دیکھئے وزن نمبر ۷)

پیامِ مشرق

نمبر شمار	نظم کا عنوان	ہیئت	پہلا مصرع
۲	پیش کش	مثنوی	اے امیر کامگار اے شہریار
	افکار		
۲۱	حکمت و شعر	قطعہ	بوعلی اندر غبارِ ناقہ گم

	نقش فرنگ		
۶۱	نیٹشا	قطعہ	گر نوا خواہی ز پیش او گریز
۶۶	جلال و گوئٹے	مثنوی	نکتہ دان المنی را در ارم
۸۰	خردہ		
۱		قطعہ	می خورد ہر ذرۂ ما پیچ و تاب
۷		قطعہ	چشم را بینائی افزاید سہ چیز
۱۱		قطعہ	در جہاں مانند جوئے کوہسار
۱۲		فرد (بیت مصرع)	اے گل چیدی منال از نیش خار
۱۵		فرد (بیت غیر مصرع)	نقد شاعر در خور بازار نیست

زبورِ عجم

نمبر شمار	نظم کا عنوان	ہیئت	پہلا مصرع
	بندگی نامہ	مثنوی	گفت بایزداں مہِ گیتی فروز

جاوید نامہ

نمبر شمار	نظم کا عنوان	ہیئت	پہلا مصرع
	جاوید نامہ	مثنوی	آدمی اندر جہان ہفت رنگ

	(نوٹ: جاوید نامہ مثنوی ہے جو وزن نمبر ۴ میں لکھی گئی ہے۔ حسب ذیل نظم کا تعلق اگرچہ اسی وزن سے ہے۔ مگر اس کی ہیئت مثنوی کی نہیں۔)		
۳۱	نغمۂ بعل	نظم جدید ہیئت نمبر ۱	آدم این نیلی تتق را بردرید

پس چہ باید کرد

نمبر شمار	نظم کا عنوان	ہیئت	پہلا مصرع
	پس چہ باید کرد اے اقوام شرق	مثنوی	پیر رومی مرشد روشن ضمیر
			(نوٹ: مثنوی پس چہ باید کرد اسی وزن یعنی وزن نمبر ۴ میں لکھی گئی ہے لیکن اس میں بعض دیگر اوزان اور ہیئتوں سے بھی کام لیا گیا ہے۔ ان کے لئے ملاحظہ ہو وزن نمبر ۱۹ اور وزن نمبر ۲۵)

مثنوی مسافر

پہلا مصرع	ہیئت	نظم کا عنوان	نمبر شمار
نادرِ افغاں شہِ درویش خو (نوٹ: مثنوی مسافر اسی وزن یعنی وزن نمبر ۴ میں لکھی گئی ہے لیکن اس میں بعض دیگر اوزان اور ہیئتوں سے بھی کام لیا گیا ہے۔ ان کے لیے ملاحظہ ہو وزن نمبر ۶ اور وزن نمبر ۱۹)	مثنوی	مثنوی مسافر	

وزن نمبر ۵

بحر ہزج مثمن سالم :   مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن (دوبار)

یعنی

آٹھ رکن کا پورا شعر اور ہر رکن سالم

نوٹ : بحر ہزج کا بنیادی رکن مفاعیلن ہے اور بحر ہزج مثمن سالم میں عروض و ضرب کے مسبّغ (= مفاعیلان) ہونے کی گنجائش موجود ہے۔

بانگِ درا

نمبر شمار	نظم کا عنوان	ہیئت	پہلا مصرع
	حصہ اوّل		
۲۶	پیامِ صبح	قصیدہ + بیت مصرّع	اجالا جب ہُوا رخصت جبینِ شب کی افشاں کا
۳۴	تصویرِ درد	ترکیب بند	نہیں منت کشِ تابِ شنیدن داستاں میری
۵۰	**غزلیات**		
	۶	غزل	انوکھی وضع ہے سارے زمانے سے نرالے ہیں
	۸	غزل	کہوں کیا آرزوئے بیدلی مجھ کو کہاں تک ہے
	۹	غزل	جنہیں میں ڈھونڈتا تھا آسمانوں میں زمینوں میں
	حصہ دوم		
۵۱	محبت	قصیدہ + بیت مصرّع	عروسِ شب کی زلفیں تھیں ابھی ناآشنا خم سے
۷۵	**غزلیات**		
	۴	غزل	چمک تیری عیاں آتش میں بجلی میں شرارے میں
	حصہ سوم		
۸۱	تضمین بر شعر انیسی شاملو	قطعہ + بیت مصرّع	ہمیشہ صورتِ بادِ سحر آوارہ رہتا ہوں
۹۷	خطاب بہ جوانانِ اسلام	قطعہ	کبھی اے نوجواں مسلم تدبّر بھی کیا تو نے
۱۱۴	غلام قادر رہیلہ	قطعہ	رہیلہ کس قدر ظالم جفاجو کینہ پرور تھا
۱۲۱	تہذیبِ حاضر (تضمین بر شعر فیضی)	قطعہ + بیت مصرّع	حرارت ہے بلا کی بادۂ تہذیبِ حاضر میں

١٢٤	عرفی	نظم جدید ہیئت نمبر ٢	محل ایسا کیا تعمیر عرفی کے تخیل نے
١٣٠	پھولوں کی شہزادی	ترکیب بند	کلی سے کہہ رہی تھی ایک دن شبنم گلستاں میں (نوٹ : دوسرا بند مطلع سے عاری ہے)
١٣١	تضمین بر شعر صائب	قطعہ	کہاں اقبال تو نے آ بنایا آشیاں اپنا
١٣٨	پھول	قطعہ	تجھے کیوں فکر ہے اے گل دل صد چاک بلبل کی
١٤٥	طلوع اسلام	ترکیب بند	دلیل صبح روشن ہے ستاروں کی تنک تابی
١٤٧	**ظریفانہ**		
	١٢	قطعہ	وہ مس بولی ارادہ خودکشی کا جب کیا میں نے
	٢٨	قطعہ	سنا ہے میں نے کل یہ گفتگو تھی کارخانے میں

بالِ جبریل

نمبر شمار	نظم کا عنوان	ہیئت	پہلا مصرع
٢/١		غزل	اگر کج رو ہیں انجم آسماں تیرا ہے یا میرا
٤/١		غزل	پریشاں ہو کے میری خاک آخر دل نہ بن جائے
٦/١		غزل	دگرگوں ہے جہاں تاروں کی گردش تیز ہے ساقی
١٠/١		غزل	متاع بے بہا ہے درد و سوز آرزو مندی
١/٢		غزل	سما سکتا نہیں پہنائے فطرت میں مرا سودا
٩/٢		غزل	مسلماں کے لہو میں ہے سلیقہ دلنوازی کا
١٣/٢		غزل	دل بیدار فاروقی دل بیدار کراری
١٦/٢		غزل	زمستانی ہوا میں گرچہ تھی شمشیر کی تیزی

۳۴/۲		غزل	خرد مندوں سے کیا پوچھوں کہ میری ابتدا کیا ہے
۳۵/۲		غزل	مجھے آہ و فغانِ نیم شب کا پھر پیام آیا
۳۶/۲		غزل	نہ ہو طغیانِ مشتاقی تو میں رہتا نہیں باقی
۳۹/۲		غزل	یہ پیرانِ کلیسا و حرم اے وائے مجبوری
	ایک نوجوان کے نام	قصیدہ + قصیدہ	ترے صوفے ہیں افرنگی ترے قالیں ہیں ایرانی (نوٹ: اگر بیت ہائے واسطہ موجود ہوتیں تو اسے ترکیب بند کہا جاتا)

ضربِ کلیم

نمبر شمار	نظم کا عنوان	ہیئت	پہلا مصرع
	اسلام اور مسلمان		
۶۳	لا و الّا	قطعہ	فضائے نور میں کرتا نہ شاخ و برگ و بر پیدا
	تعلیم و تربیت		
۷۲	مصلحینِ مشرق	قطعہ	میں ہوں نومید ترے ساقیانِ سامری فن سے
	ادبیات		
	فنونِ لطیفہ		
۱۴۶	ضبط	قطعہ	طریقِ اہلِ دنیا ہے گلہ شکوہ زمانے کا

۱۷۴	سیاسیاتِ مشرق و مغرب ایک بحری قزاق اور سکندر	قطعہ	صلہ تیرا تری زنجیر یا شمشیر ہے میری

ارمغانِ حجاز

نمبر شمار	نظم کا عنوان	ہیئت	پہلا مصرع
		فرد (بیت مصرّع)	ادب گاہیست زیر آسماں از عرش نازک تر (نوٹ : یہ شعر عزت بخاری کا ہے علامہ اقبال نے اسے ارمغان حجاز کے باب حضور رسالتؐ کا سر آغاز قرار دیا ہے۔)
	ملا زادہ ضیغم لولابی کشمیری کا بیاض		
۷		قصیدہ	نکل کر خانقاہوں سے ادا کر رسم شبیری
۱۷		فرد (بیت مصرّع)	خود آگاہی نے سکھلا دی ہے جس کو تن فراموشی
	حضرتِ انسان	قصیدہ و بیت مصرّع	جہان دانش و بینش کی ہے کس درجہ ارزانی

پیامِ مشرق

نمبر شمار	نظم کا عنوان	ہیئت	پہلا مصرع
	افکار		
۴۸	جمہوریت	قطعہ	متاعِ معنیٔ بے گانہ از دوں فطرتاں جوئی
۵۵	مئی باقی		
	۱۰	غزل	ہوائے فرودیں در گلستاں مے خانہ می سازد
	۲۳	غزل	نہ تو اندر حرم گنجی نہ در بت خانہ می آئی

زبورِ عجم

نمبر شمار	نظم کا عنوان	ہیئت	پہلا مصرع
	حصہ اول		
۹		غزل	نوائے من ازاں پرسوز و بیباک و غم انگیز است
۲۲		غزل	دریں محفل کہ کارِ او گذشت از بادہ و ساقی
۲۴		غزل	ازاں آبے کہ در من لالہ کارد ساتگینے دہ
۲۵		غزل	ز ہر نقشے کہ دل از دیدہ گیرد پاک می آیم
۲۶		غزل	دلِ بے قیدِ من بے نورِ ایماں کافری کردہ
۲۷		غزل	ز شاعر نالۂ مستانہ در محشر چہ می خواہی

۲۸		غزل	نہ در اندیشۂ من کارزار کفر و ایمانے
۳۷		غزل	دریں مے خانہ اے ساقی ندارم محرمے دیگر
۳۹		غزل	اگر نظارہ از خود رفتگی آرد حجاب اولیٰ
۴۱		غزل	بدہ آں دل کہ مستی ہائے او از بادۂ خویش است
۵۱		غزل	بحرفے می تواں گفتن تمنائے جہانے را
	حصہ دوم		
-		غزل	دو عالم را تواں دیدن بہ مینائے کہ من دارم
۳۴		غزل	بروں زیں گنبد در بستہ پیدا کردہ ام راہے
۳۵		غزل	گنہگار غیورم مزد بے خدمت نمی گیرم
۳۶		غزل	جہاں کور است و از آئینۂ دل غافل افتاد است
۳۷		غزل	نہ یابی در جہاں یارے کہ داند دلنوازی را
۳۹		غزل	چو خورشید سحر پیدا نگاہے می تواں کردن
۴۰		غزل	کشیدی بادہ ہا در صحبت بیگانہ پے در پے
۴۵		غزل	فروغ خاکیاں از نوریاں افزوں شود روزے
۵۶		غزل	خودی را مردم آمیزی دلیل نارسائی ہا
۶۰		غزل	دریں صحرا گذر افتاد شاید کاروانے را
۶۱		غزل	ترا ناداں امید غمگساری ہا ز افرنگ است
۶۳		غزل	جہان رنگ و بو پیدا تو می گوئی کہ راز است ایں
۶۷		غزل	بہار آمد نگہ می غلطد اندر آتش لالہ

جاوید نامہ

نمبر شمار	نظم کا عنوان	ہیئت	پہلا مصرع
	(نوٹ: جاوید نامہ مثنوی ہے جو وزن نمبر ۱۴ میں لکھی گئی ہے لیکن اس میں دیگر اوزان اور ہیئتوں سے بھی کام لیا گیا ہے چنانچہ حسب ذیل منظومات کا تعلق وزن نمبر ۵ سے ہے)		
۱	نغمۂ ملائک	غزل	فروغ مشت خاک از نوریاں افزوں شود روزے (نوٹ: یہ غزل زبور عجم سے لی گئی ہے۔ ملاحظہ ہو زبور عجم حصہ دوم غزل نمبر ۴۵۔ البتہ پہلے شعر کے مصرع ثانی اور دوسرے شعر کے مصرع اولیٰ میں بعض تغیرات بھی روا رکھے گئے ہیں)
	فرد (بیت مصرع)		نہ جبریلے نہ فردوسے نہ حورے نے خداوندے ص ۱۷۶

وزن نمبر ۶

بحر ہزج مثمّن اخرب سالم الآخر: مفعولُ مفاعیلن مفعولُ مفاعیلن (دو بار)

یعنی

آٹھ رکن کا ایک شعر۔ صدر و ابتدا اخرب، عروض و ضرب سالم، حشو کا ایک رکن سالم ایک اخرب۔

نوٹ: اس وزن میں عروض ضرب مسبغ (= مفاعیلان) بھی آسکتے ہیں۔ بحر ہزج کا بنیادی رکن مفاعیلن ہے اور عروض کی اصطلاح میں اجتماع خرم و کف کو خَرَب کہتے ہیں چنانچہ مفاعیلن کا میم بہ سبب خرم کے گر گیا اور نون کف کے باعث جاتا رہا۔ باقی بچا فاعیلُ اسے مفعولُ سے بدل لیتے ہیں۔ چنانچہ مفعولُ، مفاعیلن کی اخرب صورت ہے۔

بانگِ درا

نمبر شمار	نظم کا عنوان	ہیئت	پہلا مصرع
	حصّہ سوم		
۹۶	انسان	قطعہ	منظر چمنستاں کے زیبا ہوں کہ نازیبا
۱۰۹	دعا	قصیدہ	یارب دلِ مسلم کو وہ زندہ تمنّا دے
۱۴۶	غزلیات		
	۵	غزل	پھر بادِ بہار آئی اقبال غزل خواں ہو

بالِ جبریل

نمبر شمار	نظم کا عنوان	ہیئت	پہلا مصرع
۱۵/۱		غزل	اک دانش نورانی اک دانش برہانی
۲/۲		غزل	یہ کون غزل خواں ہے پر سوز و نشاط انگیز
۱۸/		غزل	یہ دیر کہن کیا ہے؟ انبارِ خس و خاشاک
۲۹/		غزل	افلاک سے آتا ہے نالوں کا جواب آخر
۳۲/		غزل	جب عشق سکھاتا ہے آدابِ خود آگاہی
۴۲/		غزل	یوں ہاتھ نہیں آتا وہ گوہرِ یک دانہ
۵۱/		غزل	کی حق سے فرشتوں نے اقبال کی غمازی (نوٹ : مطلع ندارد)

	لالۂ صحرا فقر	قصیدہ نظم جدید ہیئت نمبر ۲	یہ گنبد مینائی یہ عالم تنہائی اک فقر سکھاتا ہے صیاد کو نخچیری (نوٹ: چھے کے چھے مصرعے ہم قافیہ ہیں گویا مسمط کی ایک قسم کے طور پر مسدس کا جو نظام قوافی ہے اس کے مطابق مسدس کا پہلا بند اسی شکل میں ہونا چاہیئے لیکن یہ نظم صرف اسی بند پہ مشتمل ہے)

ضرب کلیم

نمبر شمار	نظم کا عنوان	ہیئت	پہلا مصرع
۱۸۳	محراب گل افغان کے افکار		
	۱۲	قصیدہ	لادینی و لاطینی کس پیچ میں اُلجھا تو
	۱۴	قصیدہ	بے جرأت رندانہ ہر عشق ہے روباہی
	۲۰	قصیدہ	فطرت کے مقاصد کی کرتا ہے نگہبانی

ارمغانِ حجاز

پہلا مصرع	ہیئت	نظم کا عنوان	نمبر شمار
		ملازادہ ضیغم لولابی کشمیری کا بیاض	
آں عزم بلند آور آں سوز جگر آور	فرد (بیت مصرع)	۱۸	

پیامِ مشرق

پہلا مصرع	ہیئت	نظم کا عنوان	نمبر شمار
		افکار	
خورشید بدامانم انجم بگریبانم	مخمس	نوائے وقت	۹
عقلے کہ جہاں سوز دیک جلوۂ بے باکش	قطعہ	عشق صد ۱۵	۴۴
		مئی باقی	۵۵
صورت نہ پرستم من بت خانہ شکستم من	غزل	۹	
صد نالۂ شبگیرے صد صبح بلاخیزے	غزل	۱۹	
فرقے نہ نہد عاشق در کعبہ و بت خانہ	غزل	۲۴	
ایں گنبد مینائی ایں پستی و بالائی	غزل	۲۶	

زبورِ عجم

نمبر شمار	نظم کا عنوان	ہیئت	پہلا مصرع
	حصہ اوّل		
۵		غزل	ازمنّت غبار ما صد نالہ برانگیزی
۱۸		غزل	برعقل فلک پیما ترکانہ شبیخوں بہ
۳۴		غزل	ای دل کہ مرا دادی لبریز یقیں بادا
۴۶		غزل	انجم بگریباں ریخت ایں دیدۂ تر مارا
	حصہ دوم		
۱		غزل	برخیز کہ آدم را ہنگام نمود آمد
۱۴		غزل	با نشّۂ درویشی در ساز و دمادم زن
۳۸		غزل	علمے کہ تو آموزی مشتاق نگاہے نیست
۴۹		غزل	من ہیچ نمی ترسم از حادثۂ شب ہا
۶۴		غزل	از داغ فراق او در دل چمنے دارم
۷۳		غزل	من بندۂ آزادم عشق است امام من

جاوید نامہ

نمبر شمار	نظم کا عنوان	ہیئت	پہلا مصرع
	(نوٹ: جاوید نامہ مثنوی ہے جو وزن		

نمبر شمار	نظم کا عنوان	ہیئت	پہلا مصرع
	نمبر ۴ میں لکھی گئی ہے لیکن اس میں دیگر اوزان اور ہیئتوں سے بھی کام لیا گیا ہے۔ چنانچہ حسب ذیل منظومات کا تعلق وزن نمبر ۶ سے ہے)		
۱۱	نوائے سروش	قصیدہ غزل	ترسم کہ تو می رانی زورق بسراب اندر با نشۂ درویشی درساز و دمادم زن (نوٹ: یہ غزل زبور عجم سے لی گئی ہے۔ ملاحظہ ہو زبور عجم حصہ دوم غزل نمبر ۱۴)

مثنوی مسافر

نمبر شمار	نظم کا عنوان	ہیئت	پہلا مصرع
	(نوٹ: مثنوی مسافر وزن نمبر ۴ میں لکھی گئی ہے۔ لیکن اس میں دیگر اوزان اور ہیئتوں سے بھی کام لیا گیا ہے۔ چنانچہ حسب ذیل نظم کا		

از دیر مغاں آیم بے گردش صہبا مست	غزل	تعلق وزن نمبر ۶ سے ہے) غزل نمبر ۳۰

وزن نمبر ۷

(ا) بحر ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف الآخر: مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن (دو بار)

(ب) بحر ہزج مثمن اخرب مکفوف مقصور الآخر: مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ مفاعیل (دو بار)

بالفاظ دیگر

(ا) آٹھ رکن کا پورا شعر۔ عروض و ضرب محذوف، صدر و ابتدا اخرب باقی چار ارکان مکفوف

(ب) آٹھ رکن کا پورا شعر۔ عروض و ضرب مقصور، صدر و ابتدا اخرب باقی چار ارکان مکفوف

نوٹ: بحر ہزج کا بنیادی رکن مفاعیلن ہے۔ ان اوزان میں مفاعیلن کی جو فروع استعمال ہوئی ہیں ان کی تفصیل حسب ذیل ہے:

۱۔ مفعولُ = اخرب

۲۔ مفاعیلُ = مکفوف

۳۔ مفاعیل = مقصور

۴۔ فعولن = محذوف

چونکہ حذف و قصر بالفاظ دیگر کسی وزن کی محذوف الآخر اور مقصور الآخر صورتوں کو ایک شعر غزل یا نظم میں جمع کرنا جائز ہے، اس لئے یہ دو وزن عملی اعتبار سے ایک وزن کا درجہ رکھتے ہیں۔

بانگِ درا

نمبر شمار	نظم کا عنوان	ہیئت	پہلا مصرع
	حصہ اول		
۶	ایک مکڑا اور مکھی	قصیدہ	اک دن کسی مکھی سے یہ کہنے لگا مکڑا
۲۸	زہد اور رندی	قصیدہ + بیت مصرع	اک مولوی صاحب کی سناتا ہوں کہانی
	حصہ سوم		
۸۵	وطنیت	مسدس ترکیب بند	اس دور میں مے اور ہے جام اور ہے جم اور
۱۱۲	شبنم اور ستارے	مثنوی	اک رات یہ کہنے لگے شبنم سے ستارے
۱۱۵	ایک مکالمہ	قطعہ	اک مرغِ سرا نے یہ کہا مرغِ ہوا سے
۱۲۲	فردوس میں ایک مکالمہ	قطعہ + بیت مصرع	ہاتف نے کہا مجھ سے کہ فردوس میں اک روز
۱۴۷	ظریفانہ		
	۲۱	قطعہ	یہ آیۂ نو جیل سے نازل ہوئی مجھ پر

بالِ جبریل

نمبر شمار	نظم کا عنوان	ہیئت	پہلا مصرع
۱۶/۱		غزل	یارب یہ جہانِ گزراں خوب ہے لیکن (نوٹ: مطلع ندارد)
۱۱/۲		غزل	دل سوز سے خالی ہے نگہ پاک نہیں ہے

۱۲/۲		غزل	پوچھ اس سے کہ مقبول ہے فطرت کی گواہی
۴۹/۱		غزل	فطرت نے نہ بخشا مجھے اندیشۂ چالاک
۵۶/۲		غزل	ہے یاد مجھے نکتۂ سلمانِ خوش آہنگ
	ہسپانیہ	قطعہ	ہسپانیہ تو خونِ مسلماں کا امیں ہے
	لینن خدا کے حضور میں	قصیدہ	اے انفس و آفاق میں پیدا ترے آیات
	فرمانِ خدا (فرشتوں سے)	قصیدہ	اٹھو مری دنیا کے غریبوں کو جگا دو
	پروانہ اور جگنو	مثنوی	پروانے کی منزل سے بہت دور ہے جگنو
		قطعہ	اقبال نے کل اہلِ خیاباں کو سنایا
	روحِ ارضی آدم کا استقبال کرتی ہے	مخمس	کھول آنکھ زمیں دیکھ فلک دیکھ فضا دیکھ
	قطعہ	قطعہ	فطرت مری مانند نسیم سحری ہے
	قطعہ	قطعہ	کل اپنے مریدوں سے کہا پیر مغاں نے
	اذان	قطعہ	اک رات ستاروں سے کہا نجم سحر نے
	قطعہ	قطعہ	انداز بیاں گرچہ بہت شوخ نہیں ہے
	یورپ سے ایک خط	قطعہ	ہم خوگر محسوس ہیں ساحل کے خریدار (نوٹ: اس خط کا جواب مولانا روم کی زبانی مثنوی کے دو شعروں کی صورت میں دیا ہے جو وزن نمبر ۴ میں ہیں)
	سوال	قطعہ	اک مفلس خود دار یہ کہتا تھا خدا سے
	حال و مقام	قطعہ	دل زندہ و بیدار اگر ہو تو بتدریج
	ابو العلا معری	قطعہ	کہتے ہیں کبھی گوشت نہ کھاتا تھا معرّی
	پنجاب کے پیرزادوں سے	قطعہ	حاضر ہیں ہوا شیخ مجدد کی لحد پر
	سیاست	قطعہ	اس کھیل میں تعیینِ مراتب ہے ضروری
	ابلیس کی عرضداشت	قطعہ	کہتا تھا عزازیل خداوند جہاں سے

	باغی مرید	قطعہ	ہم کو تو میسر نہیں مٹی کا دیا بھی
	ہارون کی آخری نصیحت	قطعہ بتصریع شعر اول	ہارون نے کہا وقت رحیل اپنے پسر سے
	ماہر نفسیات سے	قطعہ	جرأت ہے تو افکار کی دنیا سے گذر جا
	آزادیٔ افکار	قطعہ	جو دونیٔ فطرت سے نہیں لائق پرواز

ضرب کلیم

نمبر شمار	نظم کا عنوان	ہیئت	پہلا مصرع
	اسلام اور مسلمان		
۴	معراج	قطعہ	دے ولولۂ شوق جسے لذت پرواز
۶	زمین و آسمان	قطعہ	ممکن ہے کہ تو جس کو سمجھتا ہے بہاراں
۱۰	شکر و شکایت	قطعہ	میں بندۂ ناداں ہوں مگر شکر ہے تیرا
۱۳	تقدیر	قطعہ + بیت مفرّع	نا اہل کو حاصل ہے کبھی قوت و جبروت
۱۶	ہندی مسلمان	قطعہ	غدار وطن اس کو بتاتے ہیں برہمن
۱۷	آزادیٔ شمشیر کے اعلان پر	قطعہ	سوچا بھی ہے اے مرد مسلماں کبھی تو نے
۱۹	قوت اور دین	قطعہ	اسکندر و چنگیز کے ہاتھوں سے جہاں میں
۲۷	ہندی اسلام	قطعہ	ہے زندہ فقط وحدت افکار سے ملت
۲۹	دنیا	قطعہ	مجھ کو بھی نظر آتی ہے یہ بوقلمونی
۳۳	عقل و دل	قطعہ	ہر خاکی و نوری پہ حکومت ہے خرد کی
۳۴	مستی کردار	قطعہ	صوفی کی طریقت میں فقط مستی احوال
۳۵	قبر	قطعہ	مرقد کا شبستاں بھی اسے راس نہ آیا

۳۶	قلندر کی پہچان	قطعہ + بیت مصرع	کہتا ہے زمانے سے یہ درویش جوانمرد
۳۷	فلسفہ	قطعہ	افکار جوانوں کے خفی ہوں کہ جلی ہوں
۳۹	کافر و مومن	قطعہ	کل ساحلِ دریا پہ کہا مجھ سے خضر نے
۴۰	مہدیٔ برحق	قطعہ	سب اپنے بنائے ہوئے زنداں میں ہیں محبوس
۴۱	مومن	قطعہ + بیت مصرع	ہو حلقہ یاراں تو بریشم کی طرح نرم
۴۲	محمد علی باب	قطعہ	تھی خوب حضورِ علما باب کی تقریر
۴۴	اے روحِ محمد	قطعہ	شیرازہ ہوا ملتِ مرحوم کا ابتر
۴۹	تسلیم و رضا	قطعہ + بیت مصرع	ہر شاخ سے یہ نکتۂ پیچیدہ ہے پیدا
۵۱	الہام اور آزادی	قطعہ	ہو بندۂ آزاد اگر صاحبِ الہام
۵۶	مکہ اور جنیوا	قطعہ	اس دور میں اقوام کی صحبت بھی ہوئی عام
۵۷	اے پیرِ حرم	قطعہ	اے پیرِ حرم رسم و رہِ خانقہی چھوڑ
۵۸	مہدی	قطعہ	قوموں کی حیات ان کے تخیل پہ ہے موقوف
۵۹	مردِ مسلمان	قصیدہ	ہر لحظہ ہے مومن کی نئی شان نئی آن
۶۰	پنجابی مسلمان	قطعہ	مذہب میں بہت تازہ پسند اس کی طبیعت
۶۱	آزادی	قطعہ	ہے کس کی یہ جرأت کہ مسلمان کو ٹوکے
۶۵	احکامِ الٰہی	قطعہ	پابندیٔ تقدیر کہ پابندیٔ احکام

تعلیم و تربیت

۷۴	اسرار پیدا	قطعہ	اس قوم کو شمشیر کی حاجت نہیں رہتی
۷۷	بیداری	قطعہ	جس بندۂ حق بیں کی خودی ہو گئی بیدار
۷۹	آزادیٔ فکر	قطعہ	آزادیٔ افکار سے ہے ان کی تباہی
۸۲	ہندی مکتب	قطعہ	اقبال یہاں نام نہ لے علمِ خودی کا
۹۲	اساتذہ	قطعہ	مقصد ہو اگر تربیتِ لعلِ بدخشاں

عورت

۹۹	خلوت	قطعہ	رسوا کیا اس دور کو جلوت کی ہوس نے
۱۰۱	آزادیٔ نسواں	قطعہ	اس بحث کا کچھ فیصلہ میں کر نہیں سکتا
۱۰۲	عورت کی حفاظت	قطعہ	اک زندہ حقیقت مرے سینے میں ہے مستور
۱۰۳	عورت اور تعلیم	قطعہ	تہذیب فرنگی ہے اگر مرگ امومت

ادبیات، فنونِ لطیفہ

۱۱۴	شعاعِ اُمید	قصیدہ + قطعہ + (قطعہ + بیت مقرع)	سورج نے دیا اپنی شعاعوں کو یہ پیغام
۱۲۱	نسیم و شبنم	قطعہ + بیت مقرع	انجم کی فضا تک نہ ہوئی میری رسائی
۱۲۲	اہرام مصر	قطعہ	اس دشت جگر تاب کی خاموش فضا میں
۱۲۴	اقبال	قطعہ	فردوس میں رومی سے یہ کہتا تھا سنائی
۱۲۵	فنون لطیفہ	قطعہ	اے اہل نظر ذوق نظر خوب ہے لیکن
۱۲۶	صبح چمن	قطعہ + قطعہ	شاید تو سمجھتی ہے وطن دور ہے میرا
۱۲۹	جدت	نظم جدید ہیئت نمبر ۱۶	دیکھے تو زمانے کو اگر اپنی نظر سے
۱۳۲	مصور	قطعہ	کس درجہ یہاں عام ہوئی مرگ تخیل
۱۳۶	شاعر	قصیدہ	مشرق کے نیستاں میں ہے محتاج نفس نے
۱۳۷	شعر عجم	قصیدہ	ہے شعر عجم گرچہ طربناک و دلآویز
۱۴۱	ایجاد معانی	قصیدہ	ہر چند کہ ایجاد معانی ہے خداداد
۱۴۴	شعر	قطعہ	میں شعر کے اسرار سے محرم نہیں لیکن

سیاسیات مشرق و مغرب

۱۴۸	اشتراکیت	قطعہ	قوموں کی روش سے مجھے ہوتا ہے یہ معلوم

۱۵۱	خوشامد	قطعہ	میں کارِ جہاں سے نہیں آگاہ، ولیکن
۱۵۲	یورپ اور یہود	قطعہ	یہ عیشِ فراواں یہ حکومت یہ تجارت
۱۵۴	نفسیاتِ غلامی صـ۱۴۲	قطعہ	شاعر بھی ہیں پیدا علما بھی حکما بھی
۱۵۶	آج اور کل	قطعہ	وہ کل کے غم و عیش پہ کچھ حق نہیں رکھتا
۱۶۴	جمعیتِ اقوامِ مشرق	قطعہ	پانی بھی مسخر ہے ہوا بھی ہے مسخر
۱۶۵	سلطانیِ جاوید	قطعہ	غواص تو فطرت نے بنایا ہے مجھے بھی
۱۶۶	جمہوریت	قطعہ	اس راز کو اک مردِ فرنگی نے کیا فاش
۱۶۹	گلہ	قطعہ	معلوم کسے ہند کی تقدیر کہ اب تک
۱۷۲	دامِ تہذیب	قطعہ	اقبال کو شک اس کی شرافت میں نہیں ہے
۱۷۳	نصیحت	قطعہ	اک لردِ فرنگی نے کہا اپنے پسر سے
۱۷۵	جمعیتِ اقوام	قطعہ	بے چاری کئی روز سے دم توڑ رہی ہے
۱۷۶	شام و فلسطین	قطعہ	رندانِ فرانسیس کا میخانہ سلامت
۱۸۲	نفسیاتِ حاکمی (اصلاحات)	قطعہ	یہ مہر ہے بے مہریِ صیّاد کا پردہ

محرابِ گل افغان کے افکار		
۵	قصیدہ	یہ مدرسہ یہ کھیل یہ غوغائے روارو
۶	قطعہ	جو عالمِ ایجاد میں ہے صاحبِ ایجاد
۱۴	قطعہ	مجھ کو تو یہ دنیا نظر آتی ہے دگرگوں
۱۵	قطعہ	آدم کا ضمیر اس کی حقیقت پہ ہے شاہد
۱۶	قصیدہ	قوموں کے لیے موت ہے مرکز سے جدائی

ارمغانِ حجاز

نمبر شمار	نظم کا عنوان	ہیئت	پہلا مصرع
	بڈھے بلوچ کی نصیحت بیٹے کو	قصیدہ	ہو تیرے بیاباں کی ہوا تجھ کو گوارا
	عالم برزخ		
	مردہ اپنی قبر سے / قبر	قصیدہ	کیا شے ہے کس امروز کا فردا ہے قیامت
	مردہ	قطعہ	جس موت کا پوشیدہ تقاضا ہے قیامت
			(نوٹ: اس نظم کے دوسرے حصے جو صدائے غیب، قبر اپنے مردہ سے اور صدائے غیب کے ذیلی عنوانات کے تحت آئے ہیں وزن نمبر ۱ میں ہیں اور "زمین" وزن نمبر ۲۲ میں ہے)
	دوزخی کی مناجات	قطعہ	اس دیر کہن میں ہیں غرضمند پجاری
	آوازِ غیب	قطعہ + بیت مفرد	آتی ہے دم صبح صدا عرش بریں سے
	ملازادہ ضیغم لولابی کشمیری کا بیاض		
۱		مستزاد	پانی ترے چشموں کا تڑپتا ہوا سیماب
۵		قطعہ	دراج کی پرواز میں ہے شوکت شاہیں
۶		قصیدہ	رندوں کو بھی معلوم ہیں صوفی کے کمالات
۱۰		قطعہ	آزاد کی رگ سخت ہے مانند رگ سنگ

۱۶		قطعہ	حاجت نہیں اے خطۂ گل شرح و بیاں کی

رموزِ بے خودی

نمبر شمار	نظم کا عنوان	ہیئت	پہلا مصرع
		فرد (بیت غیر مصرع)	منکر نتواں گشت اگر دم زنم از عشق (نوٹ : رموزِ بے خودی وزن نمبر ۳ میں ہے۔ یہ شعر عرفی کا ہے اور پہلے ذیلی عنوان "پیش کش بحضور ملت اسلامیہ" کے تحت ضمناً درج ہوا ہے)

پیامِ مشرق

نمبر شمار	نظم کا عنوان	ہیئت	پہلا مصرع
	افکار		
۲۲	کرمکِ شب تاب ص۱۲۲	مستزاد	یکے ذرّۂ بے مایہ متاعِ نفس اندوخت
۲۸	شاہین و ماہی	قطعہ	ماہی بچۂ شوخ بہ شاہیں بچۂ گفت
۳۱	شبنم	نظم جدید ہیئت نمبر ۱۳	گفتند فرود آے زاوجِ مہ و پرویز

زبورِ عجم

نمبر شمار	نظم کا عنوان	ہیئت	پہلا مصرع
	حصہ دوم		
۱۸		مثلث	مانند صبا خیز و وزیدن دگر آموز
۱۹		نظم جدید ہیئت نمبر ۱۱	اے غنچۂ خوابیدہ چو نرگس نگراں خیز

جاوید نامہ

نمبر شمار	نظم کا عنوان	ہیئت	پہلا مصرع
	(نوٹ: جاوید نامہ مثنوی ہے جو وزن نمبر ۲ میں لکھی گئی ہے لیکن اس میں دیگر اوزان اور ہیئتوں سے بھی کام لیا گیا ہے چنانچہ حسب ذیل شعر وزن نمبر ۲ میں ہے)		
		فرد (بیت غیر مصرع)	"قمری کفِ خاکستر و بلبل قفس رنگ" (نوٹ: یہ شعر غالب کا ہے جس میں لفظی تغیر کیا گیا ہے۔)

وزن نمبر ۸

بحر ہزج مثمن اخرب دائرۂ اخرب القصدر والابتداء

۱	مفعول	مفاعلن	مفاعیلن	فع
	اخرب	مقبوض	سالم	ابتر

۲	مفعول	مفاعلن	مفاعیل	فَعَل
	اخرب	مقبوض	مکفوف	مجبوب

رباعی کے چوبیس اوزان میں سے بارہ اخرب القصدر والابتداء ہیں اور بارہ اخرم القصدر والابتداء۔ رباعی کے چاروں مصرعے ان اوزان میں سے کسی ایک وزن پر بھی ہو سکتے ہیں اور اگر کسی رباعی میں ان چوبیس اوزان میں سے کوئی سے دو، تین یا چار وزن جمع کر لیے جائیں تو یہ بھی جائز اور عام طور پر مروّج ہے۔ علامہ اقبال نے صرف دو رباعیاں لکھی ہیں اور ان چوبیس اوزان میں سے صرف دو وزن استعمال کیے ہیں۔ ان دونوں کا تعلق اوزان اخرب سے ہے۔ اُردو رباعی کے چار مصرعے اس وزن میں ہیں:

مفعول مفاعلن مفاعیلن فع

فارسی رباعی کا تیسرا مصرع اس وزن میں ہے:

مفعول مفاعلن مفاعیل فَعَل

اور باقی تین مصرعے اول الذکر وزن یعنی مفعول مفاعلن مفاعیلن فع میں ہیں۔

یاد رہے کہ بحر ہزج کا بنیادی رکن مفاعیلن ہے۔

بانگِ درا

نمبر شمار	نظم کا عنوان	ہیئت	پہلا مصرع
۴۷	ظریفانہ ۱	رباعی	مشرق میں اصول دین بن جاتے ہیں

پیامِ مشرق

نمبر شمار	نظم کا عنوان	ہیئت	پہلا مصرعہ
۸۰	خردہ ۵	رباعی	گل گفت کہ عیش نو بہارے خوشتر

وزن نمبر ۹

(الف) بحر ہزج مسدس محذوف الآخر : مفاعیلن مفاعیلن فعولن (دوبار)

(ب) بحر ہزج مسدس مقصور الآخر : مفاعیلن مفاعیلن مفاعیل (دوبار)

بالفاظ دیگر

(ا) چھے رکن کا ایک شعر۔ عروض وضرب محذوف، باقی ارکان سالم

(ب) چھے رکن کا ایک شعر۔ عروض وضرب مقصور، باقی ارکان سالم

نوٹ: بحر ہزج کا بنیادی رکن مفاعیلن ہے۔ مفاعیلن سالم کے علاوہ ان اوزان میں مفاعیلن کی حسب ذیل مزاحف صورتیں استعمال ہوئی ہیں:

۱۔ فعولن = محذوف

۲۔ مفاعیل = مقصور

چونکہ حذف و قصر یا بالفاظ دیگر کسی وزن کی محذوف الآخر اور مقصور الآخر صورتوں کا اجتماع ایک شعر، غزل یا نظم میں جائز ہے اس لئے یہ دو وزن عملاً ایک وزن کا درجہ رکھتے ہیں۔

بانگِ درا

نمبر شمار	نظم کا عنوان	ہیئت	پہلا مصرع
	حصہ اوّل		
۴۶	ایک پرندہ اور جگنو	مثنوی	سرِ شام ایک مرغ نغمہ پیرا
۵۰	غزلیات		
	۳	غزل	عجب واعظ کی دینداری ہے یارب
۱۴۷	ظریفانہ		
	۲۶	قطعہ	اٹھا کر پھینک دو باہر گلی ہیں

بالِ جبریل

نمبر شمار	نظم کا عنوان	ہیئت	پہلا مصرع
		دو بیتی	ترے شیشے میں مے باقی نہیں ہے
		دو بیتی	دلوں کو مرکزِ مہر و وفا کر
		دو بیتی	جوانوں کو مری آہِ سحر دے
		دو بیتی	تری دنیا جہانِ مرغ و ماہی
		دو بیتی	کرم تیرا کہ بے جوہر نہیں میں
		دو بیتی	وہی اصلِ زمان و لامکاں ہے

		دو بیتی	کبھی آوارہ و بے خانماں عشق
		دو بیتی	کبھی تنہائی کوہ و دمن عشق
		دو بیتی	عطا اسلاف کا جذب دروں کر
		دو بیتی	یہ نکتہ میں نے سیکھا بوالحسن سے
		دو بیتی	خرد واقف نہیں ہے نیک و بد سے
		دو بیتی	خدائی اہتمام خشک و تر ہے
		دو بیتی	یہی آدم ہے سلطاں بحر و بر کا
	(نوٹ: بائیس دوبیتیاں ص۱۱۵ تا ص۱۲۰)	دو بیتی	رہ و رسم حرم نامحرمانہ
		دو بیتی	دم عارف نسیم صبحدم ہے
		دو بیتی	رگوں میں وہ لہو باقی نہیں ہے
		دو بیتی	کھلے جاتے ہیں اسرار نہانی
		دو بیتی	زمانے کی یہ گردش جاودانہ
		دو بیتی	حکیمی نامسلمانی خودی کی
		دو بیتی	تراتن روح سے ناآشنا ہے
	تاتاری کا خواب	ترکیب بند	کہیں سجادہ و عمامہ رہزن
			(نوٹ: دو بند ہیں اور دونوں مطلع سے عاری)

ارمغانِ حجاز

نمبر شمار	نظم کا عنوان	ہیئت	پہلا مصرع
	حضورِ حق	دو بیتی	خوش آں راہی کہ سامانے نگیرد

حضورِ حق

نمبر شمار	نظم کا عنوان	ہیئت	پہلا مصرع
۱-	(نوٹ: پانچ دو بیتیاں مسلسل)	دو بیتی	دل ما بیدلاں بردند و رفتند
۲-		دو بیتی	دل بے قید من در پیچ و تاب است
		قطعہ	صبغت الکاس عنا ام عمرو
	(نوٹ: سات دو بیتیاں مسلسل)	دو بیتی	بخود پیچیدگاں در دل اسیرند
۳-	(نوٹ: دو دو بیتیاں مسلسل)	دو بیتی	دلے در سینہ دارم بے سرورے
		قطعہ	مسلمانے کہ در بند فرنگ است
	(نوٹ: دو دو بیتیاں مسلسل)	دو بیتی	نخواہم ایں جہان و آں جہاں را
۴-	(نوٹ: پانچ دو بیتیاں مسلسل)	دو بیتی	باآں قوم از تو می خواہم کشادے
۵-	(نوٹ: پانچ دو بیتیاں مسلسل)	دو بیتی	دل از دست کسے بردن نداند
۶-		قطعہ	عطا کن شورِ رومی سوزِ خسرو
۷-	(نوٹ: تین دو بیتیاں مسلسل)	دو بیتی	مسلماں فاقہ مست و ژندہ پوش است
۸		دو بیتی	جہانِ تست در دست خسے چند
		قطعہ	مریدے فاقہ مستے گفت با شیخ
۹-	(نوٹ: دو دو بیتیاں مسلسل)	دو بیتی	دگرگوں کشور ہندوستان است
۱۰-	(نوٹ: دو دو بیتیاں مسلسل)	دو بیتی	یکے اندازہ کن سود و زیاں را
۱۱-	(نوٹ: دو دو بیتیاں مسلسل)	دو بیتی	بہ پایاں چوں رسد ایں عالم پیر

حضورِ رسالت

۱۔ (نوٹ: چار دو بیتیاں مسلسل)	دوبیتی	"الا یا خیمگی خیمہ فروہل"
	قطعہ	بایں پیری رہ یثرب گرفتم
۲۔ (نوٹ: دو دو بیتیاں مسلسل)	دوبیتی	گناہِ عشق و مستی عام کردند
۳۔ (نوٹ: دو قطعے مسلسل)	قطعہ	سحر با ناقہ گفتم نرم تر رو
	دوبیتی	نم اشک است در چشم سیاہش
۴	قطعہ	چہ خوش صحرا کہ در وے کارواں ہا
	دوبیتی	چہ خوش صحرا کہ شامش صبح خند است
۵۔ (نوٹ: دو دو بیتیاں مسلسل)	دوبیتی	امیر کارواں آں اعجمی کیست
۶۔ (نوٹ: دو دو بیتیاں مسلسل)	دوبیتی	غم پنہاں کہ بے گفتن عیاں است
۷۔ (نوٹ: دو دو بیتیاں مسلسل)	دوبیتی	گہے شعر عراقی را بخوانم
۸۔ (نوٹ: چار دو بیتیاں مسلسل)	دوبیتی	بیا اے ہم نفس باہم بنالیم
۹۔ (نوٹ: اکتیس دو بیتیاں مسلسل)	دوبیتی	مسلماں آں فقیر کج کلاہے
	قطعہ	شبے پیش خدا بگریستم زار
(نوٹ: پچپن دو بیتیاں مسلسل)	دوبیتی	نگویم از فروغالے کہ بگذشت
(نوٹ: حضورِ حق میں دس اور گیارہ نمبر موجود نہیں)		
۱۲۔ (نوٹ: تین دو بیتیاں مسلسل)	دوبیتی	ز شوق آموختم آں ہاؤ ہوئے
۱۳۔ (نوٹ: سات دو بیتیاں مسلسل)	دوبیتی	تو ہم آں مے بگیر از ساغر دوست
حضورِ ملت	دوبیتی	مجو از من کلام عارفانہ

حضورِ ملت

۱۔ بحق دل بند و راہ مصطفیٰ رو (نوٹ: نو دو بیتیاں مسلسل)	دو بیتی	بمنزل کوش مانند مہ نو
	قطعہ	ہر آں قومے کہ می ریزد بہارش
	قطعہ	خدا آں ملتے را سروری داد
	دو بیتی	ز رازی حکمت قرآں بیاموز
۲۔ خودی (نوٹ: تین دو بیتیاں مسلسل)	دو بیتی	کسے کو بر خودی زد لا الٰہ را
۳۔ انا الحق (نوٹ: سات دو بیتیاں مسلسل)	دو بیتی	انا الحق جز مقام کبریا نیست
۴۔ صوفی و ملاّ (نوٹ: چار دو بیتیاں مسلسل)	دو بیتی	گرفتم حضرت ملا ترش روست
	قطعہ	زمن بر صوفی و ملاّ سلامے
	دو بیتی	ز دوزخ واعظ کافر گرے گفت
	دو بیتی	مریدے خود شناسے پختہ کارے
	قطعہ	پسر را گفت پیرے خرقہ بازے
۵۔ رومی (نوٹ: دس دو بیتیاں مسلسل)	دو بیتی	بکام خود دگر آں کہنہ مے ریز
۶۔ پیام فاروق (نوٹ: نو دو بیتیاں مسلسل)	دو بیتی	تو اے باد بیاباں از عرب خیز
۷۔ شعرائے عرب (نوٹ: گیارہ دو بیتیاں مسلسل)	دو بیتی	بگو از من نوا خوان عرب را
۸۔ اے فرزند صحرا	قطعہ	سحر گاہاں کہ روشن شد در و دشت
	دو بیتی	عرب را حق دلیل کارواں کرد
	دو بیتی	دراں شب ہا خروش صبح فرداست
۹۔ تو چہ دانی کہ دریں گرد سوارے باشد (نوٹ: دس دو بیتیاں مسلسل)	دو بیتی	دگر آئین تسلیم و رضا گیر

۱۰- خلافت و ملوکیت (نوٹ: پانچ دو بیتیاں مسلسل)	دو بیتی	عرب خود را بہ نورِ مصطفیٰ سوخت
۱۱- ترکِ عثمانی (نوٹ: تین دو بیتیاں مسلسل)	دو بیتی	بملکِ خویش عثمانی امیر است
۱۲- دخترانِ ملت (نوٹ: آٹھ دو بیتیاں مسلسل)	دو بیتی	بہل اے دخترک ایں کافری ہا
۱۳- عصرِ حاضر (نوٹ: پانچ دو بیتیاں مسلسل)	دو بیتی	چہ عصر است ایں کہ دیں فریادیٔ اوست
۱۴- برہمن (نوٹ: چار دو بیتیاں مسلسل)	دو بیتی	در صد فتنہ را بر خرد کشادی
۱۵- تعلیم (نوٹ: تین دو بیتیاں مسلسل)	دو بیتی	تب و تابے کہ باشد جاودانہ
(نوٹ: دو قطعے مسلسل)	قطعہ	زمیں گیر ایں کہ مردے کور چشمے
(نوٹ: دو دو بیتیاں مسلسل)	دو بیتی	ادب پیرایۂ نادان و داناست
	قطعہ	بہ پورِ خویش دین و دانش آموز
(نوٹ: پانچ دو بیتیاں مسلسل)	دو بیتی	نوا از سینۂ مرغِ چمن برد
	قطعہ	شتر را بچۂ او گفت در دشت
۱۶- تلاشِ رزق (نوٹ: دو دو بیتیاں مسلسل)	دو بیتی	پریدن از سرِ بامے ببامے
۱۷- نہنگ با بچۂ خویش	قطعہ	نہنگے بچۂ خود را چہ خوش گفت
	دو بیتی	تو در دریا نۂ او در بر تست
۱۸- خاتمہ (نوٹ: تین دو بیتیاں مسلسل)	دو بیتی	نہ از ساقی نہ از پیمانہ گفتم

حضورِ عالمِ انسانی

۱- تمہید (نوٹ: دو دو بیتیاں مسلسل)	دو بیتی	بیا ساقی بیار آں کہنہ مے را

۲۔ (نوٹ: دو دوبیتیاں مسلسل)	دوبیتی	زمانہ فتنہ ہا آورد و بگذشت
۳۔ (نوٹ: دو دوبیتیاں مسلسل)	دوبیتی	چو بلبل نالۂ زارے نداری
(نوٹ: دو قطعے مسلسل)	قطعہ	گلہ از سختیِ ایام بگذار
(نوٹ: تین دوبیتیاں مسلسل)	دوبیتی	فتاوی از مقام کبریائی
	قطعہ	چہ خوش گفت اشترے با کرۂ خویش
۴	قطعہ	مرا یاد است از دانائے افرنگ
	دوبیتی	الا اے کشتۂ نامحرمے چند
۵	دوبیتی	وجود است ایں کہ بینی یا نمود است
	قطعہ	بہ ضرب تیشہ بشکن بیستوں را
(نوٹ: چار دوبیتیاں مسلسل)	دوبیتی	منہ از کف چراغ آرزو را
۶۔ (نوٹ: سات دوبیتیاں مسلسل)	دوبیتی	نگرید مرد از رنج و غم و درد
	قطعہ	بروں کن کینہ را از سینۂ خویش
	دوبیتی	سحرہا در گریبان شب اوست
۷	قطعہ	بباد صبحدم شبنم بنالید
۸۔ دل (نوٹ: نو دوبیتیاں مسلسل)	دوبیتی	دل آں بحر است کو ساحل نورزد
	قطعہ	نگہ دید و خرد پیمانہ آورد
	دوبیتی	محبت چیست تاثیر نگاہیست
۹۔ خودی (نوٹ: چار دوبیتیاں مسلسل)	دوبیتی	خودی روشن ز نور کبریائی است
	قطعہ	وصال ما وصال اندر فراق است
	دوبیتی	کف خاکے کہ دارم از درِ اوست
۱۰۔ جبر و اختیار	قطعہ	یقیں دانم کہ روزے حضرتِ او
	دوبیتی	بہ روما گفت با من راہب پیر
۱۱۔ موت	قطعہ	شنیدم مرگ با یزداں چنیں گفت

	دوبیتی	ثباتش دہ کہ میر شش جہات است
١٢- بگو ابلیس را (نوٹ: چھے دوبیتیاں مسلسل)	دوبیتی	بگو ابلیس را از من پیامے
١٣- ابلیس خاکی و ابلیس ناری (نوٹ: پانچ دوبیتیاں مسلسل)	دوبیتی	فساد عصر حاضر آشکار است
	قطعہ	مشو نخچیر ابلیسان این عصر
(نوٹ دو دوبیتیاں مسلسل)	دوبیتی	حریف ضرب او مرد تمام است
بہ یارانِ طریق	دوبیتی	بیا تا کارِ این امت بسازیم

بہ یارانِ طریق

١- (نوٹ: چھے دوبیتیاں مسلسل)	دوبیتی	قلندر جرہ باز آسماں ہا
	قطعہ	بگو از من بہ پرویزان این عصر
(نوٹ: سولہ دوبیتیاں مسلسل)	دوبیتی	فقیرم ساز و سامانم نگاہیست
	قطعہ	چو رخت خویش بربستم ازین خاک
٢	دوبیتی	اگر دانا دل و صافی ضمیر است
٣- (نوٹ: چار دوبیتیاں مسلسل)	دوبیتی	سجودے آوری دارا و جم را
	قطعہ	ز پیرے یاد دارم این دو اندرز
	دوبیتی	بساحل گفت موج بے قرارے
	قطعہ	اگر این آب جاہے از فرنگ است
	دوبیتی	فرنگی را دلے زیر نگیں نیست
٤- (نوٹ: دس دوبیتیاں مسلسل)	دوبیتی	من و تو از دل و دیں نا امیدیم
٥- (نوٹ: تین دوبیتیاں مسلسل)	دوبیتی	فرنگ آئینِ رزاقی بداند
٦	دوبیتی	قلندر میل تقریرے ندارد

اُردو نظمیں		
تصویر و مصوّر (چار دو بیتیاں)	دو بیتی	کہا تصویر نے تصویر گر سے
رباعیات		
۱۔ (نوٹ: تین دو بیتیاں مسلسل)	دو بیتی	مری شاخِ امل کا ہے ثمر کیا
۲۔ (نوٹ: دو دو بیتیاں مسلسل)	دو بیتی	غریبی میں ہوں محسودِ امیری
	قطعہ	کہا اقبال نے شیخِ حرم سے
(نوٹ: دو دو بیتیاں مسلسل)	دو بیتی	کہن ہنگامہ ہائے آرزو سرد
	قطعہ	تمیزِ خار و گل سے آشکارا
(نوٹ: چار دو بیتیاں مسلسل)	دو بیتی	نہ کر ذکرِ فراق و آشنائی

پیامِ مشرق

نمبر شمار	نظم کا عنوان	ہیئت	پہلا مصرع
۳	**لالۂ طور (رباعیات)** (نوٹ: اس عنوان کے تحت چار چار مصرعوں پر مشتمل ۱۶۳ نظمیں آئی ہیں جن میں سے ۹۰ دو بیتیاں ہیں یعنی ان کا پہلا دوسرا اور چوتھا مصرع ہم قافیہ ہیں۔ باقی ۶۵ صاف صاف		

قطعے ہیں یعنی ان کی بیت اول مصرع نہیں۔ تفصیل حسب ذیل ہے۔)

۱ تا ۸ (آٹھ دو بیتیاں مسلسل)	دوبیتی	شہید ناز او بزم وجود است
۹	قطعہ	سحر می گفت بلبل باغباں را
۱۰ تا ۱۵ (چھے دو بیتیاں مسلسل)	دوبیتی	جہان ما کہ نابود است بودش
۱۶ تا ۱۷ (دو قطعے مسلسل)	قطعہ	بہ یزداں روز محشر برہمن گفت
۱۸	دوبیتی	تہی از ہائے و ہو مے خانہ بودے
۱۹	قطعہ	ترا اے تازہ پرواز آفریدند
۲۰	دوبیتی	چہ لذت یارب اندر ہست و بود است
۲۱ تا ۲۲ (دو قطعے مسلس)	قطعہ	شنیدم در عدم پروانہ می گفت
۲۳ تا ۲۵ (تین دو بیتیاں مسلسل)	دوبیتی	بہ کویش رہ سپاری اے دل اے دل
۲۶ تا ۲۹ (چار قطعے مسلسل)	قطعہ	ترا یک نکتۂ سربستہ گویم
۳۰ تا ۳۱ (دو دو بیتیاں مسلسل)	دوبیتی	بروں از ورطۂ بود و عدم شو
۳۲ تا ۳۳ (دو قطعے مسلسل)	قطعہ	جہاں یارب چہ خوش ہنگامہ دارد
۳۴	دوبیتی	سریر کیقباد، اکلیل جم خاک
۳۵ تا ۴۲ (آٹھ قطعے مسلسل)	قطعہ	اگر در مشت خاک تو نہادند
۴۳ تا ۴۴ (دو دو بیتیاں مسلسل)	دوبیتی	سفالم را مے او جام جم کرد
۴۵ تا ۶۳ (انیس قطعے مسلسل)	قطعہ	خرد اندر سر ہر کس نہادند
۶۴	دوبیتی	وفا نا آشنا بیگانہ خو بود
۶۵ تا ۶۸ (چار قطعے مسلسل)	قطعہ	مپرس از عشق و از نیرنگئ عشق
۶۹	دوبیتی	بمرغان چمن ہمداستانم
۷۰	قطعہ	نماید ہر چہ ہست ایں وادئ گل
۷۱ تا ۷۵ (پانچ دو بیتیاں مسلسل)	دوبیتی	تو خورشیدی و من سیارۂ تو

۷۶	قطعه	بپائے خود مزن زنجیر تقدیر
۷۷	دوبیتی	دل من در طلسم خود اسیر است
۷۸	قطعه	نوا در سازِ جاں از زخمهٔ تو
۷۹	دوبیتی	نفس آشفته موجے از یم اوست
۸۰	قطعه	ترا دردی در سینه بپیچد
۸۱ تا ۸۵ (پانچ دوبیتیاں مسلسل)	دوبیتی	کرا جوئی چرا در پیچ و تابی
۸۶	قطعه	چه گویم نکتهٔ زشت و نکو چیست
۸۷ تا ۹۳ (سات دوبیتیاں مسلسل)	دوبیتی	کسے کو دردِ پنہانے ندارد
۹۴	قطعه	کمال زندگی خواہی بیاموز
۹۵ تا ۹۹ (پانچ دوبیتیاں مسلسل)	دوبیتی	تو می گوئی که آدم خاک زاد است
۱۰۰ تا ۱۰۳ (چار قطعے مسلسل)	قطعه	چو در جنت خرامیدم پس از مرگ
۱۰۴	دوبیتی	بمنزل رهرو دل در نسازد
۱۰۵	قطعه	بیا با شاهد فطرت نظر باز
۱۰۶ تا ۱۰۷ (دو دوبیتیاں مسلسل)	دوبیتی	میان آب و گل خلوت گزیدم
۱۰۸	قطعه	دلا رمز حیات از غنچه دریاب
۱۰۹ تا ۱۱۷ (نو دوبیتیاں مسلسل)	دوبیتی	فروغ او به بزم باغ و راغ است
۱۱۸	قطعه	مرنج از برہمن اے واعظِ شہر
۱۱۹ تا ۱۲۶ (آٹھ دوبیتیاں مسلسل)	دوبیتی	حکیماں گرچه صد پیکر شکستند
۱۲۷	قطعه	تو اے دل تا نشینی در کنارم
۱۲۸ تا ۱۲۹ (دو دوبیتیاں مسلسل)	دوبیتی	زمن گو صوفیان با صفا را
۱۳۰ تا ۱۳۱ (دو قطعے مسلسل)	قطعه	تراشیدم صنم بر صورت خویش
۱۳۲ تا ۱۴۶ (پندرہ دوبیتیاں مسلسل)	دوبیتی	زمیں را راز دان آسماں گیر
۱۴۷	قطعه	عجم بحریست ناپیدا کنارے

۱۴۸		دوبیتی	نگو کار جہاں نا استوار است
۱۴۹		قطعہ	رمیدی از خداوندان افرنگ
۱۵۰ تا ۱۵۱ (دو دوبیتیاں مسلسل)		دوبیتی	قبائے زندگانی پاک تا کے
۱۵۲ تا ۱۵۳ (دو قطعے مسلسل)		قطعہ	بجان من کہ جاں نقش تن انگیخت
۱۵۴ تا ۱۵۸ (پانچ دوبیتیاں مسلسل)		دوبیتی	مشو نومید ازیں مشت غبارے
۱۵۹		قطعہ	بحرف اندر نگیری لامکاں را
۱۶۰		دوبیتی	بہر دل عشق رنگ تازہ بر کرد
۱۶۱		قطعہ	ہنوز از بند آب و گل نرستی
۱۶۲ تا ۱۶۳ (دو دوبیتیاں مسلسل)		دوبیتی	مرا ذوق سخن خوں در جگر کرد

افکار

۱۲	افکار انجم	۱	قطعہ	شنیدم کوکبے با کوکبے گفت
		۲	دوبیتی	اگر انجم ہمانستے کہ بود است
		۳	قطعہ	کس ایں بار گراں را بر نتابد
		۴	دوبیتی	خنک انساں کہ جانش بیقرار است
۱۴	محاورۂ علم و عشق		ترکیب بند	نگاہم راز دار ہفت و چار است
۲۲	حقیقت		قطعہ	عقاب دوربیں جوئینہ را گفت
۲۹	کرمک شب تاب ص ۱۳۶		قطعہ	شنیدم کرمکے شب تاب می گفت
۳۳	اگر خواہی حیات اندر خطر زی		ترکیب بند	غزالے با غزالے درد دل گفت (نوٹ: دو بند ہیں دونوں مطلع سے عاری)
۳۲	بہشت		قطعہ	کجا ایں روزگار شیشہ بازے

نقش فرنگ

نمبر شمار	نظم کا عنوان	ہیئت	پہلا مصرع
۷۲	موسیولینن و قیصر ولیم	قطعہ	گنارِ عشوہ و نازِ بتاں ہیست (نوٹ: اس نظم کا پہلا حصہ جو موسیولینن کی تقریر پر مشتمل ہے، وزن نمبر ۱۶ میں ہے۔)
۷۹	آزادیِ بحر	قطعہ	ببطے می گفت بحر آزاد گردید
۸۰	خردہ		
۶		فرد (بیت غیر مصرع)	سخن گو طفلک و برنا و پیر است
۱۴		فرد (بیت غیر مصرع)	ندارد کار با دو ہماں عشق
۱۶		قطعہ	چہ خوش بودے اگر مرد نکوپے

زبورِ عجم

نمبر شمار	نظم کا عنوان	ہیئت	پہلا مصرع
	حصہ اوّل		
۳۳		غزل	زمستاں را سر آمد روزگاراں
۳۴		غزل	ہوائے خانہ و منزل ندارم

گلشن راز جدید غزل صد ۲۴	مثنوی غزل	زجانِ خاور آں سوز کہن رفت فنا را بادۂ ہر جام کردند (نوٹ: یہ غزل گلشن راز جدید میں ضمنی حیثیت میں آئی ہے۔)

وزن نمبر ۱۰

بحر ہزج مسدس اخرب مقبوض محذوف الآخر: مفعولُ مفاعلن فعولن (دو بار)

〃 〃 〃 〃 〃 مقصور الآخر: 〃 〃 مفاعیل (دو بار)

بحر ہزج مسدس اخرم اشتر محذوف الآخر: مفعولن فاعلن فعولن (دو بار)

〃 〃 〃 〃 〃 مقصور الآخر: 〃 〃 مفاعیل (دو بار)

نوٹ: یہ چاروں وزن ایک ہی شمار کئے جاتے ہیں چنانچہ انہیں ایک نظم میں جمع کرنا جائز ہے۔ بحر ہزج کا بنیادی رکن مفاعیلن ہے۔ ان اوزان میں مفاعیلن کی حسب ذیل فروع استعمال ہوتی ہیں:

مفعولُ = اخرب

مفاعلن = مقبوض

مفعولن = اخرم

فاعلن = اشتر

فعولن = محذوف

مفاعیل = مقصور

بانگِ درا

نمبر شمار	نظم کا عنوان	ہیئت	پہلا مصرع
	حصہ اول		
۱۰	ہمدردی	قصیدہ + بیت مصرع	ٹہنی پہ کسی شجر کی تنہا
	حصہ دوم		
۶۰	چاند اور تارے	مثنوی	ڈرتے ڈرتے دم سحر سے
۶۷	انسان ص ۱۳۲	نظم جدید ہیئت نمبرا	قدرت کا عجیب یہ ستم ہے
۶۹	ایک شام	مثنوی	خاموش ہے چاندنی قمر کی
۷۰	تنہائی	مثنوی	تنہائی شب میں ہے حزیں کیا
	حصہ سوم		
۷۸	دو ستارے	مثنوی	آئے جو قراں میں دو ستارے

بالِ جبریل

نمبر شمار	نظم کا عنوان	ہیئت	پہلا مصرع
۳۱/۲		غزل	ہر چیز ہے محوِ خود نمائی
۳۶/۲		غزل	فطرت کو خرد کے روبرو کر
	عبدالرحمٰن اول کا بویا ہوا کھجور کا پہلا درخت سرزمین اندلس میں	ترکیب بند	میری آنکھوں کا نور ہے تو

	جدائی	قطعہ + بیت مصرع	سورج بنتا ہے تار زر سے

ضربِ کلیم

نمبر شمار	نظم کا عنوان	ہیئت	پہلا مصرع
	اسلام اور مسلمان		
۵	ایک فلسفہ زدہ سید زادے کے نام	مثنوی	تو اپنی خودی اگر نہ کھوتا
	تعلیم و تربیت		
۹۵	جاوید سے	ترکیب بند	غارت گر دیں ہے یہ زمانہ (نوٹ : دوسرا اور تیسرا بند مطلع سے عاری ہیں)
	ادبیات فنون لطیفہ		
۱۲۷	خاقانی	مثنوی	وہ صاحب تحفۃ العراقین

پیامِ مشرق

نمبر شمار	نظم کا عنوان	ہیئت	پہلا مصرع
	افکار		
۳۲	عشق	مثنوی	فکرم چو بہ جستجو قدم زد
	خردہ		
۸۰	۲	فرد (بیت غیر مصرع)	دردانہ اداشناس دریاست

زبورِ عجم

نمبر شمار	نظم کا عنوان	ہیئت	پہلا مصرع
	حصہ اول		
۳۰		غزل	خوشتر ز ہزار پارسائی

وزن نمبر ۱۱

بحر رجز مثمّن سالم : مُستَفْعِلُن مستفعلن مستفعلن مستفعلن (دو بار)

یعنی

آٹھ رکن کا پورا شعر اور ہر رکن سالم

نوٹ : اس وزن میں عروض و ضرب مذال (= مستفعلان) بھی آ سکتے ہیں۔ یاد رہے کہ بحر رجز کا بنیادی رکن مستفعلن ہے۔

بانگِ درا

نمبر شمار	نظم کا عنوان	ہیئت	پہلا مصرع
	حصہ سوم		
۱۲۹	مسلمان اور تعلیم جدید تضمین بر شعر ملک قمی	نظم جدید ہیئت نمبر ۳	مرشد کی یہ تعلیم تھی اے مسلم شوریدہ سر

وزن نمبر ۱۲

بحر رجز مثمن مخبون مرفل : مفاعلاتن مفاعلاتن مفاعلاتن مفاعلاتن (دو بار)

نوٹ : یہ بحر بحور مستحدثہ میں سے ہے بقول نجم الغنی رامپوری یہ بحر عروضیان پارسی کی ایجاد ہے مگر اس بحر کا کوئی نام نہیں رکھا گیا۔ نجم الغنی رامپوری کے نزدیک یہ وزن رجز مثمن مخبون مرفل یا کامل مثمن موقوص مرفل ہے[1]

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ بحر رجز کا بنیادی رکن مستفعلن ہے۔ اس کی مخبون صورت مفاعلن ہے۔ مفاعلن پر ترفیل کے عمل سے مفاعلن تن بنا جسے مفاعلاتن سے بدل لیا۔ یوں مفاعلاتن، مستفعلن کا مخبون مرفل ٹھہرا۔

اگر اس وزن کا استخراج بحر کامل سے ہو تو بحر کامل کا بنیادی رکن متفاعلن ہے۔ متفاعلن پر وقص کے عمل سے مفاعلن موقوص بنا۔ مفاعلن پر ترفیل کے عمل سے مفاعلن تن بنا جسے مفاعلاتن سے بدل لیا۔ گویا مفاعلاتن متفاعلن کا موقوص مرفل ہے اور چونکہ اس وزن میں مفاعلاتن آٹھ مرتبہ آیا ہے اس لئے اس وزن کو رجز مثمن مخبون مرفل یا کامل مثمن موقوص مرفل قرار دینا جائز ہے۔

---

[1] بحر الفصاحت صہ ۱۳۱

بانگِ درا

نمبر شمار	نظم کا عنوان	ہیئت	پہلا مصرع
	حصہ دوم		
۷۱	پیام عشق	قصیدہ	سن اے طلبگار درد پہلو میں ناز ہوں تو نیاز ہوجا
۷۵	**غزلیات**		
	۲	غزل	الٰہی عقل خجستہ پے کو ذرا سی دیوانگی سکھا دے
	۳	غزل	زمانہ دیکھیگا جب مرے دل سے محشر اٹھیگا گفتگو کا
	۷	غزل	زمانہ آیا ہے بے حجابی کا عام دیدار یار ہوگا
	حصہ سوم		
۸۷	قطعہ	قطعہ	کل ایک شوریدہ خوابگاہ نبی پہ رو رو کے کہہ رہا تھا

بالِ جبریل

نمبر شمار	نظم کا عنوان	ہیئت	پہلا مصرع
	زمانہ	قصیدہ	جو تھا نہیں ہے جو ہے نہ ہوگا یہی ہے اک حرفِ محرمانہ

ضربِ کلیم

نمبر شمار	نظم کا عنوان	ہیئت	پہلا مصرع
۱۴۹	سیاسیاتِ مشرق و مغرب کارل مارکس کی آواز	قصیدہ	یہ علم و حکمت کی مہرہ بازی یہ بحث و تکرار کی نمائش

ارمغانِ حجاز

نمبر شمار	نظم کا عنوان	ہیئت	پہلا مصرع
	ملازادہ ضیغم لولابی کشمیری کا بیاض ۱۵	تصیدہ	ضمیر مغرب ہے تاجرانہ ضمیر مشرق ہے راہبانہ

وزن نمبر ۱۳

بحرِ رجز مثمّن مطوی مخبون : مُفتَعِلن مفاعلن مُفتَعِلن مفاعلن (دو بار)

یعنی

آٹھ رکن کا ایک شعر۔ صدر سے ضرب تک پہلے مطوی پھر مخبون علی التوّالی۔

نوٹ : حشو یا عروض یا ضرب کا مخبون مذال (= مفاعلان) لانا بھی جائز ہے۔ بحرِ رجز کا بنیادی رکن مُستَفعِلن ہے۔ اس وزن میں اس کی حسبِ ذیل مزاحف اشکال استعمال ہوئی ہیں :

۱۔ مُفتَعِلن = مطوی

۲۔ مفاعلن = مخبون

۳۔ مفاعلان = مخبون مذال

بانگِ درا

نمبر شمار	نظم کا عنوان	ہیئت	پہلا مصرع
	حصہ دوم		
۵۳	پیام	قطعہ	عشق نے کر دیا تجھے ذوق تپش سے آشنا
۵۵	طلبۂ علی گڑھ کالج کے نام	قطعہ + بیت مصرع	اوروں کا ہے پیام اور میرا پیام اور ہے
۶۴	کوشش ناتمام	قطعہ + بیت مصرع	فرقت آفتاب میں کھاتی ہے پیچ و تاب صبح
	حصہ سوم		
۱۰۷	شاعر صـ ۲۳۵	ترکیب بند	جوئے سرود آفریں آتی ہے کوہسار سے

بالِ جبریل

نمبر شمار	نظم کا عنوان	ہیئت	پہلا مصرع
۱/۱		غزل	میری نوائے شوق سے شور حریم ذات میں
۱/۳		غزل	گیسوئے تابدار کو اور بھی تاب دار کر
۲/۴		غزل	عالم آب و خاک و باد سرِّ عیاں ہے تو کہ میں
۲/۵		غزل	تو ابھی رہگذر میں ہے قید مقام سے گذر
۲/۱۶		غزل	میر سپاہ ناسزا لشکریاں شکستہ صف
	فرشتوں کا گیت	قصیدہ	عقل ہے بے زمام ابھی عشق ہے بے مقام ابھی

	ذوق و شوق	ترکیب بند	قلب و نظر کی زندگی دشت میں صبح کا سماں (نوٹ: اس نظم کے سرآغاز کے طور پر علامہ اقبالؒ نے شیخ سعدیؒ کا ایک شعر درج کیا ہے جو وزن نمبر ۱۵ میں ہے)

پیام مشرق

نمبر شمار	نظم کا عنوان	ہیئت	پہلا مصرع
	افکار		
۱۵	سرود انجم	نظم جدید بہیئت نمبر ۱۴	ہستیٔ ما نظام ما... دور فلک بکام ما می نگریم و می رویم (نوٹ: بڑے مصرعوں کا وزن ملحوظ رکھا گیا ہے۔)
۴۳	کشمیر	قصیدہ	رخت بہ کاشمر کشا کوہ و تل و دمن نگر
۵۵	**مئے باقی**		
	۶	غزل	خیز و نقاب برکشا پردگیان ساز را
	۲۰	غزل	باز بہ سرمہ تاب دہ چشم کرشمہ زائے را

زبورِ عجم

نمبر شمار	نظم کا عنوان	ہیئت	پہلا مصرع
	حصہ اول		
۴		غزل	اے کہ ز من فزودۂ گرمیٔ آہ و نالہ را
۸		غزل	بر سر کفر و دیں فشاں رحمت عام خویش را
۱۳		غزل	فصل بہار ایں چنیں بانگ ہزار ایں چنیں
۱۵		غزل	خیز و بخاک تشنۂ بادۂ زندگی فشاں
۲۱		غزل	سوز و گداز زندگی لذت جستجوئے تو
۴۸		غزل	فرصت کشمکش مدہ ایں دل بے قرار را
۵۲		غزل	چند بروئے خود کشی پردۂ صبح و شام را
	حصہ دوم		
		فرد (بیت مصرع)	شاخ نہال سدرۂ خار و خس چمن مشو
۴۷		غزل	از ہمہ کس کنارہ گیر صحبت آشنا طلب

جاوید نامہ

نمبر شمار	نظم کا عنوان	ہیئت	پہلا مصرع
	(نوٹ: جاوید نامہ مثنوی ہے جو وزن نمبر ۴ میں لکھی گئی ہے)		

	لیکن اس میں دیگر اوزان اور ہیئتوں سے بھی کام لیا گیا ہے۔ چنانچہ حسب ذیل منظومات کا تعلق وزن نمبر ۱۳ سے ہے)		
۶	زمزمۂ انجم	ترکیب بند	عقل تو حاصل حیات عشق تو سر کائنات
۱۳	طاسین گوتم		
	رقاصہ سے	غزل	فرصت کشمکش مدہ ایں دل بے قرار را (نوٹ: یہ غزل زبور عجم سے لی گئی ہے۔ ملاحظہ فرمائیے زبور عجم حصہ اول غزل نمبر ۴۸)
۴۴	نوائے طاہرہ	غزل	"گر بتو افتدم نظر چہرہ بہ چہرہ رو برو" (نوٹ: یہ غزل قرۃ العین طاہرہ کی ہے)

وزن نمبر ۱۴

بحر متقارب مثمن سالم: فعولن فعولن فعولن فعولن (دو بار)

یعنی

آٹھ رکن کا ایک شعر - ہر رکن سالم

نوٹ: عروض و ضرب مسبّغ (= فعولان) لانا بھی جائز ہے - بحر متقارب کا بنیادی رکن فعولن ہی ہے -

بانگِ درا

نمبر شمار	نظم کا عنوان	ہیئت	پہلا مصرع
	حصہ اول		
۲۷	عشق اور موت	ترکیب بند	سہانی نمود جہاں کی گھڑی تھی
۵۰	**غزلیات**		
	۲	غزل	نہ آتے ہیں اس میں تکرار کیا تھی
	۱۰	غزل	ترے عشق کی انتہا چاہتا ہوں
	حصہ سوم		
۱۴۲	دریوزۂ خلافت	قطعہ	اگر ملک ہاتھوں سے جاتا ہے جائے

بالِ جبریل

نمبر شمار	نظم کا عنوان	ہیئت	پہلا مصرع
۴۰/۲		غزل	ستاروں سے آگے جہاں اور بھی ہیں
	طارق کی دُعا (اندلس کے میدانِ جنگ میں)	ترکیب بند	یہ غازی یہ تیرے پر اسرار بندے (نوٹ : دو بند ہیں اور دونوں مطلع سے عاری ہیں)
	دین و سیاست	قطعہ	کلیسا کی بنیاد رہبانیت تھی

	محبت	قصیدہ	شہید محبت نہ کافر نہ غازی
	سنیما	قصیدہ	وہی بت فروشی وہی بت گری ہے
	شاہیں	قطعہ	کیا میں نے اس خاکداں سے کنارا

ضربِ کلیم

نمبر شمار	نظم کا عنوان	ہیئت	پہلا مصرع
	عورت		
۹۸	پردہ	قطعہ	بہت رنگ بدلے سپہر بریں نے

ارمغانِ حجاز

نمبر شمار	نظم کا عنوان	ہیئت	پہلا مصرع
	ملازادہ ضیغم لولابی کشمیری کا بیاض		
	۹	قطعہ	کھلا جب چمن میں کتب خانۂ گل
	۱۲	قطعہ	دگرگوں جہاں ان کے زورِ عمل سے

پیامِ مشرق

نمبر شمار	نظم کا عنوان	ہیئت	پہلا مصرع
	افکار		
۱۸	کرمِ کتابی	قطعہ + بیت مصرع	شنیدم شبے در کتب خانۂ من
۲۶	محاورہ مابین خدا و انسان	ترکیب بند	جہاں را ز یک آب و گل آفریدیم
۲۷	ساقی نامہ (در نشاط باغ کشمیر نوشتہ شد)	قصیدہ	خوشا روزگارے خوشا نوبہارے

زبورِ عجم

نمبر شمار	نظم کا عنوان	ہیئت	پہلا مصرع
	حصہ دوم		
۱۳		غزل	ز سلطاں کنم آرزوئے نگاہے

وزن نمبر ۱۵

(ا) بحر متقارب مثمن محذوف الآخر : فعولن فعولن فعولن فَعَل (دو بار)

(ب) ” ” ” مقصور الآخر : ” ” ” فعول (دو بار)

بالفاظ دیگر

(ا) آٹھ رکن کا ایک شعر۔ عروض و ضرب محذوف، باقی ارکان سالم
(ب) آٹھ رکن کا ایک شعر۔ عروض و ضرب مقصور، باقی ارکان سالم
نوٹ : بحر متقارب کا بنیادی رکن فعولن ہے۔ ان اوزان میں فعولن کی سالم صورت کے علاوہ حسب ذیل دو مزاحف صورتیں استعمال ہوئی ہیں :

۱۔ فعل = محذوف

۲۔ فعول = مقصور

چونکہ حذف و قصر یا بالفاظ دیگر محذوف الآخر اور مقصور الآخر وزنوں کا اجتماع ایک شعر، نظم یا غزل میں جائز ہے اس لئے عملی اعتبار سے یہ دو وزن ایک وزن ایک وزن کا درجہ رکھتے ہیں۔

بانگِ درا

نمبر شمار	نظم کا عنوان	ہیئت	پہلا مصرع
	حصہ اول		
۱۱	ماں کا خواب	مثنوی	میں سوئی جو اک شب تو دیکھا یہ خواب

بالِ جبریل

نمبر شمار	نظم کا عنوان	ہیئت	پہلا مصرع
		فرد (بیت مصرع)	دریغ آمدم زاں ہمہ بوستاں (نوٹ: یہ شعر شیخ سعدیؒ کا ہے علامہ اقبالؒ نے اسے اپنی نظم "ذوق و شوق" کا سرآغاز قرار دیا ہے)
	ساقی نامہ	مثنوی	ہوا خیمہ زن کاروانِ بہار
	پنجاب کے دہقان سے	مثنوی	بتا کیا تری زندگی کا ہے راز
	خوشحال خاں کی وصیت	قطعہ	قبائل ہوں ملت کی وحدت میں گم
	خودی	مثنوی	خودی کو نہ دے سیم و زر کے عوض

پیامِ مشرق

نمبر شمار	نظم کا عنوان	ہیئت	پہلا مصرع
	افکار		
۱۴	زندگی	قطعہ	شبے زار نالید ابر بہار
۱۷	پند باز با بچہ خویش	مثنوی	تو دانی کہ بازاں ز یک جوہر اند
۲۵	قطرۂ آب	مثنوی	مرا معنیٔ تازۂ مدعاست
۳۶	حکمت فرنگ	مثنوی	شنیدم کہ در پارس مرد گزیں
۴۱	نامۂ عالمگیر	مثنوی	ندانی کہ یزداں دیرینہ بود
۵۰	غنی کاشمیری	مثنوی	غنی آں سخن گوئے بلبل صفیر
۵۲	طیارہ	مثنوی	سر شاخِ گل طائرے یک سحر
	نقشِ فرنگ		
۶۷	محاورہ مابین حکیم فرانسوی اگسٹس کومٹ و مرد مزدور	مثنوی	بنی آدم اعضائے یک دیگر اند
۸۰	**خردہ**		
	۱۲	فرد (بیت غیر مصرّع)	مزن وسمہ بر ریش وابروئے خویش

وزن نمبر ۱۶

بحر متقارب مثمن اثلم سالم الآخر: فعْلن فعولن فعلن فعولن (دو بار)

یعنی

آٹھ رکن کا شعر۔ صدر و ابتدا اثلم، عروض و ضرب سالم، حشو میں ایک جزو اثلم اور ایک سالم

نوٹ: اس وزن میں فعْلن بسکون عین فعولن کی اثلم صورت ہے۔ ثلم مراد ہے فعولن کے حرف اول کو گرانے سے۔ چنانچہ فعولن سے حرف اول کو گرانے کے بعد عولن بجائے فعلن سے بدل لیتے ہیں۔

اس وزن میں حشو کے مقام پر فعولن کی بجائے مسبّغ (= فعولان) لانا بھی جائز ہے۔

بالِ جبریل

نمبر شمار	نظم کا عنوان	ہیئت	پہلا مصرع
۳۶/۲		غزل	ہر شے مسافر ہر چیز راہی
۵۲/۲		غزل	نے مہرہ باقی نے مہرہ بازی

ضربِ کلیم

نمبر شمار	نظم کا عنوان	ہیئت	پہلا مصرع
۱۱۸	غزل	غزل	دریا میں موتی اے موج بے باک
۱۸۳	محراب گل افغان کے افکار		
	۴	قصیدہ	کیا چرخ کج رو کیا مہر کیا ماہ

زبورِ عجم

نمبر شمار	نظم کا عنوان	ہیئت	پہلا مصرع
	حصہ اول		
۳۵		غزل	از چشم ساقی مست شرابم
۴۹		غزل	جانم در آویخت با روزگاران

	حصہ دوم		
۴۸		غزل	بینی جہاں را خود را نہ بینی
۶۶		غزل	ای ہم جہانے آں ہم جہانے

وزن نمبر ۱۷

بحر مضارع مثمن اخرب : مفعولُ فاعلاتن مفعول فاعلاتن (دوبار)

یعنی

آٹھ رکن کا ایک شعر۔ صدر و ابتدا اخرب، عروض و ضرب سالم، حشو میں ایک جزو سالم اور ایک اخرب۔

نوٹ : بحر مضارع کا بنیادی وزن مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن فاع لاتن ہے۔ اس وزن میں مفاعیلن کی اخرب صورت استعمال ہوئی ہے۔ خرب مراد ہے اجتماع خرم و کف سے۔ چنانچہ مفاعیلن کا میم بہ سبب خرم کے گر گیا اور نون کف کے باعث جاتا رہا۔ باقی رہا فاعیلُ اسے مفعولُ سے بدل لیا فاعلاتن (فاع لاتن) سالم استعمال ہوا ہے۔

اس وزن میں عروض و ضرب مسبّغ (= فاعلیان) بھی آسکتے ہیں ۔

بانگِ درا

نمبر شمار	نظم کا عنوان	ہیئت	پہلا مصرع
	حصہ اول		
۱۲	پرندے کی فریاد	ترکیب بند	آتا ہے یاد مجھ کو گزرا ہوا زمانہ
۱۹	ایک آرزو	قطعہ + بیت مصرع	دنیا کی محفلوں سے اکتا گیا ہوں یارب
۳۹	ترانۂ ہندی	قصیدہ	سارے جہاں سے اچھا ہندوستاں ہمارا
۴۰	جگنو	ترکیب بند	جگنو کی روشنی ہے کاشانۂ چمن میں
۴۲	ہندوستانی بچوں کا قومی گیت	مخمس ترجیع بند	چشتی نے جس زمیں میں پیغام حق سنایا
	نیا شوالہ	ترکیب بند	سچ کہہ دوں اے برہمن گر تو برا نہ مانے
	حصہ دوم		
۶۲	سلیمیٰ	قطعہ + بیت مصرع	جس کی نمود دیکھی چشم ستارہ بیں نے
	حصہ سوم		
۸۴	ترانۂ ملی	قصیدہ	چین و عرب ہمارا ہندوستاں ہمارا
۸۹	چاند	ترکیب بند	اے چاند حسن تیرا فطرت کی آبرو ہے
۹۰	رات اور شاعر	مثنوی	کیوں میری چاندنی میں پھرتا ہے تو پریشاں
			(نوٹ: اس نظم کا پہلا حصہ جو رات کی تقریر پر مشتمل ہے اور جس کے لئے رات کا ذیلی عنوان بھی دیا گیا ہے۔ اس وزن میں ہے لیکن دوسرا حصہ جو شاعر کی تقریر پر مشتمل ہے اور شاعر کے ذیلی عنوان کے تحت آیا ہے وزن نمبر ۲ میں ہے۔)

۹۱	بزمِ انجم	ترکیب بند	سورج نے جاتے جاتے شام سیہ قبا کو (نوٹ: پہلا اور دوسرا بند مطلع سے اور تیسرا بند بیت واسطہ سے عاری ہے)

بالِ جبریل

نمبر شمار	نظم کا عنوان	ہیئت	پہلا مصرع
۳۲/۲		غزل	اعجاز ہے کسی کا یا گردشِ زمانہ

پیامِ مشرق

نمبر شمار	نظم کا عنوان	ہیئت	پہلا مصرع
۵۵	مئی باقی ۱۱	غزل	از ما بگو سلامے آں ترکِ تند خورا

زبورِ عجم

نمبر شمار	نظم کا عنوان	ہیئت	پہلا مصرع
۷۵	حصّہ دوم	غزل	خود را کنم سجودے دیر و حرم نمانده

وزن نمبر ۱۸

(ا) بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف: مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن (دو بار)

(ب) 〃 〃 〃 〃 〃 مقصور: 〃 〃 〃 فاعلان / فاعلات (دو بار)

بالفاظ دیگر

(ا) آٹھ رکن کا ایک شعر۔ صدر و ابتدا اخرب۔ عروض و ضرب محذوف، باقی مکفوف

(ب) آٹھ رکن کا ایک شعر۔ صدر و ابتدا اخرب۔ عروض و ضرب مقصور، باقی مکفوف

نوٹ: بحر مضارع کا بنیادی وزن مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن فاع لاتن (دو بار) ہے مذکورہ بالا وزنوں میں مفاعیلن اور فاع لاتن کی حسب ذیل مزاحف صورتیں استعمال ہوئی ہیں:

۱۔ مفعولُ: مفاعیلن کا اخرب ہے۔

۲۔ فاعلاتُ: فاع لاتن کا مکفوف ہے۔

۳۔ مفاعیلُ: مفاعیلن کی مکفوف صورت ہے۔

۴۔ فاعلن: فاع لاتن کی محذوف صورت ہے۔

۵۔ فاعلات: فاع لاتن کی مقصور صورت ہے بعض حضرات اسے فاعلانْ سے بدل لیتے ہیں تاکہ فاعلاتُ مضموم التا سے التباس نہ ہو۔

چونکہ حذف و قصر یا بالفاظ دیگر کسی وزن کی محذوف الآخر اور مقصور الآخر صورتوں کا اجتماع ایک شعر، نظم یا غزل میں جائز ہے۔ اس لئے عملی طور پر یہ دو وزن ایک وزن کا درجہ رکھتے ہیں۔

بانگِ درا

نمبر شمار	نظم کا عنوان	ہیئت	پہلا مصرع
	حصہ اول		
۱۴	شمع و پروانہ	مثنوی	پروانہ تجھ سے کرتا ہے اے شمع پیار کیوں
۱۷	آفتاب (ترجمہ گایتری)	مثنوی	اے آفتاب روح و روانِ جہاں ہے تو
۱۸	شمع	مثنوی	بزم جہاں میں میں بھی ہوں اے شمع دردمند
۲۱	دردِ عشق	مثنوی	اے دردِ عشق ہے گہر آبدار تو
۵۰	غزلیات		
۱		غزل	گلزار ہست و بود نہ دیوانہ وار دیکھ
۷		غزل	ظاہر کی آنکھ سے نہ تماشا کرے کوئی
۱۳		غزل	مجنوں نے شہر چھوڑا تو صحرا بھی چھوڑ دے
	حصہ سوم		
۹۴	رام	قصیدہ + بیت مصرع	لبریز ہے شرابِ حقیقت سے جامِ ہند
۹۵	موٹر	قصیدہ + بیت مصرع	کیسی پتے کی بات جگندر نے کل کہی
۱۰۲	شفا خانۂ حجاز	ترکیب بند	اک پیشوائے قوم نے اقبال سے کہا (نوٹ: ہر بند مطلع سے عاری)
۱۱۳	محاصرۂ ادرنہ	قطعہ	یورپ میں جس گھڑی حق و باطل کی چھڑ گئی
۱۱۸	شبلی و حالی	قطعہ	مسلم سے ایک روز یہ اقبال نے کہا
۱۲۰	صدیق	قطعہ + بیت مصرع	اک دن رسولِ پاک نے اصحاب سے کہا

۱۲۸	بلالؓ ص ۲۰۲	ترکیب بند	لکھا ہے اک مغربی حق شناس نے (نوٹ : پہلا بند مطلع سے عاری ہے)
۱۳۳	(مذہب (تضمین بر شعر مرزا بیدل ص ۲۰۳)	قطعہ	تعلیم پیر فلسفہ مغربی ہے یہ
۱۳۴	جنگ یرموک کا ایک واقعہ	قطعہ + بیت مفرد	صف بستہ تھے عرب کے جوانان تیغ بند
۱۳۶	پیوستہ رہ شجر سے امید بہار رکھ	قطعہ + بیت مفرد	ڈالی گئی جو فصل خزاں میں شجر سے ٹوٹ
۱۳۷	**ظریفانہ**		
	۴	قطعہ	یہ کوئی دن کی بات ہے اے مرد ہوشمند
	۵	قطعہ	تعلیم مغربی ہے بہت جرأت آفریں
	۶	قطعہ	کچھ غم نہیں جو حضرت واعظ ہیں تنگدست
	۷	قطعہ	تہذیب کے مریض کو گولی سے فائدہ
	۱۰	قطعہ	اصل شہود و شاہد و مشہود ایک ہے
	۱۱	قطعہ	ہاتھوں سے اپنے دامن دنیا نکل گیا
	۱۳	قطعہ	ناداں تجھے اس قدر کہ نہ جانی عرب کی قدر
	۱۴	قطعہ	ہندوستاں میں جزو حکومت ہیں کونسلیں
	۱۷	قطعہ	فرما رہے تھے شیخ طریق عمل پہ وعظ
	۲۵	قطعہ + بیت مفرد	تکرار تھی مزارع و مالک میں ایک روز

بالِ جبریل

نمبر شمار	نظم کا عنوان	ہیئت	پہلا مصرع
۵/۱		غزل + بیت مصرّع	کیا عشق ایک زندگی مستعار کا
	فلسفہ و مذہب	قطعہ	یہ آفتاب، کیا یہ سپہر بریں ہے کیا
	چیونٹی اور عقاب	مثنوی	میں پائمال و خوار و پریشان و دردمند

ضربِ کلیم

نمبر شمار	نظم کا عنوان	ہیئت	پہلا مصرع
	ناظرین سے	قطعہ	جب تک نہ زندگی کے حقائق پہ ہو نظر
	اسلام اور مسلمان		
۱۸	جہاد	قطعہ	فتویٰ ہے شیخ کا یہ زمانہ قلم کا ہے
	تعلیم و تربیت		
۷۵	سلطان ٹیپو کی وصیت	قصیدہ	تو رہ نوردِ شوق ہے منزل نہ کر قبول
	ادبیات، فنونِ لطیفہ		
۱۲۰	سرود	قصیدہ	آیا کہاں سے نالۂ نے میں سرورِ مے

	سیاسیاتِ مشرق و مغرب		
۱۶۲	ابی سینیا	نظم جدید ہیئت نمبر ۴	یورپ کے کرگسوں کو نہیں ہے ابھی خبر
۱۶۳	ابلیس کا فرمان اپنے سیاسی فرزندوں کے نام	قطعہ	لاکر برہمنوں کو سیاست کے پیچ میں
۱۸۳	**محرابِ گل افغان کے افکار**		
	۱۷	قطعہ	آگ اس کی پھونک دیتی ہے برناو پیر کو

ارمغانِ حجاز

نمبر شمار	نظم کا عنوان	ہیئت	پہلا مصرع
	ملا ضیغم لولابی کشمیری کا بیاض		
	۸	قطعہ	سمجھا لہو کی بوند اگر تو اسے تو خیر

اسرارِ خودی

نمبر شمار	نظم کا عنوان	ہیئت	پہلا مصرع
		غزل	دی شیخ با چراغ ہمی گشت گرد شہر ؎ (نوٹ: اسرار خودی وزن نمبر ۲ میں ہے، اس

			کے آغاز میں یہ تین شعر آئے ہیں جو مولانا جلال الدین رومی کی ایک غزل سے لئے گئے ہیں اور وزن نمبر ۱۸ میں ہیں۔)

پیامِ مشرق

نمبر شمار	نظم کا عنوان	ہیئت	پہلا مصرع
	افکار		
۶	ہلالِ عید	قطعہ	نتواں ز چشمِ شوق رمید اے ہلالِ عید
۸	بوئے گل	قطعہ + بیت مصرع	حورے بکنجِ گلشنِ جنت تپید و گفت
۱۹	کبر و ناز	قطعہ	یخ جوئے کرہ زار رہ کبر و ناز گفت
۲۰	لالہ	قطعہ + بیت مصرع	آں شعلہ ام کہ صبحِ ازل در کنارِ عشق
۳۵	زندگی	قطعہ	پرسیدم از بلند نگاہے حیات چیست
۳۶	الملک للہ	قطعہ	طارق چو بر کنارۂ اندلس سفینہ سوخت
۴۰	جوئے آب	ترجیع بند	بنگر کہ جوئے آب چہ مستانہ می رود
			(نوٹ : بند اول اور بند سوم میں مطلع موجود نہیں اور بند سوم میں بیت واسطہ میں بھی تغیر واقع ہوا ہے۔)
۴۷	چیستانِ شمشیر	قطعہ	آں سخت کوش چیست کہ گیرد ز سنگ آب
۵۳	عشق ۱۶۳	قطعہ	آں حرف دلفروز کہ راز است و راز نیست
۵۴	تہذیب	قطعہ	انساں کہ رخ ز غازۂ تہذیب برفروخت

۵۵	**مئے باقی**		
	۱۵	غزل	تیر و سنان و خنجر و شمشیرم آرزوست
	۳۱	غزل	سوز سخن ز نالۂ مستانۂ دل است
	۳۹	غزل	خاکیم و تند سیر مثالِ ستارہ ایم
	نقشِ فرنگ		
۵۸	شوپنہار و نیٹشا	قصیدہ + بیت مصرع	مرغے ز آشیانہ بسیر چمن پرید
۶۴	نیٹشا	قطعہ بتصریع شعرِ اول	از مستیٔ عناصرِ انساں ولش تپید
۷۰	پیغام برگساں	قطعہ + بیت مصرع	تا بر تو آشکار شود راز زندگی
۷۴	شعراء	قطعہ	بے پشت بود بادۂ سرجوشِ زندگی
۷۷	قسمت نامۂ سرمایہ دار و مزدور	قطعہ	غوغائے کارخانۂ آہنگری زمن

زبورِ عجم

نمبر شمار	نظم کا عنوان	ہیئت	پہلا مصرع
	حصّہ اوّل		
	دعا	قصیدہ	یارب درونِ سینہ دل باخبر بدہ
۴۰		غزل	نور تو وانمود سپید و سیاہ را
۴۷		غزل + بیت مصرع	خاور کہ آسماں بہ کمند خیال اوست
	حصّہ دوم		
۲۹		غزل	ما از خدائے گم شدہ ایم او بجستجوست

۶۸		غزل	صورت گرے کہ پیکرِ روزِ شب آفرید
۷۱		غزل	ہنگامہ را کہ بست دریں دَیرِ دیرپائے
۷۲		غزل	اے لالہ اے چراغ گلستان و باغ و راغ

جاوید نامہ

نمبر شمار	نظم کا عنوان	ہیئت	پہلا مصرع
	(نوٹ: جاوید نامہ مثنوی ہے جو وزن نمبر ۳ میں لکھی گئی ہے لیکن اس میں دیگر اوزان اور ہیئتوں سے بھی کام لیا گیا ہے چنانچہ حسب ذیل منظومات کا تعلق وزن نمبر ۱۰ سے ہے۔)		
	غزل ص۱۲	غزل	"بگشائے لب کہ قند فراوانم آرزوست" (نوٹ: یہ غزل مولانا روم کی ہے)
		قصیدہ + بیت مصرع	بگذر ز ما و نالۂ مستانہ مجوئے

وزن نمبر ۱۹

(ا) **بحر مجتث مثمن مخبون محذوف** : مفاعلن فعِلاتن مفاعلن فعِلن (دوبار)

(ب) ″ ″ ″ ″ **مقصور** : ″ ″ ″ فعِلان ″

(ج) ″ ″ ″ ″ **مسکن محذوف** : ″ ″ ″ فعْلن ″

(د) ″ ″ ″ ″ **مقصور** : ″ ″ ″ فعْلان ″

بالفاظ دیگر

(ا) آٹھ رکن کا ایک شعر۔ عروض و ضرب مخبون محذوف، باقی مخبون
(ب) آٹھ رکن کا ایک شعر۔ عروض و ضرب مخبون مقصور، باقی مخبون
(ج) آٹھ رکن کا ایک شعر۔ عروض و ضرب مخبون مسکن محذوف، باقی مخبون
(د) آٹھ رکن کا ایک شعر۔ عروض و ضرب مخبون مسکن مقصور، باقی مخبون

نوٹ: بحر مجتث کا بنیادی وزن مس تفع لن فاعلاتن مس تفع لن فاعلاتن (دوبار) ہے۔ مذکورہ بالا اوزان میں مس تفع لن اور فاعلاتن کی حسب ذیل مزاحف صورتیں استعمال ہوئی ہیں:

۱۔ مفاعلن = مس تفع لن کی مخبون صورت ہے۔
۲۔ فعِلاتن = فاعلاتن کی مخبون صورت ہے۔
۳۔ فعِلن = فاعلاتن سے مخبون محذوف ہے۔
۴۔ فعِلات = فاعلاتن سے مخبون مقصور ہے۔ اسے فعِلان سے بھی بدل لیا جاتا ہے۔
۵۔ فعْلن = فاعلاتن سے مخبون مسکن محذوف ہے اسے مشعث محذوف بھی

کہہ سکتے ہیں۔

۶۔ فعلات = فاعلان سے مخبون مسکن مقصور ہے۔ اسے مشعث مقصور بھی کہہ سکتے ہیں۔ بعض ماہرین عروض اسے فعلان سے بدل لیتے ہیں۔

یہ چاروں وزن متحد شمار کئے جاتے ہیں۔ چنانچہ ایک نظم یا غزل میں ان کا جمع کرنا جائز ہے۔

بانگِ درا

نمبر شمار	نظم کا عنوان	ہیئت	پہلا مصرع
	حصہ اول		
۷	ایک پہاڑ اور گلہری	مثنوی	کوئی پہاڑ یہ کہتا تھا اک گلہری سے
۳۷	بلال رضی اللہ عنہ	مثنوی	چمک اٹھا جو ستارہ ترے مقدر کا
۳۸	سرگذشت آدم	قطعہ	سنے کوئی مری غربت کی داستاں مجھ سے
۴۵	ابر	مثنوی	اُٹھی پھر آج وہ پورب سے کالی کالی گھٹا
۴۸	کنارِ راوی	مثنوی	سکوت شام میں محو سرود ہے راوی
۴۹	التجائے مسافر	ترکیب بند	فرشتے پڑھتے ہیں جس کو وہ نام ہے تیرا
			(نوٹ: دوسرا بند مطلع سے عاری ہے)
۵۰	غزلیات		
	۱۱	غزل	کشادہ دستِ کرم جب وہ بے نیاز کرے
	حصہ دوم		
۵۲	حقیقت حسن	مثنوی	خدا سے حسن نے اک روز یہ سوال کیا
۵۶	اخترِ صبح	ترکیب بند	ستارہ صبح کا روتا تھا اور یہ کہتا تھا
			(نوٹ: بند اول مطلع سے عاری ہے)
۶۶	عشرت امروز	مثنوی	نہ مجھ سے کہہ کہ اجل ہے پیامِ عیش و سرور
۷۲	فراق	مثنوی	تلاش گوشۂ عزلت میں پھر رہا ہوں میں
۷۵	غزلیات		
	۶	غزل	مثالِ پرتوِ مے طوفِ جام کرتے ہیں

	حصّہ سوم		
۷۷	ستارہ	ترکیب بند	قمر کا خوف کہ ہے خطرۂ سحر تجھ کو
۸۳	پھول کا تحفہ عطا ہونے پر	مثنوی	وہ مستِ ناز جو گلشن میں جا نکلتی ہے
۱۰۱	حضور رسالتمآبؐ میں	ترکیب بند	گراں جو مجھ پہ یہ ہنگامۂ زمانہ ہُوا
۱۰۴	ساقی	قطعہ	نشا پلا کے گرانا تو سب کو آتا ہے
۱۰۶	قرب سلطاں	قطعہ	تمیز حاکم و محکوم مٹ نہیں سکتی
۱۱۰	عید پر شعر لکھنے کی فرمائش کے جواب میں	قطعہ + بیت مصرّع	یہ شالامار میں اک برگ زرد کہتا تھا
۱۱۶	میں اور تو ص۲۴۶	قطعہ + قطعہ بتصریع شعر اول	مذاق دید سے ناآشنا نظر ہے مری
۱۱۹	ارتقاء	قطعہ + بیت مصرّع	ستیزہ کار رہا ہے ازل سے تا امروز
۱۲۵	ایک خط کے جواب میں	قطعہ	ہوس بھی ہو تو نہیں مجھ میں ہمّتِ تگ و تاز
	ظریفانہ		
	۱۶	قطعہ	دلیل مہر و وفا اس سے بڑھ کے کیا ہوگی

بالِ جبریل

نمبر شمار	نظم کا عنوان	ہیئت	پہلا مصرع
۲/۱		غزل	اثر کرے نہ کرے سن تو لے مری فریاد
۹/۱		غزل	مٹا دیا مرے ساقی نے عالم من و تو
۱۲/۱		غزل	ضمیر لالہ مئے لعل سے ہُوا لبریز

۲/۲		غزل	وہ حرف راز کہ مجھ کو سکھا گیا ہے جنوں
۶/۲		غزل	آئین راز ہے مردان حر کی درویشی
۱۱/۲		غزل	ہزار خوف ہو لیکن زباں ہو دل کی رفیق
۱۳/۲		غزل	یہ حوریان فرنگی دل و نظر کا حجاب
۱۵/۲		غزل	خودی کی شوخی و تندی میں کبر و ناز نہیں
۱۹/۲		غزل	کمال ترک نہیں آب گل سے مہجوری
۲۱/۲		غزل	خودی وہ بحر ہے جس کا کوئی کنارہ نہیں
۲۳/۲		غزل	تری نگاہ فرومایہ ہاتھ ہے کوتاہ
۲۴/۲		غزل	خرد کے پاس خبر کے سوا کچھ اور نہیں
۲۵/۲		غزل	نگاہ فقر میں شان سکندری کیا ہے
۲۶/۲		غزل	نہ تو زمیں کے لئے ہے نہ آسماں کے لئے
۲۷/۲		غزل	تو اے اسیر مکاں لامکاں سے دور نہیں
۲۸/۲		غزل	خرد نے مجھ کو عطا کی نظر حکیمانہ
۴۲/۲		غزل	خودی ہو علم سے محکم تو غیرتِ جبریل
۴۵/۲		غزل	رہا نہ حلقۂ صوفی میں سوز مشتاقی
۴۶/۲		غزل	ہوا نہ زور سے اس کے کوئی گریباں چاک
۴۸/۲		غزل	نہ تخت و تاج میں نے لشکر و سپاہ میں ہے
۵۰/۲		غزل	کریں گے اہل نظر تازہ بستیاں آباد
۵۴/۲		غزل	مری نوا سے ہوئے زندہ عارف و عامی
۵۵/۲		غزل	ہر اک مقام سے آگے گزر گیا مہ نو
۶۰/۲		غزل	کمال جوش جنوں میں رہا میں گرم طواف
۶۱/۲		غزل	شعور و ہوش و خرد کا معاملہ ہے عجیب
-	جاوید کے نام ۱۵۷	قصیدہ	خودی کے ساز میں ہے عمر جاوداں کا سراغ

عطا ہوئی ہے تجھے روز و شب کی بے تابی	قصیدہ	فرشتے آدم کو جنت سے رخصت کرتے ہیں	
مجھے ڈرا نہیں سکتی فضا کی تاریکی	قطعہ	ستارہ کا پیغام	
دیارِ عشق میں اپنا مقام پیدا کر	قصیدہ	جاوید کے نام (لندن میں اس کے ہاتھ کا لکھا ہوا پہلا خط آنے پر)	
حضورِ حق سے چلا لے کے لولوئے لالا	قطعہ + بیت مفرع	نادر شاہ افغان	
اگر لہو ہے بدن میں تو خوف ہے نہ ہراس	قطعہ بتصریع شعر اول	لہو	
کہا درخت نے اک روز مرغ صحرا سے	قطعہ	پرواز	
بلند بال تھا لیکن نہ تھا جسور و غیور	قطعہ	فلسفی	

ضربِ کلیم

پہلا مصرع	ہیئت	نظم کا عنوان	نمبر شمار
نہیں مقام کی خوگر طبیعت آزاد	قطعہ	-	
زمانہ با امم ایشیا چہ کرد و کند	قطعہ	اعلیحضرت نواب سر حمید اللہ خاں فرمانروائے بھوپال کی خدمت میں	
نہ دیر میں نہ حرم میں خودی کی بیداری	قطعہ + دو قطعہ + بیت مصرع)	تمہید	
		اسلام اور مسلمان	

۲	لا الہ الا اللہ	قصیدہ	خودی کا سِرِّ نہاں لا الہ الا اللہ
۷	مسلماں کا زوال	قطعہ	اگرچہ زر بھی جہاں میں ہے قاضی الحاجات
۱۱	ذکر و فکر	قطعہ	یہ سب ہیں ایک ہی سالک کی جستجو کے مقام
۱۲	ملائے حرم	قطعہ	عجب نہیں کہ خدا تک تری رسائی ہو
۱۵	علم اور دین	قصیدہ	وہ علم اپنے بتوں کا ہے آپ ابراہیم
۲۳	سلطانی	قطعہ	کسے خبر کہ ہزاروں مقام رکھتا ہے
۲۴	صوفی سے	قصیدہ	تری نگاہ میں ہے معجزات کی دنیا
۲۵	افرنگ زدہ	قطعہ + قطعہ	ترا وجود سراپا تجلی افرنگ
			(نوٹ: قطعۂ ثانی "ل ب ل ب" کے نظام قوافی میں ہے۔ یہ نظام قوافی انگریزی میں تو عام ہے مگر اردو میں شاذ ہی نظر آتا ہے)
۲۶	تصوف	قطعہ	یہ حکمت ملکوتی یہ علم لاہوتی
۳۰	نماز	قطعہ	بدل کے بھیس پھر آتے ہیں ہر زمانے میں
۳۲	شکست	قطعہ	مجاہدانہ حرارت رہی نہ صوفی میں
۳۸	مردان خدا	قصیدہ	وہی ہے بندۂ حر جس کی ضرب ہے کاری
۴۵	مدنیت اسلام	قطعہ	بتاؤں تجھ کو مسلماں کی زندگی کیا ہے
۴۷	فقر و راہبی	قصیدہ	کچھ اور چیز ہے شاید تری مسلمانی
۵۰	نکتہ توحید	قطعہ	بیاں میں نکتۂ توحید آ تو سکتا ہے
۵۵	آدم	قطعہ	طلسم بود و عدم جس کا نام ہے آدم
۶۲	اشاعت اسلام فرنگستان میں	قطعہ	ضمیر اس مدنیت کا دیں سے ہے خالی
۶۴	امرائے عرب سے	قطعہ	کرے یہ کافر ہندی بھی جرأت گفتار
۶۶	موت	قصیدہ	لحد میں بھی یہی غیب و حضور رہتا ہے
۶۷	قم باذن اللہ	قصیدہ	جہاں اگرچہ دگرگوں ہے قم باذن اللہ

تعلیم و تربیت

۶۸	مقصود	قطعہ	نظر حیات پہ رکھتا ہے مرد دانشمند
۷۱	آگاہی	قطعہ	نظر سپہر پہ رکھتا ہے جو ستارہ شناس
۷۳	مغربی تہذیب	قطعہ	فساد قلب و نظر ہے فرنگ کی تہذیب
۷۸	خودی کی تربیت	قطعہ	خودی کی پرورش و تربیت پہ ہے موقوف
۸۰	خودی کی زندگی	قطعہ	خودی ہو زندہ تو ہے فقر بھی شہنشاہی
۸۴	خوب و زشت	قطعہ	ستارگان فضا ہائے نیلگوں کی طرح
۸۵	مرگ خودی	قطعہ	خودی کی موت سے مغرب کا اندروں بے نور
۸۸	طالب علم	قطعہ	خدا تجھے کسی طوفاں سے آشنا کر دے
۸۹	امتحان	قطعہ	کہا پہاڑ کی ندی نے سنگ ریزے سے
۹۱	حکیم نطشہ	قطعہ	حریف نکتۂ توحید ہو سکا نہ حکیم
۹۳	غزل	غزل	ملے گا منزل مقصود کا اسی کو سراغ

عورت

۹۶	مرد فرنگ	قطعہ	ہزار بار حکیموں نے اس کو سلجھایا
۱۰۰	عورت ص۹۲	قطعہ	وجود زن سے ہے تصویر کائنات میں رنگ

ادبیات، فنون لطیفہ

۱۰۵	دین و ہنر	قطعہ	سرود و شعر و سیاست کتاب و دین و ہنر
۱۰۶	تخلیق	قطعہ	جہان تازہ کی افکار تازہ سے ہے نمود
۱۰۷	جنوں	قطعہ	زجاج گر کی دکاں شاعری و ملائی
۱۰۹	پیرس کی مسجد	قطعہ	مری نگاہ کمال ہنر کو کیا دیکھے

۱۱۱	نگاہ	قصیدہ	بہار و قافلۂ لالہ ہائے صحرائی
۱۱۳	تیاتر	قطعہ	تری خودی سے ہے روشن ترا حریم وجود
۱۱۵	امید	قطعہ	مقابلہ تو زمانے کا خوب کرتا ہوں
۱۱۶	نگاہ شوق	قطعہ	یہ کائنات چھپاتی نہیں ضمیر اپنا
۱۲۸	رومی	نظم بہ بدید ہیئت شعر	غلط نگر ہے تری چشم نیم باز اب تک
۱۳۱	جلال و جمال	قطعہ	مرے لئے ہے فقط زور حیدری کافی
۱۳۴	سرود حرام	قطعہ	نہ میرے ذکر میں ہے صوفیوں کا سوز و سرور
۱۳۵	فوارہ	قطعہ	یہ آبجو کی روانی یہ ہمکناری خاک
۱۴۲	موسیقی	قطعہ	وہ نغمہ سردیٔ خون غزل سرا کی دلیل
۱۴۳	ذوق نظر	قطعہ	خودی بلند تھی اس خوں گرفتہ چینی کی

سیاسیات مشرق و مغرب

۱۵۰	انقلاب	قطعہ	نہ ایشیا میں نہ یورپ میں سوز و ساز حیات
۱۵۲	مناصب	قطعہ	ہوا ہے بندۂ مومن فسونیٔ افرنگ
۱۵۵	بلشویک روس	قطعہ	روش قضائے الٰہی کی ہے عجیب و غریب
۱۵۷	مشرق	قطعہ	مری نوا سے گریبان لالہ چاک ہوا
۱۵۸	سیاست افرنگ	قطعہ	تری حریف ہے یارب سیاست افرنگ
۱۶۷	یورپ اور سوریا	قطعہ	فرنگیوں کو عطا خاک سوریا نے کیا
۱۷۰	انتداب	قطعہ	کہاں فرشتۂ تہذیب کی ضرورت ہے
۱۷۱	لادین سیاست	قطعہ	جو بات حق ہو وہ مجھ سے چھپی نہیں رہتی
۱۷۷	سیاسی پیشوا	قطعہ	امید کیا ہے سیاست کے پیشواؤں سے
۱۷۹	غلاموں کی نماز	قطعہ	کہا مجاہد ترکی نے مجھ سے بعد نماز
۱۸۰	فلسطینی عرب سے	قطعہ	زمانہ اب بھی نہیں جس کے سوز سے فارغ

۱۸۱	مشرق و مغرب	قطعہ	یہاں مرض کا سبب ہے غلامی و تقلید
۱۸۳	محرابِ گل افغان کے افکار		
	۲	قطعہ	حقیقت ازلی ہے رقابت اقوام
	۳	قطعہ	تری دعا سے قضا تو بدل نہیں سکتی
	۱۰	قطعہ	وہی جواں ہے قبیلے کی آنکھ کا تارا
	۱۸	قطعہ	یہ نکتہ خوب کہا شیر شاہ سوری نے
	۱۹	قطعہ	نگاہ وہ نہیں جو سرخ و زرد پہچانے

ارمغانِ حجاز

نمبر شمار	نظم کا عنوان	ہیئت	پہلا مصرع
	مسعود مرحوم	ترکیب بند	یہ مہر و مہ یہ ستارے یہ آسمان کبود
	ملازادہ ضیغم لولابی کشمیری کا بیاض		
	۱۱	قصیدہ	تمام عارف و عامی خودی سے بیگانہ
	۱۳	قطعہ	نشاں یہی ہے زمانے میں زندہ قوموں کا
	۱۴	قصیدہ	چہ کافرانہ قمار حیات می بازی
	۱۹	قصیدہ + بیت مصرع	غریب شہر ہوں میں سن تو لے مری فریاد
	حسین احمد	قطعہ	عجم ہنوز نداند رموز دیں ورنہ

پیامِ مشرق

نمبر شمار	نظم کا عنوان	ہیئت	پہلا مصرع
	افکار		
۴	گل نخستین	قصیدہ	ہنوز ہم نفسے در چمن نمی بینم
۱۱	حیات جاوید	قطعہ	گماں مبر کہ بہ پایاں رسید کار مغاں
۱۶	نسیم صبح	قطعہ	زرد نے بحر و سر کوہسار می آیم
۳۰	تنہائی	نظم جدید ہیئت نمبر ۶	بہ بحر رفتم و گفتم بہ موج بے تابے
۴۹	بہ مبلغ اسلام در فرنگستان	قطعہ	زمانہ باز بر افروخت آتش نمرود
۵۵	مے باقی		
	۱	غزل	بہار تا بہ گلستاں کشید بزم سرود
	۴	غزل	مرا ز دیدۂ بینا شکایت دگر است
	۵	غزل	بایں بہانہ دریں بزم محرمے جویم
	۸	غزل	بیا کہ ساقی گل چہرہ دست بہ چنگ است
	۱۳	غزل	خوش آنکہ رخت خرد را بہ شعلۂ مے سوخت
	۱۴	غزل	بیار بادہ کہ گردوں بکام ما گردید
	۱۷	غزل	ز خاک خویش طلب آتشے کہ پیدا نیست
	۲۱	غزل	فریب کشمکش عقل دیدنی دارد
	۲۳	غزل	بشاخ زندگی ما نمے ز تشنہ لبی است
	۲۸	غزل	دلیل منزل شوقم بدامنم آویز

	۳۶	غزل	جہان عشق نہ میری نہ سروری داند
	۳۸	غزل	بیا کہ بلبل شوریدہ نغمہ پرداز است
	۴۳	غزل	اگرچہ زیب سرش افسر و کلاہے نیست
	۴۵	غزل	بتان تازہ تراشیدۂ دریغ از تو
	نقش فرنگ		
۶۰	صحبت رفتگاں اکوبکن	قصیدہ	نگار من کہ بسے سادہ و کم آمیز است
۶۲	بائرن	قطعہ	مثال لالہ و گل شعلہ از زمیں روید
۷۲	موسیولینن و قیصر ولیم	قطعہ، بیت مقطوع	پسے گذشت کہ آدم دریں سرائے کہن نوٹ: اس نظم کا نصف ثانی جو قیصر ولیم کی تقریر پر مشتمل ہے وزن نمبر ۹ میں ہے
۷۸	نوائے مزدور	ترکیب بند	زمزد بندۂ کرپاس پوش و محنت کش (نوٹ: دو بند ہیں دونوں مطلع سے عاری)
۸۰	خردہ		
	۴	قطعہ	منم کہ طوف حرم کردہ ام بتے بہ کنار

زبورِ عجم

نمبر شمار	نظم کا عنوان	حیثیت	پہلا مصرع
	حصہ اول		
۲		غزل	درون سینۂ ما سوز آرزو ز کجاست

٣	غزل	غزل سرائے و نواہائے رفتہ باز آور
١۴	غزل	بروں کشید ز پیچاک ہست و بود مرا
١٧	غزل	نظر بہ راہ نشیناں سوارہ می گزرد
۴٣	غزل	مرا براہ طلب بار در گل است ہنوز
۵٣	غزل	نفس شمار بہ پیچاک روزگار خودیم

حصہ دوم

٢	غزل	مہ و ستارہ کہ در راہ شوق ہمسفر اند
٣	غزل	درون لالہ گذر چوں صبا توانی کرد
۴	غزل	اگر بہ بحر محبت کرانہ می خواہی
۵	غزل	زمانہ قاصد طیار آں دلآرام است
٦	غزل	دگر ز سادہ دلی ہائے یار نتواں گفت
٨	غزل	غلام زندہ دلانم کہ عاشق سرہ اند
١١	غزل	چو موج مست خودی باش و سر بطوفاں کش
١۵	غزل	ہوس ہنوز تماشاگر جہان داری است
١٦	غزل	فرشتہ گرچہ بروں از طلسم افلاک است
١٧	غزل	عرب کہ باز دہد محفل شبانہ کجاست
٢٠	غزل	جہان ما ہمہ خاک است و پے سپر گردد
٢٢	غزل	خیال من بہ تماشائے آسماں بود است
٢۴	غزل	شراب میکدۂ من نہ یادگار جم است
٢٨	غزل	دریں چمن دل مرغان زمان زمان دگر است
٣٢	غزل	کشادہ رو ز خوش و نا خوش زمانہ گزر
۴٢	غزل	بیا کہ خاوریاں نقش تازہ بستند
۴٦	غزل	ز رسم و راہ شریعت نکردہ ام تحقیق

۵۰		غزل	تو کیستی ز کجائی کہ آسمان کبود
۵۱		غزل	دیار شوق کہ درد آشنا ست خاک آنجا
۵۳		غزل	قلندران کہ بہ تسخیر آب و گل کوشند
۵۴		غزل	دو دستہ تیغم و گردوں برہنہ ساخت مرا
۵۸		غزل	دم مرا صفت باد فرودیں کردند
۵۹		غزل	گزر از آنکہ ندید است و جز خبر ندہد

جاوید نامہ

نمبر شمار	نظم کا عنوان	ہیئت	پہلا مصرع
	(نوٹ: جاوید نامہ مثنوی ہے جو وزن نمبر ۴ میں لکھی گئی ہے لیکن اس میں دیگر اوزان اور ہیئتوں سے بھی کام لیا گیا ہے چنانچہ حسب ذیل منظومات کا تعلق وزن نمبر ۱۹ سے ہے)		
۴۲	نوائے حلاج	غزل	ز خاک خویش طلب آتشے کہ پیدا نیست (نوٹ: یہ غزل پیام مشرق سے لی گئی ہے۔ دیکھئے باب "مئی باقی" میں غزل نمبر ۱۰)
۴۳	نوائے غالب	غزل	"بیا کہ قاعدہ آسماں بگردانیم" (نوٹ: یہ غزل مرزا غالب کی ہے)
۶۵	غزل زندہ رود	غزل	با آدمی نرسیدی خدا چہ می جوئی

پس چہ باید کرد

نمبر شمار	نظم کا عنوان	ہیئت	پہلا مصرع
	(نوٹ: مثنوی پس چہ باید کرد وزن نمبر ۴ میں لکھی گئی ہے لیکن اس میں دیگر اوزان اور ہیئتوں سے بھی کام لیا گیا ہے چنانچہ حسب ذیل نظم کا تعلق وزن نمبر ۱۹ سے ہے۔)		
۱	بخوانندۂ کتاب	قطعہ	سپاہ تازہ برانگیزم از ولایت عشق

مثنوی مسافر

نمبر شمار	نظم کا عنوان	ہیئت	پہلا مصرع
	(نوٹ: مثنوی مسافر وزن نمبر ۴ میں لکھی گئی ہے لیکن اس میں دیگر اوزان اور ہیئتوں سے بھی کام لیا گیا ہے چنانچہ حسب ذیل نظم کا تعلق وزن نمبر ۱۹ سے ہے)		
	بر مزار شہنشاہ بابر خلد آشیانی	قصیدہ	بیا کہ ساز فرنگ از نوا بر افتاد است

وزن نمبر ۲۰

بحر خفیف مسدس مخبون محذوف : فَعِلاتن مفاعلن فعِلن (دو بار)
〃 〃 〃 〃 مقصور : فَعِلاتن مفاعلن فَعِلان (دو بار)
〃 〃 〃 〃 مسکن محذوف : فَعِلاتن مفاعلن فعْلن (دو بار)
〃 〃 〃 〃 〃 مقصور : فَعِلاتن مفاعلن فعْلان (دو بار)

نوٹ: ان چار وزنوں کا اجتماع ایک نظم یا غزل میں جائز ہے۔

اس بحر میں صدر (ابتدا) کا رکن مخبون (=فعِلاتن) کی بجائے سالم (= فاعلاتن) بھی آسکتا ہے بلکہ مصرع کا آغاز رکن سالم سے ہو تو روانی، ترنم اور موسیقیت میں خاصا اضافہ ہوتا ہے۔ چنانچہ اس وزن میں علامہ اقبال کے بیشتر مصرعے رکن سالم ہی سے شروع ہوتے ہیں۔

بحر خفیف کا بنیادی وزن فاعلاتن مس تفع لن فاعلاتن (دو بار) ہے۔ مذکورہ بالا اوزان میں فاعلاتن اور مس تفع لن کی حسب ذیل فروع استعمال ہوئی ہیں:

۱۔ فاعلاتن : فعِلاتن سے مخبون ہے۔
۲۔ مفاعلن : مس تفع لن سے مخبون ہے۔
۳۔ فعِلن : فاعلاتن سے مخبون محذوف ہے۔
۴۔ فعِلان یا فعِلات : فاعلاتن کا مخبون مقصور ہے۔
۵۔ فعْلن : فاعلاتن سے مخبون مسکن محذوف ہے۔ اسے مشعث محذوف بھی کہہ سکتے ہیں۔
۶۔ فعْلان یا فعْلات : فاعلاتن کا مخبون مسکن مقصور ہے۔ اسے مشعث مقصور بھی کہہ سکتے ہیں۔

بانگِ درا

نمبر شمار	نظم کا عنوان	ہیئت	پہلا مصرع
	حصہ اول		
٨	ایک گائے اور بکری	مثنوی	اک چراگاہ ہری بھری تھی کہیں
١٥	عقل و دل	قصیدہ	عقل نے ایک دن یہ دل سے کہا
	حصہ سوم		
٩٢	سیرِ فلک	ترکیب بند	تھا تخیل جو ہمسفر میرا (نوٹ: دوسرا بند مطلع سے عاری ہے)
١٤٧	ظریفانہ		
	٢	قطعہ	لڑکیاں پڑھ رہی ہیں انگریزی
	٢٠	قطعہ	رات مچھر نے کہہ دیا مجھ سے

بالِ جبریل

نمبر شمار	نظم کا عنوان	ہیئت	پہلا مصرع
٢/٢٠		غزل	عقل گو آستاں سے دور نہیں
	شیخ مکتب سے	قطعہ	شیخ مکتب ہے اک عمارت گر

ضربِ کلیم

نمبر شمار	نظم کا عنوان	ہیئت	پہلا مصرع
	عورت		
۹۷	ایک سوال	قطعہ	کوئی پوچھے حکیم مغرب سے

پیامِ مشرق

نمبر شمار	نظم کا عنوان	ہیئت	پہلا مصرع
	نقشِ فرنگ		
۶۵	جلال و ہیگل	قطعہ + بیت مصرّع	می کشودم شبے بناخن فکر
۸۰	**خردہ**		
	۳	فرد بیت (غیر مصرّع)	کلک را نالہ از تہی مغزی ست
	۹	قطعہ	طاقت عفو در تو نیست اگر

وزن نمبر ۲۱

بحر کامل مثمن سالم : متَفاعلن متَفاعلن متَفاعلن متَفاعلن (دو بار)

یعنی

آٹھ رکن کا ایک شعر اور ہر رکن سالم

نوٹ : عروض و ضرب کا مذال (= متفاعلان) لانا بھی جائز ہے۔ بحر کامل کا بنیادی رکن متفاعلن ہی ہے۔

بانگِ درا

نمبر شمار	نظم کا عنوان	ہیئت	پہلا مصرع
	حصہ سوم		
۱۴۰	میں اور تو ص ۲۸۴	قطعہ	نہ سلیقہ مجھ میں کلیم کا نہ قرینہ تجھ میں خلیل کا
	غزلیات		
	۶	غزل	کبھی اے حقیقتِ منتظر نظر آ لباسِ مجاز میں
	۷	غزل	نہ دام بھی غزل آشنا ہے طائران چمن تو کیا (نوٹ: مطلع ندارد)

پیامِ مشرق

نمبر شمار	نظم کا عنوان	ہیئت	پہلا مصرع
۵۵	مئی باقی		
	۳۴	غزل	تبِ تابِ بتکدۂ عجم نرسد بسوز و گداز من

وزن نمبر ۲۲

بحر متدارک مثمن مخبون مسکن مضاعف الارکان

یعنی

فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن (بسکون عین دو بار)

نوٹ: اس وزن میں بعض ارکان کا مخبون (= فَعِلن) اور بعض کا مخبون مسکن یا مقطوع (= فعلن) لانا جائز ہے۔ قدر بلگرامی لکھتے ہیں کہ اس بحر کے ارکان "مخبون و مخبون مسکن درہم برہم" لائے جا سکتے ہیں۔ اس میں عروض و ضرب کو مذال (= فعلان) لانے کا بھی اختیار ہے اور مخبون (= فَعِلن) اور مقطوع (= فعلن) بھی[1]

بحر متدارک کا بنیادی رکن فاعلن ہے۔ فَعِلن اس کی مخبون صورت ہے اور فعلن مقطوع جسے مخبون مسکن بھی کہا جا سکتا ہے۔ چونکہ زیر نظر وزن ایک مثمن وزن کی مضاعف الارکان شکل ہے اس لئے اس میں ہر شعر سولہ رکن پر مشتمل ہوگا۔

---

[1] بحر الفصاحت، صـ۲۳۲ اور قواعد العروض، صـ۲۲

بانگِ درا

نمبر شمار	نظم کا عنوان	ہیئت	پہلا مصرع
	حصہ سوم		
۱۴۶	غزلیات		
	۱	غزل	اے بادِ صبا کملی والے سے جا کہیو پیغام مرا (نوٹ: مطلع ندارد)
۱۴۷	ظریفانہ		
	۹	قصیدہ	ہم مشرق کے مسکینوں کا دل مغرب میں جا اٹکا ہے
	۲۹	قطعہ	مسجد تو بنا دی شب بھر میں ایماں کی حرارت والوں نے

وزن نمبر ۲۳

(ا) بحر منسرح مثمن مطوی مکسوف : مفتَعِلن فاعلن مفتعلن فاعلن (دوبار)
(ب) " " " " موقوف : مفتَعِلن فاعلات مفتعلن فاعلات (دوبار)

بالفاظ دیگر

(ا) آٹھ رکن کا پورا شعر۔ دوسرا، چوتھا، چھٹا اور آٹھواں رکن مطوی مکسوف، باقی مطوی
(ب) آٹھ رکن کا پورا شعر۔ دوسرا، چوتھا، چھٹا اور آٹھواں رکن مطوی موقوف، باقی مطوی

نوٹ: بحر منسرح کا بنیادی وزن مستفعلن مفعولات مستفعلن مفعولات (دوبار) ہے مذکورہ بالا اوزان میں مستفعلن اور مفعولات کی حسب ذیل مزاحف صورتیں استعمال ہوتی ہیں:

۱۔ مفتَعِلن = مستفعلن سے مطوی ہے۔
۲۔ فاعلن = مفعولات کا مطوی مکسوف ہے یہ فرع مفعولات پر طے اور کسف کے عمل سے بنی ہے۔
۳۔ فاعلات = مفعولات کا مطوی موقوف ہے یہ فرع مفعولات پر طے اور وقف کے عمل سے بنی ہے۔ بعض حضرات اسے فاعلان سے بدل لیتے ہیں۔

چونکہ ان دو وزنوں کو ایک شعر غزل یا نظم میں جمع کرنا جائز ہے اس لئے عملی اعتبار سے یہ دو وزن ایک وزن کا درجہ رکھتے ہیں۔

بالِ جبریل

نمبر شمار	نظم کا عنوان	ہیئت	پہلا مصرع
۴۱/۲		غزل	ڈھونڈ رہا ہے فرنگ عیش جہاں کا دوام
۵۳/۲		غزل	گرم فغاں ہے جرس اٹھ کہ گیا قافلہ
۵۹/۲		غزل	فقر کے ہیں معجزات تاج و سریر و سپاہ
	دعا	قصیدہ	ہے یہی میری نماز ہے یہی میرا وضو
	مسجد قرطبہ	ترکیب بند	سلسلۂ روز و شب نقش گر حادثات

ضربِ کلیم

نمبر شمار	نظم کا عنوان	ہیئت	پہلا مصرع
	اسلام اور مسلمان		
۸	علم و عشق	مربع	علم نے مجھ سے کہا عشق ہے دیوانہ پن (نوٹ: یہ نظم ہے تو مربع لیکن اس میں بند اول جس کے چاروں مصرعے ہم قافیہ ہوتے ہیں موجود نہیں)
۴۸	غزل	غزل	تیری متاع حیات علم و ہنر کا سرور
	ادبیات، فنون لطیفہ		

١١٧	اہلِ ہنر سے	قطعہ	مہر و مہ و مشتری چند نفس کا فروغ
١٨٣	محراب گل افغان کے افکار ١	قطعہ	میرے کہستاں تجھے چھوڑ کے جاؤں کہاں

ارمغانِ حجاز

نمبر شمار	نظم کا عنوان	ہیئت	مصرع
	عالم برزخ : زمین	نظم جدید ہیئت نمبر۳	آہ یہ مرگ دوام آہ یہ رزم حیات
	ملازادہ ضیغم لولابی کشمیری کا بیاض ٢	قصیدہ	موت ہے اک سخت تر جس کا غلامی ہے نام

پیامِ مشرق

نمبر شمار	نظم کا عنوان	ہیئت	پہلا مصرع
٧	افکار تسخیر فطرت		
	انکار ابلیس ٢	قصیدہ	نوری ناداں نیم سجدہ بآدم برم
	اغوائے آدم ٣	قصیدہ	زندگیٔ سوز و ساز بہ ز سکون دوام

	صبح قیامت ۵	قصیدہ ۵ بیت مصرع	اے کہ ز خورشید تو کوکب جاں مستنیر
۱۰	فصل بہار	نظم جدید ہیئت نمبر ۱۵	خیز کہ در کوہ و دشت خیمہ زد ابر بہار
۲۴	حدی (نغمۂ ساربان حجاز)	نظم جدید ہیئت نمبر ۱۲	ناقۂ سیار من --- تیز ترک گام زن منزل ما دور نیست (نوٹ:- بڑے مصرعے کا وزن ملحوظ رکھا گیا ہے)
۳۸	زندگی و عمل	قطعہ بتصریع شعر اول	ساحل افتادہ گفت گرچہ بسے زیستم
۵۵	مئی باقی		
	۳۰	غزل	گریۂ ما بے اثر نالۂ ما نارساست
	نقش فرنگ		
۶۰	صحبت رفتگاں:		
	ٹالسٹائی	قطعہ	بارکش اہرمن لشکریٔ شہریار
	ہیگل	قطعہ بتصریع شعر اول	جلوہ دہد باغ و راغ معنیٔ مستور را
	ٹالسٹائی	قطعہ بتصریع شعر اول	عقل دور و آفرید فلسفۂ خود پرست

زبورِ عجم

نمبر شمار	نظم کا عنوان	ہیئت	پہلا مصرع
	حصہ دوم		
۵۵		غزل	مثل شرر ذرہ را تن بہ تپیدن دہم

وزن نمبر ۲۴

بحر متشابہ مثمن منون مجدوع : مفعولاتن مفعولاتن مفعولاتن فاع (دو بار)

نوٹ : یہ وزن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فاع (دو بار) کی صورت میں بحر متدارک یا بحر متقارب سے نکالا نو جا سکتا ہے لیکن یہ وزن چہاردہ رکنی ہے اور ظاہر ہے کہ چہاردہ رکنی وزن کسی وزن کی مضاعف الارکان صورت ہی ہو سکتا ہے۔ لہذا اس کی اصلی صورت بیت ہفت رکنی قرار پائے گی جو عروضیوں کے نزدیک ناپسندیدہ اور ناقابل قبول ہے۔ چنانچہ اسے بحر متدارک یا بحر متقارب کے کسی وزن کی مضاعف الارکان صورت قرار نہیں دیا جا سکتا۔

مفعولن سے بھی اس وزن کی تقطیع کی جا سکتی ہے لیکن یہاں بھی وہی دقت پیش آتی ہے یعنی وزن معشر ہو جاتا ہے جو عروضیوں کے نزدیک قابل قبول نہیں علاوہ ازیں یہ تقطیع وزن کی غنائیت کا بھی خون کر دیتی ہے۔

اس مسئلے کا ایک حل یہ بھی ہے کہ اس نظم کو ہیئت کے اعتبار سے مستزاد شمار کیا جائے۔ اس کی صورت یہ ہو گی :

روس بدلے شام بدلے ——— بدلا ہندوستان
تو بھی اے فرزند کہستاں ——— اپنی خودی پہچان

فعلن فعلن فعلن فعلن
بحر متدارک مثمن مقطوع
یا
بحر متقارب مثمن اثلم

لیکن اس صورت میں دقت یہ ہے کہ نظم پہلے ہی مستزاد ہے یعنی ہر شعر کے بعد دو ٹکڑے مستزاد پہلے ہی موجود ہیں۔ چنانچہ مستزاد در مستزاد کی زیر غور صورت میں نظم کی ہیئت یہ ہو گی:

پہلا بند : بدلی بدلے شاہی بدلے ——— بدلا ہندوستان

تو بھی اے فرزندِ کہستاں ——— اپنی خودی پہچان

اپنی خودی پہچان

او غافل افغان

یعنی پہلے مصرعے کے ساتھ ایک ٹکڑا مستزاد اور دوسرے مصرعے کے ساتھ تین ٹکڑے مستزاد تسلیم کرنے ہوں گے۔ یہ بات مستزاد کے قواعد کے علاوہ شاعر کی منشائے کے بھی خلاف معلوم ہوتی ہے۔

بحر متشابہ کے نام سے ایک نئی بحر وجود میں آئی تھی جس کی اصل آٹھ بار مفعولاتُ (بضمِ آخر) قرار دی گئی تھی۔ اور تنوین کے نام سے ایک نیا زحاف بھی ایجاد کیا گیا تھا۔ مفعولاتُ پہ تنوین کے عمل یعنی مفعولاتُ کے آخر میں ایک نون کے اضافے سے مفعولاتن وجود میں آجاتا ہے۔ چنانچہ مفعولاتن مفعولاتن مفعولاتن مفعولاتن (دو بار)، بحر متشابہ منون ٹھہری[1] عروض و ضرب پہ زحاف جدع کے عمل سے زیر بحث وزن کو وزن مثمن کے دائرے میں لایا جاسکتا ہے اس صورت میں تقطیع کا پیمانہ یہ ہوگا:

مفعولاتن مفعولاتن مفعولاتن فاع (دو بار)

یعنی

آٹھ رکن کا ایک شعر۔ عروض و ضرب مجدوع باقی منون

اور اس وزن کا نام ہوگا بحر متشابہ مثمن منون مجدوع۔ چونکہ عروض و ضرب میں جدع و نحر کا اجتماع جائز ہے اس لئے اس وزن میں عروض و ضرب منحور (= فع) بھی آسکتے ہیں۔

مگر عروضیوں نے مفعولاتن کو اس بنا پر تسلیم کرنے سے انکار کیا ہے کہ مفعولاتن دراصل فعلن فعلن ساکن العین کا اجتماع ہے اور فعلن بحر متقارب اور بحر متدارک میں پہلے سے موجود ہے چنانچہ عروضیوں کے نزدیک مفعولاتن کا کوئی جواز نہیں لیکن مذکورہ بالا تصریحات سے ظاہر ہے کہ مفعولاتن کی ضرورت مسلم ہے۔ خواہ وہ ایک نئے رکن کی صورت میں ہو اور خواہ وہ مفعولاتُ پہ زحاف تنوین کے عمل سے بنے۔

---

[1] نجم الغنی رامپوری نے اور ان کی تقلید میں محمد شریف شوخ نے بحر اوفر کی اصل آٹھ بار مفعولاتن قرار دی ہے لیکن قدر بلگرامی کے بیان کے مطابق بحر متشابہ منون کے نصف کا نام بحر اوفر ہے۔ (ابو الاعجاز)

دراصل زیر بحث وزن ایک ہندی الاصل وزن ہے جس کی تقطیع پنگل کے قواعد کے تحت آسانی سے ہو سکتی ہے۔ پنگل میں ایک حرف ملفوظ کو لگھو اور ایک حرف متحرک مع ایک ساکن (یعنی سبب خفیف)، کو گرو کہتے ہیں ایک کھڑی لکیر لگھو کی علامت ہے اور عربی کاف سے ملتا جلتا ایک خط منحنی (ک) گرو کی علامت ہے۔ اس وزن میں پنگل کی تقطیع کے مطابق ہر چرن (مصرع) ستائیس ماترا کا ہے۔ تیرہ گرو متصل آئے ہیں اور آخر میں ایک لگھو ہے۔ سولہویں ماترا پر بشرام یعنی ٹھہراؤ ہے۔ پہلے مصرعے کی بنٹت (تقطیع) ملاحظہ ہو:

رو	ی	بد	ے	شا	ی	بد	ے	بر	لا	حسن	دس	تا	ن
ک	ک	ک	ک	ک	ک	ک	ک	ک	ک	ک	ک	ک	ا
گر	گر	گر	گر	گر	گر	گر	گر	گر	گر	گر	گر	گر	لگھ
۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۱

۱۶ بشرام ۱۱

۲۷

یہ وزن علامہ اقبال کو کچھ ایسا مرغوب بھی نہیں۔ اس وزن میں انہوں نے بھی ایک نظم کہی ہے۔

ضربِ کلیم

نمبر شمار	نظم کا عنوان	ہیئت	پہلا مصرع
۱۸۳	محراب گل افغان کے افکار ۷	مستزاد	رومی بدلے شامی بدلے بدلا ہندوستان (نوٹ: قصیدے کی ہیئت میں پانچ شعر ہیں۔ ہر شعر کے بعد بطور مستزاد دو ٹکڑے بتکرار آئے ہیں۔)

وزن نمبر ۲۵

(ا) بحر منسرح مثمن مطوی منحور : مفتعلن فاعلات مفتعلن فع (دو بار)

(ب) " " " " مجدوع : " " " فاع (دو بار)

بالفاظ دیگر

(ا) آٹھ رکن کا ایک شعر ۔ عروض و ضرب منحور، باقی مطوی

(ب) آٹھ رکن کا ایک شعر ۔ عروض و ضرب مجدوع، باقی مطوی

نوٹ: بحر منسرح کا بنیادی وزن مستفعلن مفعولات مستفعلن مفعولات (دو بار) ہے۔ مذکورہ بالا اوزان میں مستفعلن اور مفعولات کی حسب ذیل مزاحف صورتیں استعمال ہوئی ہیں:

۱۔ مفتعلن = مستفعلن کا مطوی ہے۔

۲۔ فاعلاتُ = مفعولات کا مطوی ہے۔

۳۔ فع = مفعولات کا منحور ہے۔

۴۔ فاع = مفعولات کا مجدوع ہے۔

پورے کلام اقبال میں اس وزن میں صرف ایک شعر ملتا ہے جو علامہ اقبال کا اپنا نہیں بلکہ انہوں نے بصورت اقتباس مستعار لیا ہے۔ خود علامہ اقبال نے اس وزن میں کوئی شعر نہیں کہا کیونکہ یہ وزن اردو اور فارسی دونوں زبانوں میں نہایت غیر متعارف ہے بلکہ اردو کے قارئین کے لئے اس کی موزونیت ہی مشکوک ہے۔ محمد شریف شوخ نے تو فن شاعری (میزان العروض) میں اس بے ڈھنگم وزن کا مذاق اڑانے سے بھی دریغ نہیں کیا۔

چونکہ عروض و ضرب میں منحور و مجدوع کا جمع کرنا جائز ہے اس لئے یہ دو وزن عملی اعتبار سے ایک وزن کا درجہ رکھتے ہیں۔

پس چہ باید کرد

پہلا مصرع	ہیئت	نظم کا عنوان	نمبر شمار
,, نالہ عاشق بگوش مردم دنیا ,,	فرد (بیت بغیر مصرع)	(نوٹ: پس چہ باید کرد مثنوی ہے جو وزن نمبر ۴ میں لکھی گئی ہے لیکن اس میں دوسرے اوزان اور ہیئتوں سے بھی کام لیا گیا ہے۔ چنانچہ حسب ذیل شعر کا تعلق وزن نمبر ۲۵ سے ہے۔)	

باب چہارم

کلیدِ اوزانِ اقبال

اس باب میں ہر کتاب کی ترتیب منظومات کا لحاظ رکھتے ہوئے ہر نظم کا وزن نمبر بتایا گیا ہے۔ وزن نمبر معلوم ہو جانے پر متعلقہ وزن "اوزانِ اقبال یا ضمیمہ نمبر ا سے بآسانی دریافت کیا جا سکتا ہے۔

بانگِ درا

نمبر شمار	نظم کا عنوان یا عنوان کی عدم موجودگی کی صورت میں پہلا مصرعہ	وزن کا نمبر	نمبر شمار	نظم کا عنوان یا عنوان کی عدم موجودگی کی صورت میں پہلا مصرعہ	وزن کا نمبر
			۱۷	آفتاب (ترجمہ گایتری)	۱۸
	(حصہ اول ... ۱۹۰۵ء تک)		۱۸	شمع	۱۸
۱	ہمالہ	۱	۱۹	ایک آرزو	۱۷
۲	گل رنگیں	۱	۲۰	آفتاب صبح	۱
۳	عہد طفلی	۱	۲۱	درد عشق	۱۸
۴	مرزا غالب	۱	۲۲	گل پژمردہ	۱
۵	ابر کوہسار	۲	۲۳	سید کی لوح تربت	۱
۶	ایک مکڑا اور مکھی	۷	۲۴	ماہ نو	۱
۷	ایک پہاڑ اور گلہری	۱۹	۲۵	انسان اور بزم قدرت	۲
۸	ایک گائے اور بکری	۲۰	۲۶	پیام صبح	۵
۹	بچے کی دعا	۲	۲۷	عشق اور موت	۱۴
۱۰	ہمدردی	۱۰	۲۸	زہد اور رندی	۷
۱۱	ماں کا خواب	۱۵	۲۹	شاعر ص ۵۳	۱
۱۲	پرندے کی فریاد	۱۷	۳۰	دل	۲
۱۳	خفتگان خاک سے استفسار	۱	۳۱	موج دریا	۲
۱۴	شمع و پروانہ	۱۸	۳۲	رخصت اے بزم جہاں	۱
۱۵	عقل و دل	۲۰	۳۳	طفل شیر خوار	۱
۱۶	صدائے درد	۱	۳۴	تصویر درد	۵

۳۵	نالۂ فراق	۱
۳۶	چاند	۱
۳۷	بلالؓ	۱۹
۳۸	سرگزشت آدم	۱۹
۳۹	ترانۂ ہندی	۱۷
۴۰	جگنو	۱۷
۴۱	صبح کا ستارہ	۲
۴۲	ہندوستانی بچوں کا قومی گیت	۱۷
۴۳	نیا شوالہ	۱۷
۴۴	داغ	۱
۴۵	ابر	۱۵
۴۶	ایک پرندہ اور جگنو	۹
۴۷	بچہ اور شمع	۱
۴۸	کنارِ راوی	۱۹
۴۹	التجائے مسافر	۱۹
۵۰	غزلیات	
۱	گلزارِ ہست و بود نہ بیگانہ وار دیکھ	۱۸
۲	نہ آتے ہمیں اس میں تکرار کیا تھی	۱۴
۳	عجب واعظ کی دینداری ہے یارب	۹
۴	لاؤں وہ تنکے کہاں سے آشیانے کیلئے	۱
۵	کیا کہوں اپنے چمن سے میں جدا کیونکر ہوا	۱
۶	انوکھی وضع ہے سارے زمانے سے نرالے ہیں	۵
۷	ظاہر کی آنکھ سے نہ تماشا کرے کوئی	۱۰
۸	کہوں کیا آرزوئے بیدلی مجھکو کہاں تک ہے	۵
۹	جنہیں میں ڈھونڈتا تھا آسمانوں میں زمینوں میں	۵
۱۰	ترے عشق کی انتہا چاہتا ہوں	۱۴
۱۱	کشادہ دستِ کرم جب وہ بے نیاز کرے	۱
۱۲	سختیاں کرتا ہوں دل پر غیر سے غافل ہوں میں	۱
۱۳	مجنوں نے شہر چھوڑا تو صحرا بھی چھوڑ دے	۱۸

حصہ دوم ۱۹۰۵ء سے ۱۹۰۸ء تک

۵۱	محبت	۵
۵۲	حقیقتِ حسن	۱۹
۵۳	پیام	۱۳
۵۴	سوامی رام تیرتھ	۱
۵۵	طلبۂ علی گڑھ کالج کے نام	۱۳
۵۶	اخترِ صبح	۱۹
۵۷	حسن و عشق	۲
۵۸	.... کی گود میں بلی دیکھ کر	۲
۵۹	کلی	۲
۶۰	چاند اور تارے	۱۰
۶۱	وصال	۱
۶۲	سلیمیٰ	۱۷
۶۳	عاشقِ ہرجائی	۱
۶۴	کوششِ ناتمام	۱۳

٦٥	نوائے غم	٢
٦٦	عشرت امروز	١٩
٦٧	انسان ص ١٣٤	١٠
٦٨	جلوہ حسن	٢
٦٩	ایک شام	١٠
٧٠	تنہائی	١٠
٧١	پیام عشق	١٢
٧٢	فراق	١٩
٧٣	عبدالقادر کے نام	٢
٧٤	صقلیہ	١
٧٥	٥ غزلیات	
	١ زندگی انساں کی اک دم کے سوا کچھ بھی نہیں	١
	٢ الٰہی عقل خجستہ پے کو ذرا سی دیوانگی سکھا دے	١٢
	٣ زمانہ دیکھے گا جب مرے دل سے محشر اٹھے گا گفتگو کا	١٢
	٤ چمک تیری عیاں بجلی میں آتش میں شرارے میں	٥
	٥ یوں تو اے بزم جہاں دلکش تھے ہنگامے ترے	١
	٦ مثال پرتو مے طوف جام کرتے ہیں	١٩
	٧ زمانہ آیا ہے بے حجابی کا عام دیدار یار ہو گا	١٢
	حصہ سوم (١٩٠٨ء سے ...)	
٧٦	بلاد اسلامیہ	١
٧٧	ستارہ	١٩

٧٨	دو ستارے	١٠
٧٩	گورستان شاہی	١
٨٠	نمود صبح	١
٨١	تضمین بر شعر انیسی شاملو	٥
٨٢	فلسفۂ غم	١
٨٣	پھول کا تحفہ عطا ہونے پر	١٩
٨٤	ترانۂ ملی	١٧
٨٥	وطنیت	٧
٨٦	ایک حاجی مدینے کے راستے میں	١
٨٧	قطعہ	١٢
٨٨	شکوہ	٢
٨٩	چاند	١٧
٩٠	رات اور شاعر	١٧،٢
٩١	بزم انجم	١٧
٩٢	سیر فلک	٢٠
٩٣	نصیحت	٢
٩٤	رام	١٨
٩٥	موٹر	١٨
٩٦	انسان ص ١٩٧	٦
٩٧	خطاب بہ جوانان اسلام	٥
٩٨	غرۂ شوال یا ہلال عید	١
٩٩	شمع اور شاعر	١
١٠٠	مسلم	١

۱۰۱	حضور رسالتمآبؐ میں	۱۹
۱۰۲	شفاخانۂ حجاز	۱۸
۱۰۳	جواب شکوہ	۲
۱۰۴	ساقی	۱۹
۱۰۵	تعلیم اور اس کے نتائج	۲
۱۰۶	قرب سلطان	۱۹
۱۰۷	شاعر ص۲۳۵	۱۳
۱۰۸	نوید صبح	۱
۱۰۹	دعا	۶
۱۱۰	عید پر شعر لکھنے کی فرمائش کے جواب میں	۱۹
۱۱۱	فاطمہ بنت عبداللہ	۱
۱۱۲	شبنم اور ستارے	۷
۱۱۳	محاصرۂ ادرنہ	۱۸
۱۱۴	غلام قادر رہیلہ	۵
۱۱۵	ایک مکالمہ	۷
۱۱۶	میں اور تو ص۲۴۶	۱۹
۱۱۷	تضمین بر شعر ابوطالب کلیم	۱
۱۱۸	شبلی و حالی	۱۸
۱۱۹	ارتقاء	۱۹
۱۲۰	صدیقؓ	۱۸
۱۲۱	تہذیب حاضر	۵
۱۲۲	والدہ مرحومہ کی یاد میں	۱
۱۲۳	شعاع آفتاب	۱
۱۲۴	عرفی	۵
۱۲۵	ایک خط کے جواب میں	۱۹
۱۲۶	نانک	۱
۱۲۷	کفر و اسلام	۱
۱۲۸	بلالؓ ص۲۷۲	۱۸
۱۲۹	مسلمان اور تعلیم جدید	۱۱
۱۳۰	پھولوں کی شہزادی	۵
۱۳۱	تضمین بر شعر صائب	۵
۱۳۲	فردوس میں ایک مکالمہ	۷
۱۳۳	مذہب (تضمین بر شعر مرزا بیدل ص۲۷۷)	۱۸
۱۳۴	جنگ یرموک کا ایک واقعہ	۱۸
۱۳۵	مذہب ص۲۷۹	۱
۱۳۶	پیوستہ رہ شجر سے امید بہار رکھ	۱۸
۱۳۷	شب معراج	۲
۱۳۸	پھول	۵
۱۳۹	شیکسپیئر	۲
۱۴۰	میں اور تو ص۲۸۴	۲۱
۱۴۱	اسیری	۱
۱۴۲	دریوزۂ خلافت	۱۴
۱۴۳	ہمایوں	۱
۱۴۴	خضر راہ	۱
۱۴۵	طلوع اسلام	۵

۱۴۶		**غزلیات**	
	۱	اے بادِ صبا کملی والے سے جا کہیو پیغام مرا	۲۲
	۲	ہے سرودِ قمری و بلبل فریبِ گوش ہے	۱
	۳	نالہ ہے بلبلِ شوریدہ ترا خام ابھی	۳
	۴	پردہ چہرے سے اٹھا انجمن آرائی کر	۳
	۵	پھر بادِ بہار آئی اقبال غزل خواں ہو	۶
	۶	کبھی اے حقیقتِ منتظر نظر آ لباسِ مجاز میں	۲۱
	۷	تہِ دام بھی غزل آشنا رہے طائرانِ چمن تو کیا	۲۱
	۸	گرچہ تو زندانیٔ اسباب ہے	۴
۱۴۷		**ظریفانہ**	
	۱	مشرق میں اصولِ دین بن جاتے ہیں	۸
	۲	لڑکیاں پڑھ رہی ہیں انگریزی	۳۰
	۳	شیخ صاحب بھی تو پردے کے کوئی حامی نہیں	۱
	۴	یہ کوئی دن کی بات ہے اے مردِ ہوشمند	۱۸
	۵	تعلیمِ مغربی ہے بہت جرأت آفریں	۱۸
	۶	کچھ غم نہیں جو حضرتِ واعظ ہیں تنگدست	۱۸
	۷	تہذیب کے مریض کو گولی سے فائدہ ؟	۱۸
	۸	انتہا بھی اس کی ہے آخر خریدیں کب تلک	۱
	۹	ہم مشرق کے مسکینوں کا دل مغرب میں جا اٹکا ہے	۲۲
	۱۰	اصل شہود و شاہد و مشہود ایک ہے	۱۸
	۱۱	ہاتھوں سے اپنے دامنِ دنیا نکل گیا	۱۸
	۱۲	وہ مس بولی ارادہ خودکشی کا جب کیا میں نے	۵
	۱۳	ناداں تھے اس قدر کہ نہ جانی عرب کی قدر	۱۸
	۱۴	ہندوستاں میں جزوِ حکومت ہیں کونسلیں	۱۸
	۱۵	ممبری امپیریل کونسل کی کچھ مشکل نہیں	۱
	۱۶	دلیلِ مہر و وفا اس سے بڑھ کے کیا ہوگی	۱۹
	۱۷	فرما رہے تھے شیخ طریقِ عمل پہ وعظ	۱۸
	۱۸	دیکھئے چلتی ہے مشرق کی تجارت کب تک	۲
	۱۹	گائے اک روز ہوئی اونٹ سے یوں گرمِ سخن	۲
	۲۰	رات مچھر نے کہہ دیا مجھ سے	۲۰
	۲۱	یہ آیۂ نو جیل سے نازل ہوئی مجھ پہ	۷
	۲۲	جان جائے ہاتھ سے جائے نہ ست	۴
	۲۳	محنت و سرمایہ دنیا میں صف آرا ہو گئے	۱
	۲۴	شام کی سرحد سے رخصت ہے وہ رندِ لم یزل	۱
	۲۵	تکرار تھی مزارع و مالک میں ایک روز	۱۸
	۲۶	اٹھا کر پھینک دو باہر گلی میں	۹
	۲۷	کارخانے کا ہے مالک مردکِ ناکردہ کار	۱
	۲۸	سنا ہے میں نے کل یہ گفتگو تھی کارخانے میں	۵
	۲۹	مسجد تو بنا دی شب بھر میں ایماں کی حرارت والوں نے	۲۲

بالِ جبریل

نمبر شمار	نظم کا عنوان یا عنوان کی عدم موجودگی کی صورت میں پہلا مصرع	وزن کا نمبر
	اٹھ کہ خورشید کا سامان سفر تازہ کریں	۲
	پھول کی پتی سے کٹ سکتا ہے ہیرے کا جگر	۱
۱	میری نوائے شوق سے شور حریم ذات میں	۱۳
	ترے شیشے میں مے باقی نہیں ہے	۹
۲	اگر کج رو ہیں انجم آسماں تیرا ہے یا میرا	۵
۳	گیسوئے تابدار کو اور بھی تابدار کر	۱۳
	دلوں کو مرکز مہر و وفا کر	۹
۴	اثر کرے نہ کرے سن تو لے مری فریاد	۱۹
	جوانوں کو مری آہ سحر دے	۹
۵	کیا عشق ایک زندگیٔ مستعار کا	۱۸
۶	پریشاں ہو کے میری خاک آخر دل نہ بن جائے	۵
	تری دنیا جہانِ مرغ و ماہی	۹
۷	دگرگوں ہے جہاں تاروں کی گردش تیز ہے ساقی	۲
	کرم تیرا کہ بے جوہر نہیں میں	۹
۸	لا پھر اک بار وہی بادہ و جام اے ساقی	۲
	وہی اصل مکان و لامکاں ہے	۹
۹	مٹا دیا مرے ساقی نے عالم من و تو	۱۹
	کبھی آوارہ و بے خانماں عشق	۹
۱۰	متاع بے بہا ہے درد و سوز آرزومندی	۵
	کبھی تنہائی کوہ و دمن عشق	۹
۱۱	تجھے یاد کیا نہیں ہے مرے دل کا وہ زمانہ	۳
	عطا اسلاف کا جذب دروں کر	۹
۱۲	ضمیر لالہ مئے لعل سے ہوا لبریز	۱۹
	یہ نکتہ میں نے سیکھا بوالحسن سے	۹
۱۳	وہی میری کم نصیبی وہی تیری بے نیازی	۳
	خرد واقف نہیں ہے نیک و بد سے	۹
۱۴	اپنی جولاں گاہ زیر آسماں سمجھا تھا میں	۱
	خدائی اہتمام خشک و تر ہے	۹
۱۵	اک دانش نورانی اک دانش برہانی	۶
	یہی آدم ہے سلطاں بحر و بر کا	۹
۱۶	یا رب یہ جہان گزراں خوب ہے لیکن	۷
۱	سما سکتا نہیں پہنائے فطرت میں مرا سودا	۵
۲	یہ کون غزل خواں ہے پرسوز و نشاط انگیز	۶
۳	وہ حرف راز کہ مجھ کو سکھا گیا ہے جنوں	۱۹
۴	عالم آب و خاک و باد سرّ عیاں ہے تو کہ میں	۱۳

٥	تو ابھی رہگذر میں ہے قیدِ مقام سے گزر	١٣
٦	امین راز ہے مردانِ حُر کی درویشی	١٩
٧	پھر چراغ لالہ سے روشن ہوئے کوہ و دمن	١
٨	مسلماں کے لہو میں ہے سلیقہ دلنوازی کا	٥
٩	عشق سے پیدا نوائے زندگی میں زیر و بم	١
١٠	دل سوز سے خالی ہے نگہ پاک نہیں ہے	٧
١١	ہزار خوف ہو لیکن زباں ہو دل کی رفیق	١٩
١٢	پوچھ اس سے کہ مقبول ہے فطرت کی گواہی	٧
١٣	یہ حوریانِ فرنگی دل و نظر کا حجاب	١٩
١٤	دلِ بیدار فاروقی، دلِ بیدار کراری	٥
١٥	خودی کی شوخی و تندی میں کبر و ناز نہیں	١٩
١٦	میر سپاہ ناسزا لشکریاں شکستہ صف	١٣
١٧	زمستانی ہوا میں گرچہ تھی شمشیر کی تیزی	٥
١٨	یہ دیر کہن کیا ہے انبار خس و خاشاک	٦
١٩	کمال ترک نہیں آب و گل سے مہجوری	١٩
٢٠	عقل گو آستاں سے دور نہیں	٢٠
٢١	خودی وہ بحر ہے جس کا کوئی کنارہ نہیں	١٩
٢٢	یہ پیام دے گئی ہے مجھے باد صبحگاہی	٣
٢٣	تری نگاہ فرومایہ ہاتھ ہے کوتاہ	١٩
٢٤	خرد کے پاس خبر کے سوا کچھ اور نہیں	١٩
٢٥	نگاہ فقر میں شان سکندری کیا ہے	١٩
٢٦	نہ تو زمیں کے لئے ہے نہ آسماں کیلئے	١٩
٢٧	تو اے اسیر مکاں! لامکاں سے دور نہیں	١٩
٢٨	خرد نے مجھ کو عطا کی نظر حکیمانہ	١٩
٢٩	افلاک سے آتا ہے نالوں کا جواب آخر	٦
٣٠	ہر شے مسافر ہر چیز راہی	١٦
٣١	ہر چیز ہے محو خود نمائی	١٠
٣٢	اعجاز ہے کسی کا یا گردش زمانہ	١٧
٣٣	خرد مندوں سے کیا پوچھوں کہ میری ابتدا کیا ہے	٥
٣٤	جب عشق سکھاتا ہے آداب خود آگاہی	٦
٣٥	مجھے آہ و فغان نیم شب کا پھر پیام آیا	٥
٣٦	نہ ہو طغیان مشتاقی تو میں رہتا نہیں باقی	٥
٣٧	فطرت کو خرد کے روبرو کر	١٠
٣٨	یہ پیران کلیسا و حرم اے وائے مجبوری	٥
٣٩	تازہ پھر دانش حاضر نے کیا سحر قدیم	٢
٤٠	ستاروں سے آگے جہاں اور بھی ہیں	١٤
٤١	ڈھونڈ رہا ہے فرنگ عیش جہاں کا دوام	٢٣
٤٢	خودی ہو علم سے محکم تو غیرت جبریل	١٩
٤٣	مکتبوں میں کہیں رعنائی افکار بھی ہے	٢
٤٤	حادثہ وہ جو ابھی پردۂ افلاک میں ہے	٢
٤٥	رہا نہ حلقۂ صوفی میں سوز مشتاقی	١٩
٤٦	ہوا نہ زور سے اس کے کوئی گریباں چاک	١٩
٤٧	یوں ہاتھ نہیں آتا وہ گوہر یک دانہ	٦
٤٨	نہ تخت و تاج میں نے لشکر و سپاہ میں ہے	١٩
٤٩	فطرت نے نہ بخشا مجھے اندیشۂ چالاک	٧
٥٠	کریں گے اہل نظر تازہ بستیاں آباد	١٩

۵۱	کی حق سے فرشتوں نے اقبال کی غمازی	۶
۵۲	نے مہرہ باقی نے مہرہ بازی	۱۶
۵۳	گرم فغاں ہے جرس اٹھ کہ گیا قافلہ	۲۳
۵۴	میری نوا سے ہوئے زندہ عارف و عامی	۱۹
۵۵	ہر اک مقام سے آگے گزر گیا مہ نو	۱۹
۵۶	کھو نہ جا اس سحر و شام میں اے صاحب ہوش	۲
۵۷	تھا جہاں مدرسۂ شیری و شاہنشاہی	۲
۵۸	ہے یاد مجھے نکتۂ سلمان خوش آہنگ	۷
۵۹	فقر کے ہیں معجزات تاج و سریر و سپاہ	۲۳
۶۰	کمال جوش جنوں میں رہا میں گرم طواف	۱۹
۶۱	شعور و ہوش و خرد کا معاملہ ہے عجیب	۱۹
۹	نوٹ :- اکسٹھویں غزل کے بعد بائیس دو بیتیاں آئی ہیں ۔	
	دعا	۲۳
	دم عارف نسیم صبحدم ہے	۹
	مسجد قرطبہ	۲۳
	قید خانہ میں معتمد کی فریاد	۱
	عبد الرحمٰن اول کا بویا ہوا کھجور کا پہلا درخت	۱۰
	رگوں میں وہ لہو باقی نہیں ہے	۹
	ہسپانیہ	۷
	کھلے جاتے ہیں اسرار نہانی	۹
	طارق کی دعا (اندلس کے میدان جنگ میں)	۱۴
	زمانے کی یہ گردش جاودانہ	۹

لینن (خدا کے حضور میں)	۷
فرشتوں کا گیت	۱۳
فرمان خدا (فرشتوں سے)	۷
حکیمی نامسلمانی خودی کی	۹
ذوق و شوق	۱۵-۱۳
پروانہ اور جگنو	۷
جاوید کے نام	۱۹
گدائی	۱
ملا اور بہشت	۲
دین و سیاست	۱۴
الارض للہ	۱
ایک نوجوان کے نام	۵
نصیحت	۱
لالۂ صحرا	۶
اقبال نے کل اہل خیاباں کو سنایا	۷
ساقی نامہ	۱۵
زمانہ	۱۲
فرشتے آدم کو جنت سے رخصت کرتے ہیں	۱۹
روح ارضی آدم کا استقبال کرتی ہے	۷
قطعہ	۷
پیر و مرید	۴
تراتن روح سے ناآشنا ہے	۹
جبریل و ابلیس	۱

قطعہ	۷	پنجاب کے پیرزادوں سے	۷
اذان	۷	سیاست	۷
قطعہ	۷	فقر	۶
محبت	۱۴	خودی	۱۵
ستارہ کا پیغام	۱۹	جدائی	۱۰
جاوید کے نام (لندن میں اس کے ہاتھ کا لکھا ہوا پہلا خط آنے پر)	۱۹	خانقاہ	۱
		ابلیس کی عرضداشت	۷
فلسفہ و مذہب	۱۸	لہو	۱۹
یورپ سے ایک خط	۴،۷	پرواز	۱۹
نپولین کے مزار پر	۲	شیخ مکتب سے	۲۰
مسولینی	۱	فلسفی	۱۹
سوال	۷	شاہیں	۱۴
پنجاب کے دہقان سے	۱۵	باغی مرید	۷
نادر شاہ افغان	۱۹	ہارون کی آخری نصیحت	۷
خوشحال خاں کی وصیت	۱۵	ماہر نفسیات سے	۷
تاتاری کا خواب	۹	یورپ	۱
حال و مقام	۷	آزادی افکار	۷
ابو العلا معری	۷	شیر اور خچر	۱
سنیما	۱۴	چیونٹی اور عقاب	۱۸

ضربِ کلیم

نمبر شمار	نظم کا عنوان یا عنوان کی عدم موجودگی کی صورت میں پہلا مصرع	وزن کا نمبر
	نہیں مقام کی خوگر طبیعت آزاد	۱۹
	اعلیحضرت نواب سر حمید اللہ خاں فرمانروائے بھوپال کی خدمت میں	۱۹
	ناظرین سے	۱۸
	تمہید	۱۹
	اسلام اور مسلمان	
۱	صبح	۲
۲	لا الہ الا اللہ	۱۹
۳	تن بہ تقدیر	۲
۴	معراج	۷
۵	ایک فلسفہ زدہ سید زادے کے نام	۱۰
۶	زمین و آسمان	۷
۷	مسلمان کا زوال	۱۹
۸	علم و عشق	۲۳
۹	اجتہاد	۲
۱۰	شکر و شکایت	۷
۱۱	ذکر و فکر	۱۹

نمبر شمار	نظم کا عنوان یا عنوان کی عدم موجودگی کی صورت میں پہلا مصرع	وزن کا نمبر
۱۲	ملائے حرم	۱۹
۱۳	تقدیر	۷
۱۴	توحید	۲
۱۵	علم اور دین	۱۹
۱۶	ہندی مسلمان	۷
۱۷	آزادیٔ شمشیر کے اعلان پر	۷
۱۸	جہاد	۱۸
۱۹	قوت اور دین	۷
۲۰	فقر و ملوکیت	۲
۲۱	اسلام	۲
۲۲	حیات ابدی	۲
۲۳	سلطانی	۱۹
۲۴	صوفی سے	۱۹
۲۵	افرنگ زدہ	۱۹
۲۶	تصوف	۱۹
۲۷	ہندی اسلام	۷
۲۸	غزل: دل مردہ دل نہیں ہے اسے زندہ کرو دوبارہ	۳
۲۹	دنیا	۷

۳۰	نماز	۱۹
۳۱	وحی	۲
۳۲	شکست	۱۹
۳۳	عقل و دل	۷
۳۴	مستیٔ کردار	۷
۳۵	قبر	۷
۳۶	قلندر کی پہچان	۷
۳۷	فلسفہ	۷
۳۸	مردانِ خدا	۱۹
۳۹	کافر و مومن	۷
۴۰	مہدیٔ برحق	۷
۴۱	مومن	۷
۴۲	محمد علی باب	۷
۴۳	تقدیر (ابلیس و یزداں)	۱
۴۴	اے روحِ محمدؐ	۷
۴۵	مدنیت اسلام	۱۹
۴۶	امامت	۲
۴۷	فقر و راہبی	۱۹
۴۸	غزل: تیری متاعِ حیات علم و ہنر کا سرور	۲۲
۴۹	تسلیم و رضا	۷
۵۰	نکتۂ توحید	۱۹
۵۱	الہام اور آزادی	۷
۵۲	جان و تن	۱
۵۳	لاہور و کراچی	۲
۵۴	نبوت	۲
۵۵	آدم	۱۹
۵۶	مکہ اور جنیوا	۷
۵۷	اے پیرِ حرم	۷
۵۸	مہدی	۷
۵۹	مردِ مسلمان	۷
۶۰	پنجابی مسلمان	۷
۶۱	آزادی	۷
۶۲	اشاعتِ اسلام فرنگستان میں	۱۹
۶۳	لا و الّا	۵
۶۴	امرائے عرب سے	۱۹
۶۵	احکامِ الٰہی	۷
۶۶	موت	۱۹
۶۷	قُم باذن اللہ	۱۹

تعلیم و تربیت

۶۸	مقصود	۱۹
۶۹	زمانۂ حاضر کا انسان	۲
۷۰	اقوامِ مشرق	۲
۷۱	آگاہی	۱۹
۷۲	مصلحینِ مشرق	۵
۷۳	مغربی تہذیب	۱۹

۷۴	اسرار پیدا	۷
۷۵	سلطان ٹیپو کی وصیت	۱۸
۷۶	غزل: نہ میں اعجمی نہ ہندی نہ عراقی و حجازی	۳
۷۷	بیداری	۷
۷۸	خودی کی تربیت	۱۹
۷۹	آزادیٔ فکر	۷
۸۰	خودی کی زندگی	۱۹
۸۱	حکومت	۲
۸۲	ہندی مکتب	۷
۸۳	تربیت	۱
۸۴	خوب و زشت	۱۹
۸۵	مرگ خودی	۱۹
۸۶	مہمان عزیز	۲
۸۷	عصر حاضر	۲
۸۸	طالب علم	۱۹
۸۹	امتحان	۱۹
۹۰	مدرسہ	۲
۹۱	حکیم نطشہ	۱۹
۹۲	اساتذہ	۷
۹۳	غزل: ملے گا منزل مقصود کا اسی کو سراغ	۱۹
۹۴	دین و تعلیم	۲
۹۵	جاوید سے	۱۰

عورت

۹۶	مرد فرنگ	۱۹
۹۷	ایک سوال	۲۰
۹۸	پردہ	۱۴
۹۹	خلوت	۷
۱۰۰	عورت ص۹۲	۱۹
۱۰۱	آزادیٔ نسواں	۷
۱۰۲	عورت کی حفاظت	۷
۱۰۳	عورت اور تعلیم	۷
۱۰۴	عورت ص۹۶	۲

ادبیات، فنون لطیفہ

۱۰۵	دین و ہنر	۱۹
۱۰۶	تخلیق	۱۹
۱۰۷	جنون	۱۹
۱۰۸	اپنے شعر سے	۲
۱۰۹	پیرس کی مسجد	۱۹
۱۱۰	ادبیات	۲
۱۱۱	نگاہ	۱۹
۱۱۲	مسجد قوت الاسلام	۲
۱۱۳	تیاتر	۱۹
۱۱۴	شعاع امید	۱۹ ۷
۱۱۵	امید	۱۹
۱۱۶	نگاہ شوق	۱۹
۱۱۷	اہل ہنر سے	۲۳

۱۱۸	غزل	۱۶
۱۱۹	وجود	۲
۱۲۰	سرود	۱۸
۱۲۱	نسیم و شبنم	۷
۱۲۲	اہرام مصر	۷
۱۲۳	مخلوقات ہنر	۲
۱۲۴	اقبال	۷
۱۲۵	فنون لطیفہ	۷
۱۲۶	صبح چمن	۷
۱۲۷	خاقانی	۱۰
۱۲۸	رومی	۱۹
۱۲۹	جدت	۷
۱۳۰	مرزا بیدل	۱
۱۳۱	جلال و جمال	۱۹
۱۳۲	مصور	۷
۱۳۳	سرود حلال	۲
۱۳۴	سرود حرام	۱۹
۱۳۵	فوارہ	۱۹
۱۳۶	شاعر	۷
۱۳۷	شعر عجم	۷
۱۳۸	ہنروران ہند	۲
۱۳۹	مرد بزرگ	۲
۱۴۰	عالم نو	۲

۱۴۱	ایجاد معانی	۷
۱۴۲	موسیقی	۱۹
۱۴۳	ذوق نظر	۱۹
۱۴۴	شعر	۷
۱۴۵	رقص و موسیقی	۱
۱۴۶	ضبط	۵
۱۴۷	رقص	۲
	سیاسیات مشرق و مغرب	
۱۴۸	اشتراکیت	۷
۱۴۹	کارل مارکس کی آواز	۱۲
۱۵۰	انقلاب	۱۹
۱۵۱	خوشامد	۷
۱۵۲	مناصب	۱۹
۱۵۳	یورپ اور یہود	۷
۱۵۴	نفسیات غلامی صد ۱۴۲	۷
۱۵۵	بلشویک روس	۱۹
۱۵۶	آج اور کل	۷
۱۵۷	مشرق	۱۹
۱۵۸	سیاسیات افرنگ	۱۹
۱۵۹	خواجگی	۲
۱۶۰	غلاموں کے لئے	۲
۱۶۱	اہل مصر سے	۲

۱۶۲	ابی سینیا	۱۸
۱۶۳	ابلیس کا فرمان اپنے سیاسی فرزندوں کے نام	۱۸
۱۶۴	جمعیت اقوام مشرق	۷
۱۶۵	سلطانیٔ جاوید	۷
۱۶۶	جمہوریت	۷
۱۶۷	یورپ اور سوریا	۱۹
۱۶۸	مسولینی (اپنے مشرقی اور مغربی حریفوں سے)	۱
۱۶۹	گلہ	۷
۱۷۰	انتداب	۱۹
۱۷۱	لادین سیاست	۱۹
۱۷۲	دام تہذیب	۷
۱۷۳	نصیحت	۷
۱۷۴	ایک بحری قزاق اور سکندر	۵
۱۷۵	جمعیت اقوام	۷
۱۷۶	شام و فلسطین	۷
۱۷۷	سیاسی پیشوا	۱۹
۱۷۸	نفسیات غلامی صد۱۶۱	۲
۱۷۹	غلاموں کی نماز	۱۹
۱۸۰	فلسطینی عرب	۱۹
۱۸۱	مشرق و مغرب	۱۹
۱۸۲	نفسیات حاکمی (اصطلاحات)	۷

۱۸۳	محراب گل افغان کے افکار	
۱	میرے کہستاں تجھے چھوڑ کے جاؤں کہاں	۲۳
۲	حقیقت ازلی ہے رقابت اقوام	۱۹
۳	تری دعا سے قضا تو بدل نہیں سکتی	۱۹
۴	کیا چرخ کج رو کیا مہر کیا ماہ	۱۶
۵	یہ مدرسہ یہ کھیل یہ غوغائے روا رو	۷
۶	جو عالم ایجاد میں ہے صاحب ایجاد	۷
۷	رومی بدلے شامی بدلے بدلا ہندوستان	۲۴
۸	زاغ کہتا ہے نہایت بدنما ہیں تیرے پر	۱
۹	عشق طینت میں فرومایہ نہیں مثل ہوس	۲
۱۰	وہی جواں ہے قبیلے کی آنکھ کا تارا	۱۵
۱۱	جس کے پرتو سے منور رہی تیری شب دوش	۲
۱۲	لا دینی و لاطینی کس پیچ میں الجھا تو!	۶
۱۳	مجھ کو تو یہ دنیا نظر آتی ہے دگرگوں	۷
۱۴	بے جرأت رندانہ ہر عشق ہے روباہی	۶
۱۵	آدم کا ضمیر اس کی حقیقت پہ ہے شاہد	۷
۱۶	قوموں کے لئے موت ہے مرکز سے جدائی	۷
۱۷	آگ اس کی پھونک دیتی ہے برنا و پیر کو	۱۸
۱۸	یہ نکتہ خوب کہا شیر شاہ سوری نے	۱۹
۱۹	نگاہ وہ نہیں جو سرخ و زرد پہچانے	۱۹
۲۰	فطرت کے مقاصد کی کرتا ہے نگہبانی	۶

ارمغانِ حجاز

نمبر شمار	نظم کا عنوان	وزن کا نمبر
	حضور حق	۹
	حضور رسالت	
	ادب گاہیست زیر آسماں از عرش نازک تر	۵
	حضور رسالت	۹
	حضور ملت	۹
	حضور عالم انسانی	
	آدمیت احترام آدمی	۴
	حضور عالم انسانی	۹
	بہ یاران طریق	۹
	اردو نظمیں	
	ابلیس کی مجلس شوریٰ	۱
	بڈھے بلوچ کی نصیحت بیٹے کو	۷
	تصویر و مصور	۹
	عالم برزخ	۷، ۱، ۳، ۲
	معزول شہنشاہ	۱

نمبر شمار	نظم کا عنوان یا عنوان کی عدم موجودگی کی صورت میں پہلا مصرع	وزن کا نمبر
	دوزخی کی مناجات	۷
	مسعود مرحوم	۱۹
	آوازِ غیب	۶
۶	**رباعیات**	
	ملا زادہ ضیغم لولابی کشمیری کا بیاض	
۱	پانی ترے چشموں کا تڑپتا ہوا سیماب	۷
۲	موت ہے اک سخت تر جس کا غلامی ہے نام	۲۳
۳	آج وہ کشمیر ہے محکوم و مجبور و فقیر	۱
۴	گرم ہو جاتا ہے جب محکوم قوموں کا لہو	۱
۵	دراج کی پرواز میں ہے شوکت شاہیں	۷
۶	رندوں کو بھی معلوم ہیں صوفی کے کمالات	۷
۷	نکل کر خانقاہوں سے ادا کر رسم شبیری	۵
۸	سمجھا لہو کی بوند اگر تو اسے تو خیر	۱۸
۹	کھلا جب چمن میں کتب خانۂ گل	۱۴
۱۰	آزاد کی رگ سخت ہے مانند رگ سنگ	۷
۱۱	تمام عارف و عامی خودی سے بیگانہ	۱۹

۱۲	دگرگوں جہاں ان کے زورِ عمل سے	۱۴
۱۳	نشاں یہی ہے زمانے میں زندہ قوموں کا	۱۹
۱۴	چہ کافرانہ قمارِ حیات می بازی	۱۹
۱۵	ضمیرِ مغرب ہے تاجرانہ ضمیرِ مشرق ہے راہبانہ	۱۲
۱۶	حاجت نہیں اے خطۂ گل شرح و بیاں کی	۷
۱۷	خود آگاہی نے سکھلا دی ہے جس کو تن فراموشی	۵
۱۸	آں عزمِ بلند آور آں سوزِ جگر آور	۶
۱۹	غریبِ شہر ہوں میں سن تو لے مری فریاد	۱۹
	سر اکبر حیدری صدرِ اعظم حیدر آباد دکن کے نام	۲
	حسین احمد	۱۹
	حضرتِ انسان	۵

اسرارِ خودی

نمبر شمار	نظم کا عنوان یا عنوان کی عدم موجودگی کی صورت میں پہلا مصرع	وزن کا نمبر	
	نیست در خشک و تر بیشۂ من کوتاہی	۲	(نوٹ: وزن نمبر ۲، اور وزن نمبر ۱۸ کی ذیل میں آنے والے اشعار ضمنی حیثیت میں آئے ہیں مثنوی اسرار خودی کا اصل وزن، وزن نمبر ۴ ہی ہے)
	اسرارِ خودی	(۴)	
	غزل ص۲ دی شیخ با چراغ ہمی گشت گرد شہر	۱۸	

رموزِ بےخودی

نمبر شمار	نظم کا عنوان یا عنوان کی عدم موجودگی کی صورت میں پہلا مصرع	وزن کا نمبر	
	رموزِ بےخودی	(۴)	(نوٹ: وزن نمبر ۷ کی ذیل میں آنیوالا شعر ضمنی حیثیت میں آیا ہے مثنوی رموزِ بےخودی کا اصل وزن وزن نمبر ۴ ہی ہے)
	منکر نتواں گشت اگر دم زنم از عشق	۷	

پیامِ مشرق

نمبر شمار	نظم کا عنوان یا عنوان کی عدم موجودگی کی صورت میں پہلا مصرع	وزن کا نمبر	نمبر شمار	نظم کا عنوان یا عنوان کی عدم موجودگی کی صورت میں پہلا مصرع	وزن کا نمبر
۲	پیش کش	۴	۱۸	کرم کتابی	۱۴
			۱۹	کبر و ناز	۱۸
۳	لالۂ طور	۹	۲۰	لالہ	۱۸
	افکار		۲۱	حکمت و شعر	۴
۴	گل نخستیں	۱۹	۲۲	کرمک شب تاب ص۱۲۲	۷
۵	دعا	۱	۲۳	حقیقت	۹
۶	ہلال عید	۱۸	۲۴	حدی	۲۳
۷	تسخیر فطرت	۲۲.۳.۲	۲۵	قطرۂ آب	۱۵
۸	بوئے گل	۱۸	۲۶	محاورہ مابین خدا و انسان	۱۴
۹	نوائے وقت	۶	۲۷	ساقی نامہ	۱۴
۱۰	فصل بہار	۲۳	۲۸	شاہین و ماہی	۷
۱۱	حیات جاوید	۱۹	۲۹	کرمک شب تاب ص۱۲۶	۹
۱۲	افکار انجم	۹	۳۰	تنہائی	۱۹
۱۳	زندگی	۱۵	۳۱	شبنم	۷
۱۴	محاورۂ علم و عشق	۹	۳۲	عشق	۱۰
۱۵	سرود انجم	۱۳	۳۳	اگر خواہی حیات اندر خطر زی	۹
۱۶	نسیم صبح	۱۹	۳۴	جہان عمل	۲
۱۷	پند باز با بچۂ خویش	۱۵	۳۵	زندگی	۱۸

۳۶	حکمت فرنگ	۱۵
۳۷	حور و شاعر	۳
۳۸	زندگی و عمل	۲۲
۳۹	الملک للہ	۱۸
۴۰	جوئے آب	۱۸
۴۱	نامۂ عالمگیر	۱۵
۴۲	بہشت	۹
۴۳	کشمیر	۱۳
۴۴	عشق صہ ۱۵۶	۶
۴۵	بندگی	۲
۴۶	غلامی	۲
۴۷	چیستان شمشیر	۱۸
۴۸	جمہوریت	۵
۴۹	بہ مبلغ اسلام در فرنگستان	۱۹
۵۰	غنی کاشمیری	۱۵
۵۱	خطاب بہ مصطفیٰ کمال پاشا	۲
۵۲	طیارہ	۱۵
۵۳	عشق صہ ۱۶۳	۱۸
۵۴	تہذیب	۱۸
۵۵	مئے باقی (غزلیات)	
۱	بہارتا بہ گلستاں کشید بزم سرود	۱۹
۲	حلقہ بستند سر تربت من نوحہ گراں	

۳	می تراشد فکر ما ہر دم خداوندے دگر	۱
۴	مرا ز دیدۂ بینا شکایت دگر است	۱۹
۵	بایں بہانہ دریں بزم محرمے جویم	۱۹
۶	خیز و نقاب برکشا پردگیان ساز را	۱۳
۷	بملازمانِ سلطاں خبرے دہم ز رازے	۳
۸	بیا کہ ساقی گل چہرہ دست بر چنگ است	۱۹
۹	صورت نہ پرستم من بتخانہ شکستم من	۶
۱۰	ہوائے فرودیں در گلستاں میخانہ می سازد	۵
۱۱	از ما بگو سلامی آں ترک تند خو را	۱۷
۱۲	آشنا ہر خار را از قصۂ ما ساختی	۱
۱۳	خوش آنکہ رخت خرد را بہ شعلۂ مے سوخت	۱۵
۱۴	بیار بادہ کہ گردوں بکام ما گردید	۱۹
۱۵	تیر و سنان و خنجر و شمشیرم آرزوست	۱۸
۱۶	دانہ سبحہ بہ زنار کشیدن آموز	۲
۱۷	ز خاکِ خویش طلب آتشے کہ پیدا نیست	۱۹
۱۸	موج را از سینۂ دریا گسستن می تواں	۱
۱۹	صد نالۂ شبگیرے، صد صبح بلا خیزے	۶
۲۰	باز بہ سرمہ تاب دہ چشم کرشمہ زائے را	۱۳
۲۱	فریب کشمکش عقل دیدنی دارد	۱۹
۲۲	حسرت جلوۂ آں ماہ تمامے دارم	۲
۲۳	بشاخ زندگی ما نمی ز تشنہ لبی است	۱۹
۲۴	فرقے نہ نہد عاشق در کعبہ و بتخانہ	۶
۲۵	بے تو از خواب عدم دیدہ کشودن نتواں	۲

۲۶- این گنبد مینائی، این پستی و بالائی	۶
۲۷- ہوس منزل لیلی نہ تو داری و نہ من	۲
۲۸- دلیل منزل شوقم بدامنم آویز	۱۹
۲۹- در جہان دل ما دور قمر پیدا نیست	۲
۳۰- گریہ ما بے اثر، نالۂ ما نارساست	۲۳
۳۱- سوز سخن ز نالۂ مستانۂ دل ست	۱۸
۳۲- سطوت از کوہ ستانند و کلاہے بخشند	۲
۳۳- نہ تو اندر حرم گنجی نہ در بت خانہ می آئی	۵
۳۴- تب و تاب بتکدۂ عجم نرسد بسوز و گداز من	۲۱
۳۵- مثل آئینہ مشو محو جمال دگراں	۲
۳۶- جہان عشق نہ میری نہ سروری داند	۱۹
۳۷- خواجہ نیست کہ چوں بندہ پرستارش نیست	۲
۳۸- بیا کہ بلبل شوریدہ نغمہ پرداز است	۱۹
۳۹- خاکیم و تند سیر مثال ستارہ ایم	۱۸
۴۰- عرب از سرشک خونم ہمہ لالہ زار بادا	۳
۴۱- نظر تو ہمہ تقصیر و خرد کوتاہی	۲
۴۲- سرخوش از بادۂ تو خمِ شکنے نیست کہ نیست	۲
۴۳- اگرچہ زیب سرش افسر و کلاہے نیست	۱۹
۴۴- شعلہ در آغوش دارد عشق بے پروائے من	۱
۴۵- بتان تازہ تراشیدۂ دریغ از تو	۱۹

نقشِ فرنگ

۵۶	پیام	۲
۵۷	جمعیت الاقوام	۲
۵۸	شوپن ہار و نیٹشا	۱۸
۵۹	فلسفہ و سیاست	۱
۶۰	صحبت رفتگاں	۱۹۶۱ ۲۳
۶۱	نیٹشا	۴
۶۲	حکیم آئن سٹائن	۱
۶۳	بائرن	۱۹
۶۴	نٹیشا	۱۸
۶۵	جلال و ہیگل	۲۰
۶۶	پٹوفی	۳
۶۷	محاورہ مابین حکیم فرانسوی اگسٹس کومٹ و مرد مزدور	۱۵
۶۸	ہیگل	۱
۶۹	جلال و گوئٹے	۴
۷۰	پیغام برگساں	۱۸
۷۱	میخانۂ فرنگ	۱
۷۲	موسیو لینن و قیصر ولیم	۱۹
۷۳	حکماء	۲
۷۴	شعراء	۱۸
۷۵	خرابات فرنگ	۲
۷۶	خطاب بہ انگلستان	۲
۷۷	قسمت نامۂ سرمایہ و مزدور	۱۸
۷۸	نوائے مزدور	۱۹
۷۹	آزادیٔ بحر	۹

نمبر شمار	نظم کا عنوان یا عنوان کی عدم موجودگی کی صورت میں پہلا مصرع	وزن کا نمبر
۸۰	خردہ	
۱	می خورد هر ذرهٔ ما پیچ و تاب	۴
۲	در روانش ادا شناس دریاست	۱۰
۳	کلک را ناله از تهی مغزی است	۲۰
۴	منم که طوف حرم کرده ام بتی به کنار	۱۹
۵	گل گفت که عیش نوبهاری خوشتر	۸
۶	سخن گو طفلک و برنا و پیر است	۹
۷	چشم را بینائی افزاید سه چیز	۴
۸	ای برادر من ترا از زندگی دادم نشان	۱
۹	طاقت عفو در تو نیست اگر	۳۰
۱۰	از نزاکت های طبع موشگاف او مپرس	۱
۱۱	در جهان مانند جوی کہسار	۴
۱۲	ای که گل چیدی مثال از نیش خار	۴
۱۳	مزن وسمه بر ریش و ابروی خویش	۱۵
۱۴	ندارد کار با دون همتان عشق	۹
۱۵	نقد شاعر درخور بازار نیست	۴
۱۶	چه خوش بودی اگر مرد نکو پی	۹

زبورِ عجم

نمبر شمار	نظم کا عنوان یا عنوان کی عدم موجودگی کی صورت میں پہلا مصرع	وزن کا نمبر
	بخوانندهٔ کتاب زبور	۲
	حصہ اول	
	ز برون در گذشتم ز درون خانه گفتم	۳
	دعا	۱۸
۱	عشق شور انگیز را هر جاده در کوی تو برد	۱
۲	درون سینهٔ ما سوز آرزو ز کجاست	۱۹
۳	غزل سرا و نواهای رفته باز آور	۱۹
۴	ای که ز من فزودهٔ گرمی آه و ناله را	۱۳
۵	از مشت غبار ما صد ناله برانگیزی	۶
۶	من اگرچه تیره خاکم دلکی است برگ و سازم	۳
۷	بصدای دردمندی بنوای دلپذیری	۳
۸	بر سر کفر و دین فشان رحمت عام خویش را	۱۲
۹	نوای من از آن پرسوز و بیباک و غم انگیز است	۵
۱۰	دل و دیده‌ای که دارم همه لذت نظاره	۳
۱۱	گرچه شاهین خرد بر سر پروازی هست	۲

۱۲	ایں جہاں چیست صنم خانۂ پندار من است	۲
۱۳	فصل بہار ایں چنیں، بانگ ہزار ایں چنیں	۱۳
۱۴	بروں کشید ز پیچاک ہست و بود مرا	۱۹
۱۵	خیز و بخاک تشنۂ بادۂ زندگی فشاں	۱۳
۱۶	تو بایں گماں کہ شاید سر آستانہ دارم	۳
۱۷	نظر بہ راہ نشیناں سوارہ می گزرد	۱۹
۱۸	بہ عقل فلک پیما ترکانہ شبیخوں بہ	۶
۱۹	یا مسلماں را مدہ فرماں کہ جاں بر کف بنہ	۱
۲۰	عقل ہم عشق است و از ذوق نگہ بیگانہ نیست	۱
۲۱	سوز و گداز زندگی لذت جستجوئے تو	۱۳
۲۲	دریں محفل کہ کار او گذشت از بادہ و ساقی	۵
۲۳	ساقیا بر جگرم شعلۂ نمناک انداز	۲
۲۴	ازاں آبے کہ در من لالہ کارد ساتگینے دہ	۵
۲۵	ز ہر نقشے کہ دل از دیدہ گیرد پاک می آیم	۵
۲۶	دل بے قید من با نور ایماں کافری کردہ	۵
۲۷	نہ شاعر نالۂ مستانہ در محشر چہ می خواہی	۵
۲۸	نہ در اندیشۂ من کارزار کفر و ایمانے	۵
۲۹	مرغ خوش لہجہ و شاہین شکاری از تست	۲
۳۰	خوشتر ز ہزار پارسائی	۱۰
۳۱	بر جہان دل من تاختنش رانگرید	۲
۳۲	مرا براہ طلب بار در گل است ہنوز	۱۹
۳۳	زمستاں را سر آمد روزگاراں	۹
۳۴	ہوائے خانہ و منزل ندارم	۹

۳۵	از چشم ساقی مست شرابم	۱۶
۳۶	شب من سحر نمودی کہ بہ طلعت آفتابی	۳
۳۷	دریں میخانہ اے ساقی ندارم محرمے دیگر	۵
۳۸	بجہان درمنداں تو بگو چہ کار داری	۳
۳۹	اگر نظارہ از خود رفتگی آرد حجاب اولی	۵
۴۰	نور تو وا نمود سپید و سیاہ را	۱۸
۴۱	بدہ آں دل کہ مستی ہائے او از بادۂ خویش است	۵
۴۲	کف خاک برگ و سازم بہ ہوسے فشانم او را	۳
۴۳	ایں دل کہ مرا دادی لبریز یقیں بادا	۶
۴۴	رمز عشق تو بہ ارباب ہوس نتواں گفت	۲
۴۵	یاد ایامے کہ خوردم بادہ ہا با چنگ و نے	۱
۴۶	انجم بگریباں ریخت ایں دیدۂ تر ما را	۶
۴۷	خاور کہ آسماں بہ کمند خیال اوست	۱۸
۴۸	فرصت کشمکش مدہ ایں دل بیقرار را	۱۳
۴۹	جانم در آویخت با روزگاراں	۱۶
۵۰	بہ تسلی کہ دادی نگذاشت کار خود را	۳
۵۱	بحرفے می تواں گفتن تمنائے جہانے را	۵
۵۲	چند بروئے خود کشی پردۂ صبح و شام را	۱۴
۵۳	نفس شمار بہ پیچاک روزگار خودیم	۱۹
۵۴	بہ فغاں نہ لب کشودم کہ فغاں اثر ندارد	۳
۵۵	ما کہ افتندہ تر از پرتو مہ آمدہ ایم	۲
۵۶	اے خدائے مہر و مہ خاک پریشانے نگر	۱

حصه دوم

	شاخ نہال سدرۂ خار و خس چمن مشو	۱۳
	دو عالم را تواں دیدن بہ مینائے کہ من دارم	۵
۱	بر خیز کہ آدم را ہنگام نمود آمد	۶
۲	مہ و ستارہ کہ در راہِ شوق ہم سفر اند	۱۹
۳	درونِ لالہ گزر چوں صبا توانی کرد	۱۹
۴	اگر بہ بحر محبت کرانہ می خواہی	۱۹
۵	زمانہ قاصدِ طیار آں دلآرام است	۱۹
۶	دگر ز سادہ دلیہائے یار نتواں گفت	۱۹
۷	خرد از ذوق نظر گرم تماشا بود است	۲
۸	غلام زندہ دلانم کہ عاشق سرہ اند	۱۹
۹	لالۂ ایں چمن آلودہ رنگ است ہنوز	۲
۱۰	تکیہ بر حجت و اعجاز بیاں نیز کنند	۲
۱۱	چو موج مست خودی باش و سر بطوفاں کش	۱۹
۱۲	خضرِ وقت از خلوت دشت حجاز آید بروں	۱
۱۳	ز سلطاں کنم آرزوئے نگاہے !	۱۴
۱۴	بانشۂ درویشی در ساز و دما دم زن	۶
۱۵	ہوس ہنوز تماشا گر جہانداری است	۱۹
۱۶	فرشتہ گرچہ بروں از طلسم افلاک است	۱۹
۱۷	عرب کہ باز دہد محفل شبانہ کجاست	۱۹
۱۸	مانند صبا خیز و وزیدن دگر آموز	۷
۱۹	اے غنچۂ خوابیدہ چو نرگس نگراں خیز	۷
۲۰	جہان ما ہمہ خاک است و پے سپر گردد	۱۹
۲۱	باز بر رفتہ و آئندہ نظر باید کرد	۲
۲۲	خیال من بہ تماشائے آسماں بود است	۱۹
۲۳	از نوا بر من قیامت رفت و کس آگاہ نیست	۱
۲۴	شراب میکدۂ من نہ یادگار جم است	۱۹
۲۵	لالہ صحرایم از طرف خیابانم برید	۱
۲۶	سخن تازہ زدم کس بہ سخن وا نرسید	۲
۲۷	عاشق آں نیست کہ لب گرم فغانے دارد	۲
۲۸	دریں چمن دل مرغاں زماں زماں دگر است	۱۹
۲۹	ما از خدائے گم شدہ ایم او بجستجو ست	۱۸
۳۰	خواجہ از خون رگ مزدور سازد لعل ناب	۱
۳۱	گرچہ می دانم کہ روزے بے نقاب آید بروں	۱
۳۲	کشادہ روز خوش و ناخوش زمانہ گزر	۱۵
۳۳	زندگی در صدف خویش گہر ساختن است	۲
۳۴	بروں زیں گنبد دربستہ پیدا کردہ ام راہے	۵
۳۵	گنہگار غیورم مزد بے خدمت نمی گیرم	۵
۳۶	جہاں کور است و از آئینۂ دل غافل افتاد است	۵
۳۷	نہ یابی در جہاں یارے کہ داند دلنوازی را	۵
۳۸	علمے کہ تو آموزی مشتاق نگاہے نیست	۶
۳۹	چو خورشید سحر پیدا نگاہے می تواں کردن	۵
۴۰	کشیدی بادہ ہا در صحبت بیگانہ پے در پے	۵
۴۱	عشق اندر جستجو افتاد و آدم حاصل است	[illegible]
۴۲	بیا کہ خاوریان نقش تازہ بستند	۱۹

۴۳	عشق را نازم که بودش را غم نابودنے	۱
۴۴	بر دل بے تاب من ساقی مے نابے زند	۱
۴۵	فروغ خاکیان از نوریان افزون شود روزے	۵
۴۶	نہ رسم و راہ شریعت نکردہ ام تحقیق	۱۹
۴۷	از ہمہ کس کنارہ گیر صحبت آشنا طلب	۱۳
۴۸	بینی جہان را خود را نہ بینی	۱۶
۴۹	من ایچ نمی ترسم از حادثہ شب ہا	۶
۵۰	تو کیستی ز کجائی کہ آسمان کبود	۱۹
۵۱	دیار شوق کہ درد آشنا ست خاک آن جا	۱۹
۵۲	مے دیرینہ و معشوق جوان چیزے نیست	۲
۵۳	قلندران کہ بہ تسخیر آب و گل کوشند	۱۹
۵۴	دو دستہ تیغم و گردون برہنہ ساخت مرا	۱۹
۵۵	مثل شرر ذرہ را تن بہ تپیدن دہم	۲۳
۵۶	خودی را مردم آمیزی دلیل نارسائی ہا	۵
۵۷	چوں چراغ لالہ سوزم در خیابان شما	۱
۵۸	دم مرا صفت باد فرودیں کردند	۱۹
۵۹	گزر از آنکہ ندیدست و جز خبر ندہد	۱۹
۶۰	دریں صحرا گزر افتاد شاید کاروانے را	۵
۶۱	ترا نادان امید غمگساری ہا ز افرنگ است	۵
۶۲	بگذر از خاور و افسونیِ افرنگ مشو	۲

۶۳	جہان رنگ و بو پیدا تو می گوئی کہ راز ست این	۵
۶۴	از داغ فراق او در دل چمنے دارم	۶
۶۵	بنگاہ آشنائے چو درون لالہ دیدم	۳
۶۶	این ہم جہانے آن ہم جہانے	۱۶
۶۷	بہار آمد نگہ می غلطد اندر آتش لالہ	۵
۶۸	صورت گرے کہ پیکر روز و شب آفرید	۱۸
۶۹	باز این عالم دیرینہ جوان می بایست	۲
۷۰	لالۂ این گلستان داغ تمنائے نداشت	۱
۷۱	ہنگامہ را کہ بست درین دیر دیر پائے	۱۸
۷۲	اے لالہ اے چراغ کہستان و باغ و راغ	۱۸
۷۳	من بندۂ آزادم عشق است امام من	۶
۷۴	کم سخن غنچہ کہ در پردۂ دل رازے داشت	۲
۷۵	خود را کنم سجودے دیر و حرم نماندہ	۱۷

گلشن راز جدید

بہ سواد دیدۂ تو نظر آفریدہ ام من	۳
گلشن راز جدید ص۲۰۳ تا ص۲۴۳	۹
غزل : فنا را بادۂ ہر جام کردند ص۲۴۰	۹
بندگی نامہ	۴

جاوید نامہ

نمبر شمار	نظم کا عنوان یا عنوان کی عدم موجودگی کی صورت میں پہلا مصرع	وزن کا نمبر	نمبر شمار	نظم کا عنوان یا عنوان کی عدم موجودگی کی صورت میں پہلا مصرع	وزن کا نمبر
				نہ جبریلے نہ فردوسے نہ حورے نے خداوندے ص۱۷۶	۵
	جاوید نامہ	۴		جمع کردم مشت خاشاکے کہ سوزم خویش را ص۱۹۴	۱
۴	نغمۂ ملائک	۵		بگذر ز ما و نالۂ مستانہ مجوے ص۱۸۹	۸
	غزل ص۱۲ بکشائے لب کہ قند فراوانم آرزوست	۱۸		زندہ رود غزل با نشۂ درویشی در ساز و دمادم زن ص۱۹۶	۶
۶	زمزمۂ انجم	۱۳		برتری ہر تن ہائے خدایان تنک مایہ	
۱۱	نوائے سروش	۶		زسنگ اندوز خشت ص۱۹۹	۲
۱۲	طاسین گوتم (توبہ آوردن زن رقاصۂ عشوہ فروش،		۶۲	نمودار شو روح ناصر خسرو علوی و	
	گوتم ص۴۸	۲		غزلے مستانہ سرائیدہ غائب می شود	۱
	رقاصہ	۱۳	۶۵	غزل زندہ رود: بآدمے نرسیدی خدا چہ می جوئی	۱۹
۲۸	غزل زندہ رود: ایں گل و لالہ تو گوئی کہ مقیم اند ہمہ	۲		بگذر از خاور و افسونیِ افرنگ مشو ص۲۰۳	۲
۳۱	نغمۂ بعل	۴		نوٹ: جاوید نامہ مثنوی ہے اور	
	غزل: باز بر رفتہ و آئندہ نظر باید کرد	۲		اس کا اصل وزن، وزن نمبر ۴ ہے دیگر	
۴۲	نوائے حلاج	۱۹		اوزان اور ہیئتوں کی ذیل میں آنے	
۴۳	نوائے غالب	۱۹		والے اشعار ضمنی حیثیت میں آئے	
۴۴	نوائے طاہرہ	۱۳		ہیں ۔ (ابو الاعجاز)	
	قمری کف خاکستر و بلبل قفس رنگ ص۴۵	۷			

پس چہ باید کرد

نمبر شمار	نظم کا عنوان یا عنوان کی عدم موجودگی کی صورت میں پہلا مصرع	وزن کا نمبر	نمبر شمار	نظم کا عنوان یا عنوان کی عدم موجودگی کی صورت میں پہلا مصرع	وزن کا نمبر
۱	بخوانندۂ کتاب پس چہ باید کرد اے اقوام شرق نالۂ عاشق بگوش مردم دنیا	۱۹ ④ ۲۵		(نوٹ، وزن نمبر ۱۹ اور وزن نمبر ۲۵ کی ذیل میں آنے والے اشعار ضمنی حیثیت میں آئے ہیں۔ مثنوی پس چہ باید کرد کا اصل وزن، وزن نمبر ۴ ہی ہے)	

مثنوی مسافر

نمبر شمار	نظم کا عنوان یا عنوان کی عدم موجودگی کی صورت میں پہلا مصرع	وزن کا نمبر	نمبر شمار	نظم کا عنوان یا عنوان کی عدم موجودگی کی صورت میں پہلا مصرع	وزن کا نمبر
	مثنوی مسافر برمزار شہنشاہ بابر خلد آشیانی غزل ص ۳۰ از دیر مغاں آیم بے گردش صہبا مست	④ ۱۹ ۶		(نوٹ:- وزن نمبر ۱۹ اور وزن نمبر ۶ کی ذیل میں آنے والے اشعار ضمنی حیثیت میں آئے ہیں۔ مثنوی مسافر کا اصل وزن، وزن نمبر ۴ ہی ہے)	

باب پنجم

ضمیمے

ضمیمہ نمبر ۱ : اوزانِ اقبال ایک نظر میں

ضمیمہ نمبر ۲ : علامہ اقبال نے اپنی مختلف تصانیف میں کون کون سے اور کل کتنے وزن استعمال کئے ہیں۔

ضمیمہ نمبر ۳ : کون سا وزن علامہ اقبال کی کون کون سی تصانیف میں استعمال ہوا ہے۔

ضمیمہ نمبر ۴ : کون کون سی ہیئتوں سے علامہ اقبال نے کون کون سی تصانیف میں کام لیا ہے۔

ضمیمہ نمبر ۵ : علامہ اقبال کی مختلف تصانیف میں بقید وزن مختلف ہیئتوں میں کہی ہوئی نظموں کی تعداد (پچیس جدولیں)۔

ضمیمہ نمبر ۶ : تصنیف وار مختلف ہیئتوں میں آنے والی نظموں کی تعداد۔

ضمیمہ نمبر ۷ : کلام اقبال ایک نظر میں (مختلف ہیئتوں کے تحت آنے والی نظموں کی بقید وزن کل تعداد)۔

ضمیمہ نمبر ۸ : متفرق نتائج۔

ضمیمہ نمبر ۱

اوزانِ اقبال ایک نظر میں

وزن کا نمبر	وزن کا نام	وزن
۱	بحر رمل مثمن محذوف الآخر یا مقصور الآخر	فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن یا فاعلان (دو بار)
۲	بحر رمل مثمن مخبون مشعث مقصور " " " " مقصور " " " " محذوف مسکن " " " " محذوف	فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلان (دو بار) " " " فعِلان (دو بار) " " " فعلن (دو بار) " " " فعِلن (دو بار)
۳	بحر رمل مثمن مشکول	فعِلات فاعلاتن فعِلات فاعلاتن (دو بار)
۴	بحر رمل مسدس محذوف الآخر یا مقصور الآخر	فاعلاتن فاعلاتن فاعلن یا فاعلان (دو بار)
۵	بحر ہزج مثمن سالم	مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن (دو بار)
۶	بحر ہزج مثمن اخرب سالم الآخر	مفعول مفاعیلن مفعول مفاعیلن (دو بار)
۷	بحر ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف الآخر یا مقصور الآخر	مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن یا مفاعیل (دو بار)

۸	بحر ہزج مثمن اخرب (دائرہ اخرب الصدر والابتدا)	مفعول مفاعلن مفاعیلن فع (دوبار) مفعول مفاعلن مفاعیل فعل (دوبار)
۹	بحر ہزج مسدس محذوف الآخر یا مقصور الآخر	مفاعیلن مفاعیلن فعولن یا مفاعیل (دوبار)
۱۰	بحر ہزج مسدس اخرب مقبوض محذوف الآخر " " " " مقصور الآخر بحر ہزج مسدس اخرم اشتر محذوف الآخر " " " " مقصور الآخر	مفعول مفاعلن فعولن (دوبار) " " فعولن (دوبار) مفعولن فاعلن فعولن (دوبار) " " مفاعیل (دوبار)
۱۱	بحر رجز مثمن سالم	مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن (دوبار)
۱۲	بحر رجز مثمن مخبون مرفل	مفاعلاتن مفاعلاتن مفاعلاتن مفاعلاتن (دوبار)
۱۳	بحر رجز مثمن مطوی مخبون	مفتعلن مفاعلن مفتعلن مفاعلن (دوبار)
۱۴	بحر متقارب مثمن سالم	فعولن فعولن فعولن فعولن (دوبار)
۱۵	بحر متقارب مثمن محذوف الآخر یا مقصور الآخر	فعولن فعولن فعولن فعل یا فعول (دوبار)
۱۶	بحر متقارب مثمن اثلم سالم الآخر	فعلن فعولن فعلن فعولن (دوبار)
۱۷	بحر مضارع مثمن اخرب	مفعول فاعلاتن مفعول فاعلاتن (دوبار)

۱۸	بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف الآخر یا مقصور الآخر	مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن یا فاعلان (دو بار)
۱۹	بحر مجتث مثمن مخبون محذوف " " " " مقصور بحر مجتث مثمن مخبون مسکن محذوف " " " " " مقصور	مفاعلن فَعِلاتن مفاعلن فَعِلن (دو بار) " " " " فَعِلان (دو بار) " " " " فَعْلن (دو بار) " " " " فَعْلان (دو بار)
۲۰	بحر خفیف مسدس مخبون محذوف " " " " مقصور " " " مسکن محذوف " " " " مسکن مقصور	فعلاتن مفاعلن فَعِلن (دو بار) " " فَعِلان (دو بار) " " فَعْلن (دو بار) " " فَعْلان (دو بار)
۲۱	بحر کامل مثمن سالم	مُتَفاعلن مُتَفاعلن مُتَفاعلن مُتَفاعلن (دو بار)
۲۲	بحر متدارک مثمن مخبون مسکن مضاعف الارکان	فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن (دو بار)
۲۳	بحر منسرح مثمن مطوی مکسوف " " " " موقوف	مفتعلن فاعلن مفتعلن فاعلن (دو بار) مفتعلن فاعلات مفتعلن فاعلات (دو بار)
۲۴	بحر متشابہ مثمن منون مجدوع یا مخور	مفعولاتن مفعولاتن مفعولاتن فاع یا فع (دو بار)
۲۵	بحر منسرح مثمن مطوی منحور یا مجدوع	مفتعلن فاعلات مفتعلن فع یا فاع (دو بار)

ضمیمہ نمبر ۲

علامہ اقبال نے اپنی مختلف تصانیف میں کون کون سے اور کل کتنے وزن استعمال کئے ہیں

کتاب کا نام	ان اوزان کے نمبر جو اس کتاب میں استعمال ہوئے ہیں	استعمال کردہ اوزان کی تعداد
بانگِ درا	۱، ۲، ۴، ۵، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲ =	۲۰
بالِ جبریل	۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۷، ۹، ۱۰، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۲ =	۱۹
ضربِ کلیم	۱، ۲، ۳، ۵، ۶، ۷، ۱۰، ۱۲، ۱۴، ۱۶، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۳، ۲۴ =	۱۵
ارمغانِ حجاز	۱، ۲، ۴، ۵، ۶، ۷، ۹، ۱۲، ۱۴، ۱۸، ۱۹، ۲۳ =	۱۲
اسرارِ خودی	۲، (۴)، ۱۸ =	۳
رموزِ بیخودی	(۴)، ۷ =	۲
پیامِ مشرق	۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۳ =	۱۹
زبورِ عجم	۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۷، ۹، ۱۰، ۱۲، ۱۴، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۳ =	۱۶
جاوید نامہ	۱، ۲، (۴)، ۵، ۶، ۷، ۱۳، ۱۸، ۱۹ =	۹

پس چہ باید کرد	(۴) ، ۱۹، ۲۵ =	۳
مثنوی مسافر	(۳) ، ۶، ۱۹ =	۳

نوٹ: کسی ہندسے کے گرد دائرے کا مطلب یہ ہے کہ اس کتاب کا اصل وزن یہی ہے دوسرے اوزان اس
کتاب میں ضمنی حیثیت میں آئے ہیں۔

ضمیمہ نمبر ۳

کون سا وزن علامہ اقبال کی کون کون سی تصانیف میں استعمال ہوا ہے

وزن کا نمبر	بانگ درا	بال جبریل	ضرب کلیم	ارمغان حجاز	اسرار خودی	رموز بیخودی	پیام مشرق	زبور عجم	جاوید نامہ	پس چہ باید کرد	مثنوی مسافر	یہ وزن کل کتنی تصانیف میں استعمال ہوا ہے
۱	ص	ص	ص	ص	×	×	ص	ص	ص	×	×	۷
۲	ص	ص	ص	ص	ص	×	ص	ص	ص	×	×	۹
۳	×	ص	ص	×	×	×	ص	ص	×	×	×	۴
۴	ص	ص	×	ص	ص	×	ص	ص	ص	ص	ص	۱۰
۵	ص	ص	ص	ص	×	×	ص	ص	ص	×	×	۷
۶	ص	ص	ص	ص	×	×	ص	ص	ص	×	ص	۸
۷	ص	ص	ص	ص	×	ص	ص	ص	ص	×	×	۹
۸	ص	×	×	×	×	×	ص	×	×	×	×	۲
۹	ص	ص	×	ص	×	×	ص	ص	×	×	×	۵
۱۰	ص	ص	ص	×	×	×	ص	ص	×	×	×	۵
۱۱	ص	×	×	×	×	×	×	×	×	×	×	۱
۱۲	ص	ص	ص	ص	×	×	×	×	×	×	×	۴
۱۳	ص	ص	×	×	×	×	ص	ص	ص	×	×	۵
۱۴	ص	ص	ص	ص	×	×	ص	ص	×	×	×	۶
۱۵	ص	ص	×	×	×	×	ص	×	×	×	×	۳
۱۶	×	ص	ص	×	×	×	×	ص	×	×	×	۳
۱۷	ص	ص	×	×	×	×	ص	ص	×	×	×	۴
۱۸	ص	ص	ص	ص	ص	×	ص	ص	ص	×	×	۸
۱۹	ص	ص	ص	ص	×	×	ص	ص	ص	ص	ص	۹
۲۰	ص	ص	ص	×	×	×	ص	×	×	×	×	۴
۲۱	ص	×	×	×	×	×	ص	×	×	×	×	۲
۲۲	ص	×	×	×	×	×	×	×	×	×	×	۱
۲۳	×	ص	ص	ص	×	×	ص	ص	×	×	×	۵
۲۴	×	×	ص	×	×	×	×	×	×	×	×	۱
۲۵	×	×	×	×	×	×	×	×	×	ص	×	۱

علامات: ص : اس علامت کے معنی یہ ہیں کہ متعلقہ وزن اس کتاب میں استعمال ہوا ہے۔

× : اس علامت کے معنی یہ ہیں کہ متعلقہ وزن اس کتاب میں استعمال نہیں ہوا۔

ضمیمہ نمبر ۴

کون کونسی ہیئتوں سے علامہ اقبال نے کون کون سی تصانیف میں کام لیا ہے

حیثیت	بانگ درا	بال جبریل	ضرب کلیم	ارمغان حجاز	اسرار خودی	رموز بے خودی	پیام مشرق	زبور عجم	جاوید نامہ	پس چہ باید کرد	مثنوی مسافر	میزان یعنی کسی خاص ہیئت سے کتنی کتابوں میں کام لیا گیا ہے
غزل	ص	ص	ص	×	ص	×	ص	ص	ص	×	ص	۸
قصیدہ	ص	ص	ص	ص	×	×	ص	ص	ص	×	ص	۸
قطعہ	ص	ص	ص	ص	×	×	ص	×	×	ص	×	۶
قطعہ بتصریع شعر اول	ص	ص	×	×	×	×	ص	×	×	×	×	۳
دوبیتی	×	ص	×	ص	×	×	ص	×	×	×	×	۳
رباعی	ص	×	×	×	×	×	ص	×	×	×	×	۲
غزل + بیت مصرع	×	ص	×	×	×	×	×	ص	×	×	×	۲
قصیدہ + بیت مصرع	ص	×	×	ص	×	×	ص	×	ص	×	×	۴
قطعہ + بیت مصرع	ص	ص	ص	ص	×	×	ص	×	×	×	×	۵
مثنوی	ص	ص	ص	×	ص	ص	ص	ص	ص	ص	ص	۱۰
مثلث	×	×	×	×	×	×	×	ص	×	×	×	۱
مربع	×	×	ص	×	×	×	×	×	×	×	×	۱
مخمس	×	ص	×	×	×	×	ص	×	×	×	×	۳
مخمس ترجیع بند	ص	×	×	×	×	×	×	×	×	×	×	۱
مسدس ترکیب بند	ص	×	×	×	×	×	×	×	×	×	×	۱
ترکیب بند	ص	ص	ص	ص	×	×	ص	×	ص	×	×	۶
ترجیع بند	×	×	×	×	×	×	ص	×	×	×	×	۱
مستزاد	×	×	ص	ص	×	×	ص	ص	×	×	×	۴
فرد	×	ص	×	ص	ص	ص	ص	ص	ص	ص	×	۸
نظم جدید	ص	ص	ص	ص	×	×	ص	ص	ص	×	×	۷
میزان یعنی کسی خاص کتاب میں کتنی ہیئتیں موجود ہیں	۱۲	۱۲	۹	۹	۳	۲	۱۵	۸	۷	۳	۳	

علامات:

ص : اس علامت کے معنی یہ ہیں کہ متعلقہ ہیئت اس کتاب میں موجود ہے،

× : اس علامت کے معنی یہ ہیں کہ متعلقہ ہیئت اس کتاب میں موجود نہیں۔

ضمیمہ نمبر ۵

علامہ اقبال کی مختلف تصانیف میں بقید وزن مختلف ہیئتوں میں کہی ہوئی نظموں کی تعداد

ان جدولوں کا عمودی رخ کتاب کے لئے ہے اور افقی رخ ہیئت کیلئے۔ چنانچہ اگر آپ کسی جدول کے ہندسوں کو اوپر سے نیچے کو پڑھیں تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ علامہ اقبال نے اپنی کسی تصنیف میں کون کون سی ہیئتوں میں کتنی نظمیں کہی ہیں۔ ہر کالم کی نچلی میزان یہ ظاہر کرتی ہے کہ اس وزن خاص میں کسی تصنیف میں کل کتنی نظمیں آئی ہیں۔

اگر آپ کسی جدول کے ہندسوں کو دائیں سے بائیں کو مطالعہ کرتے جائیں تو آپ کو معلوم ہو جائیگا کہ علامہ اقبال نے کسی خاص ہیئت میں کون کون سی تصانیف میں کتنی نظمیں کہی ہیں۔ بائیں ہاتھ کی میزان یہ ظاہر کرتی ہے کہ اس خاص ہیئت میں (جہاں تک اس وزن کا تعلق ہے) مختلف تصانیف میں ملا کر کل کتنی نظمیں آئی ہیں۔

آخری میزان جس کے گرد دائرہ بنایا گیا ہے یہ ظاہر کرتی ہے کہ یہ وزن مختلف تصانیف میں مختلف ہیئتوں کے لئے اتنی مرتبہ استعمال ہوا ہے۔ بالفاظ دیگر اس وزن خاص میں علامہ اقبال نے کل اتنی نظمیں کہی ہیں۔

ان جدولوں میں غزل + غزل کو دو غزلیں، قصیدہ + قصیدہ کو دو قصیدے، قطعہ + قطعہ کو دو قطعے، قطعہ + (قطعہ بیت مصرع) کو ایک قطعہ اور ایک قطعہ + بیت مصرع شمار کیا گیا ہے۔

جو غزلیں دو مختلف مجموعوں میں آئی ہیں انہیں دونوں جگہ شمار کیا گیا ہے۔

وزن نمبر ۱

ہیئت	بانگ درا	بال جبریل	ضرب کلیم	ارمغان حجاز	اسرار خودی	رموز بیخودی	پیام مشرق	زبور عجم	جاوید نامہ	پس چہ باید کرد	مثنوی مسافر	میزان
غزل	۶	۳	-	-	-	-	۴	۱۲	۱	-	-	۲۶
قصیدہ	۲	۳	۱	۹	-	-	۱	-	-	-	-	۱۶
قطعہ	۷	۵	۵	۲	-	-	۵	-	-	-	-	۲۴
قطعہ بتصریع شعر اول	۱	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	۱
قصیدہ + بیت مصرع	۱	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	۱
قطعہ + بیت مصرع	-	۱	-	-	-	-	۱	-	-	-	-	۲
مثنوی	۲۵	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	۲۵
مسدس ترکیب بند	۷	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	۷
ترکیب بند	۳	-	-	۱	-	-	-	-	-	-	-	۴
مستزاد	-	-	-	-	-	-	-	۲	-	-	-	۲
فرد	-	۱	-	-	-	-	۲	۱	۱	-	-	۵
نظم جدید	۱	-	۱	-	-	-	-	-	-	-	-	۲
میزان	۵۳	۱۳	۷	۱۲	-	-	۱۳	۱۵	۲	-	-	۱۱۵

وزن نمبر ۲

ہیئت	بانگ درا	بال جبریل	ضرب کلیم	ارمغان حجاز	اسرار خودی	رموز بے خودی	پیام مشرق	زبور عجم	جاوید نامہ	پس چہ باید کرد	مثنوی مسافر	میزان
غزل	۲	۶	-	-	-	-	۱۱	۱۷	۵	-	-	۴۱
قصیدہ	-	۱	۵	-	-	-	۳	۱	۱	-	-	۱۰
قطعہ	۴	۱	۲۹	۱	-	-	۴	-	-	-	-	۳۵
قطعہ تبصریع شعراول	-	-	-	-	-	-	۱	-	-	-	-	۱
غزل + بیت مصرع	-	-	-	-	-	-	-	۱	-	-	-	۱
قصیدہ + بیت مصرع	۱	-	-	-	-	-	۱	-	-	-	-	۲
قطعہ + بیت مصرع	۲	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	۲
مثنوی	۸	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	۸
مسدس ترکیب بند	۴	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	۴
ترکیب بند	۱	-	-	-	-		۱	-	-	-	-	۲
فرد	-	۱	-	-	۱	-	۳	-	-	-	-	۵
نظم جدید	۱	-	۱	-	-	-	-	-	-	-	-	۲
میزان	۲۴	۹	۳۵	۱	۱	-	۲۳	۱۹	۶	-	-	۱۱۷

وزن نمبر ۳

ہیئت	بانگ درا	بال جبریل	ضرب کلیم	ارمغان حجاز	اسرار خودی	رموز بیخودی	پیام مشرق	زبور عجم	جاوید نامہ	پس چہ باید کرد	مثنوی مسافر	میزان
غزل	-	۳	۲	-	-	-	۲	۱۰	-	-	-	۱۷
قصیدہ	-	-	-	-	-	-	۳	-	-	-	-	۳
غزل + بیت مصرع	-	-	-	-	-	-	-	۱	-	-	-	۱
قصیدہ + بیت مصرع	-	-	-	-	-	-	۱	-	-	-	-	۱
فرد	-	-	-	-	-	-	-	۱	-	-	-	۱
میزان	-	۳	۲	-	-	-	۶	۱۲	-	-	-	۲۳

وزن نمبر ۴

ہیئت	بانگ درا	بال جبریل	ضرب کلیم	ارمغان حجاز	اسرار خودی	رموز بیخودی	پیام مشرق	زبور عجم	جاوید نامہ	پس چہ باید کرد	مثنوی مسافر	میزان
غزل	۱	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	۱
قطعہ	-	-	-	-	-	-	۵	-	-	-	-	۵
قطعہ بتصریع شعر اول	۱	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	۱
مثنوی	-	۲	-	-	۱	۱	۲	۱	۱	۱	۱	۱۰
فرد	-	-	-	۱	-	-	۲	-	-	-	-	۳
نظم جدید	-	-	-	-	-	-	-	-	۱	-	-	۱
میزان	۲	۲	-	۱	۱۱	۱	۹	۱	۲	۱	۱	۲۱

وزن نمبر ۵

ہیئت	بانگ درا	بال جبریل	ضرب کلیم	ارمغان حجاز	اسرار خودی	رموز بیخودی	پیام مشرق	زبور عجم	جاوید نامہ	پس چہ باید کرد	مثنوی مسافر	میزان
غزل	۴	۱۲	-	-	-	-	۲	۲۴	۱	-	-	۴۳
قصیدہ	-	۲	-	۱	-	-	-	-	-	-	-	۳
قطعہ	۶	-	۴	-	-	-	۱	-	-	-	-	۱۱
قصیدہ + بیت مفرع	۲	-	-	۱	-	-	-	-	-	-	-	۳
قطعہ + بیت مصرع	۲	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	۲
ترکیب بند	۳	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	۳
فرد	-	-	-	۲	-	-	-	-	۱	-	-	۳
نظم جدید	۱	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	۱
میزان	۱۸	۱۴	۴	۴	-	-	۳	۲۴	۲	-	-	(۶۹)

وزن نمبر ۶

ہیئت	بانگ درا	بال جبریل	ضرب کلیم	ارمغان حجاز	اسرار خودی	رموز بیخودی	پیام مشرق	زبور عجم	جاوید نامہ	پس چہ باید کرد	مثنوی مسافر	میزان
غزل	۱	۷	-	-	-	-	۴	۱۰	۱	-	۱	۲۴
قصیدہ	۱	۱	۳	-	-	-	-	-	۱	-	-	۶
قطعہ	۱	-	-	-	-	-	۱	-	-	-	-	۲
مخمس	-	-	-	-	-	-	۱	-	-	-	-	۱
فرد	-	-	-	۱	-	-	-	-	-	-	-	۱
نظم جدید	-	۱	-	-	-	-	-	-	-	-	-	۱
میزان	۳	۹	۳	۱	-	-	۶	۱۰	۲	-	۱	(۳۵)

وزن نمبر ۷

ہیئت	بانگ درا	بال جبریل	ضرب کلیم	ارمغان حجاز	اسرار خودی	رموز بیخودی	پیام مشرق	زبور عجم	جاوید نامہ	پس چہ باید کرد	مثنوی مسافر	میزان
غزل	-	۵	-	-	-	-	-	-	-	-	-	۵
قصیدہ	۱	۲	۷	۳	-	-	-	-	-	-	-	۱۳
قطعہ	۲	۱۶	۵۷	۵	-	-	۱	-	-	-	-	۸۱
قطعہ بتصریع شعر اول	-	۱	-	-	-	-	-	-	-	-	-	۱
قصیدہ + بیت مصرع	۱	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	۱
قطعہ + بیت مصرع	۱	-	۶	۱	-	-	-	-	-	-	-	۸
مثنوی	۱	۱	-	-	-	-	-	-	-	-	-	۲
مسدس ترکیب بند	۱	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	۱
مستزاد	-	-	-	۱	-	-	۱	-	-	-	-	۲
مخمس	-	۱	-	-	-	-	-	-	-	-	-	۱
مثلث	-	-	-	-	-	-	-	۱	-	-	-	۱
فرد	-	-	-	-	-	۱	-	-	۱	-	-	۲
نظم جدید	-	-	۱	-	-	-	۱	۱	-	-	-	۳
میزان	۷	۲۶	۷۱	۱۰	-	۱	۳	۲	۱	-	-	(۱۲۱)

وزن نمبر ۸

ہیئت	بانگ درا	بال جبریل	ضرب کلیم	ارمغان حجاز	اسرار خودی	رموز بیخودی	پیام مشرق	زبور عجم	جاوید نامہ	پس چہ باید کرد	مثنوی مسافر	میزان
رباعی	۱	-	-	-	-	-	۱	-	-	-	-	۲
میزان	۱	-	-	-	-	-	۱	-	-	-	-	(۲)

وزن نمبر ۹

ہیئت	بانگ درا	بال جبریل	ضرب کلیم	ارمغان حجاز	اسرار خودی	رموز بیخودی	پیام مشرق	زبور عجم	جاوید نامہ	پس چہ باید کرد	مثنوی	میزان
غزل	۱	-	-	-	-	-	-	۳	-	-	-	۴
قطعہ	۱	-	-	۳۷	-	-	۷۳	-	-	-	-	۱۱۱
دوبیتی	-	۴۱	-	۳۷۴	-	-	۱۰۰	-	-	-	-	۵۱۵
مثنوی	۱	-	-	-	-	-	-	۱	-	-	-	۲
ترکیب بند	-	۱	-	-	-	-	۲	-	-	-	-	۳
فرد	-	-	-	-	-	-	۲	-	-	-	-	۲
میزان	۳	۴۲	-	۴۱۱	-	-	۱۷۷	۴	-	-	-	۶۳۷

وزن نمبر ۱۰

ہیئت	بانگ درا	بال جبریل	ضرب کلیم	ارمغان حجاز	اسرار خودی	رموز بیخودی	پیام مشرق	زبور عجم	جاوید نامہ	پس چہ باید کرد	مثنوی مسافر	میزان
غزل	-	۲	-	-	-	-	-	۱	-	-	-	۳
مثنوی	۴	-	۲	-	-	-	۱	-	-	-	-	۷
قصیدہ + بیت مصرع	۱	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	۱
قطعہ + بیت مصرع	-	۱	-	-	-	-	-	-	-	-	-	۱
ترکیب بند	-	۱	۱	-	-	-	-	-	-	-	-	۲
فرد	-	-	-	-	-	-	۱	-	-	-	-	۱
نظم جدید	۱	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	۱
میزان	۶	۴	۳	-	-	-	۲	۱	-	-	-	۱۶

وزن نمبر ۱۱

ہیئت	بانگِ درا	بالِ جبریل	ضربِ کلیم	ارمغانِ حجاز	اسرارِ خودی	رموزِ بیخودی	پیامِ مشرق	زبورِ عجم	جاوید نامہ	پس چہ باید کرد	مثنوی مسافر	میزان
نظم جدید	۱	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	۱
میزان	۱	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	(۱)

وزن نمبر ۱۲

ہیئت	بانگِ درا	بالِ جبریل	ضربِ کلیم	ارمغانِ حجاز	اسرارِ خودی	رموزِ بیخودی	پیامِ مشرق	زبورِ عجم	جاوید نامہ	پس چہ باید کرد	مثنوی مسافر	میزان
غزل	۳	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	۳
قصیدہ	۱	۱	۱	۱	-	-	-	-	-	-	-	۴
قطعہ	۱	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	۱
میزان	۵	۱	۱	۱	-	-	-	-	-	-	-	(۸)

وزن نمبر ۱۳

ہیئت	بانگ درا	بال جبریل	ضرب کلیم	ارمغان حجاز	اسرار خودی	رموز بیخودی	پیام مشرق	زبور عجم	جاوید نامہ	پس چہ باید کرد	مثنوی مسافر	میزان
غزل	-	۵	-	-	-	-	۲	۸	۲	-	-	۱۷
قصیدہ	-	۱	-	-	-	-	۱	-	-	-	-	۲
قطعہ	۱	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	۱
قصیدہ + بیت مصرع	۱	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	۱
قطعہ + بیت مصرع	۱	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	۱
ترکیب بند	۱	۱	-	-	-	-	-	-	۱	-	-	۳
فرد	-	-	-	-	-	-	-	۱	-	-	-	۱
نظم جدید	-	-	-	-	-	-	۱	-	-	-	-	۱
میزان	۴	۷	-	-	-	-	۴	۹	۳	-	-	۲۷

وزن نمبر ۱۴

ہیئت	بانگ درا	بال جبریل	ضرب کلیم	ارمغان حجاز	اسرار خودی	رموز بیخودی	پیام مشرق	زبور عجم	جاوید نامہ	پس چہ باید کرد	مثنوی مسافر	میزان
غزل	۲	۱	-	-	-	-	-	۱	-	-	-	۴
قصیدہ	-	۲	-	-	-	-	۱	-	-	-	-	۳
قطعہ	۱	۲	۱	۲	-	-	-	-	-	-	-	۶
قطعہ + بیت مصرع	-	-	-	-	-	-	۱	-	-	-	-	۱
ترکیب بند	۱	۱	-	-	-	-	۱	-	-	-	-	۳
میزان	۴	۶	۱	۲	-	-	۳	۱	-	-	-	۱۷

وزن نمبر ۱۵

ہیئت	بانگ درا	بال جبریل	ضرب کلیم	ارمغان حجاز	اسرار خودی	رموز بےخودی	پیام مشرق	زبور عجم	جاوید نامہ	پس چہ باید کرد	مثنوی مسافر	میزان
قطعہ	-	۱	-	-	-	-	۱	-	-	-	-	۲
مثنوی	۱	۳	-	-	-	-	۷	-	-	-	-	۱۱
فرد	-	۱	-	-	-	-	۱	-	-	-	-	۲
میزان	۱	۵	-	-	-	-	۹	-	-	-	-	۱۵

وزن نمبر ۱۶

ہیئت	بانگ درا	بال جبریل	ضرب کلیم	ارمغان حجاز	اسرار خودی	رموز بےخودی	پیام مشرق	زبور عجم	جاوید نامہ	پس چہ باید کرد	مثنوی مسافر	میزان
غزل	-	۲	۱	-	-	-	-	۴	-	-	-	۷
قصیدہ	-	-	۱	-	-	-	-	-	-	-	-	۱
میزان	-	۲	۲	-	-	-	-	۴	-	-	-	۸

وزن نمبر ۱۷

ہیئت	بانگ درا	بال جبریل	ضرب کلیم	ارمغان حجاز	اسرار خودی	رموز بے خودی	پیام مشرق	زبور عجم	جاوید نامہ	پس چہ باید کرد	مثنوی مسافر	میزان
غزل	-	۱	-	-	-	-	۱	۱	-	-	-	۳
قصیدہ	۲	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	۲
مثنوی	۱	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	۱
قطعہ + بیت مصرع	۲	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	۲
ترکیب بند	۵	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	۵
مخمس ترجیع بند	۱	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	۱
میزان	۱۱	۱	-	-	-	-	۱	۱	-	-	-	۱۴

وزن نمبر ۱۸

بیئت	بانگ درا	بال جبریل	ضرب کلیم	ارمغان حجاز	اسرار خودی	رموز بیخودی	پیام مشرق	زبور عجم	جاوید نامہ	پس چہ باید کرد	مثنوی مسافر	میزان
غزل	۳	-	-	-	۱	-	۳	۵	۱	-	-	۱۳
قصیدہ	-	-	۲	-	-	-	-	۱	-	-	-	۳
قطعہ	۱۲	۱	۴	۱	-	-	۹	-	.	-	.	۲۷
قطعہ بتصریع شعر اول	-	-	-	-	-	-	۱	-	-	-	-	۱
غزل + بیت مصرع	-	۱	-	-	-	-	-	۱	-	-	-	۲
قصیدہ + بیت مصرع	۱	-	-	-	-	-	۱	-	۱	-	-	۳
قطعہ + بیت مصرع	۵	-	-	-	-	-	۳	-	-	-	-	۸
مثنوی	۴	۱	-	-	-	-	-	-	-	-	-	۵
ترکیب بند	۲	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	۲
ترجیع بند	-	-	-	-	-	-	۱	-	-	-	-	۱
نظم جدید	-	-	۱	-	-	-	-	-	-	-	-	۱
میزان	۲۷	۳	۷	۱	۱	-	۱۸	۷	۲	-	-	۶۶

وزن نمبر ۱۹

ہیئت	بانگ درا	بال جبریل	ضرب کلیم	ارمغان حجاز	اسرار خودی	رموز بے خودی	پیام مشرق	زبور عجم	جاوید نامہ	پس چہ باید کرد	مثنوی مسافر	میزان
غزل	۲	۲۵	۱	-	-	-	۱۴	۲۹	۳	-	-	۷۴
قصیدہ	-	۳	۸	۲	-	-	۲	-	-	-	۱	۱۶
قطعہ	۶	۳	۵۸	۲	-	-	۵	-	-	۱	-	۷۵
قطعہ بتصریع شعر اول	۱	۱	-	-	-	-	-	-	-	-	-	۲
مثنوی	۸	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	۸
قصیدہ + بیت مصرع	-	-	-	۱	-	-	-	-	-	-	-	۱
قطعہ + بیت مصرع	۲	۱	۱	-	-	-	۱	-	-	-	-	۵
ترکیب بند	۴	-	-	۱	-	-	۱	-	-	-	-	۶
نظم جدید	-	-	۱	-	-	-	۱	-	-	-	-	۲
میزان	۲۳	۳۲	۶۹	۶	-	-	۲۴	۲۹	۳	۱	۱	۱۸۹

وزن نمبر ۲۰

ہیئت	بانگِ درا	بالِ جبریل	ضربِ کلیم	ارمغانِ حجاز	اسرارِ خودی	رموزِ بیخودی	پیامِ مشرق	زبورِ عجم	جاوید نامہ	پس چہ باید کرد	مثنوی مسافر	میزان
غزل	-	۱	-	-	-	-	-	-	-	-	-	۱
قصیدہ	۱	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	۱
قطعہ	۲	۱	۱	-	-	-	۱	-	-	-	-	۵
قطعہ + بیت مصرع	-	-	-	-	-	-	۱	-	-	-	-	۱
مثنوی	۱	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	۱
ترکیب بند	۱	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	۱
فرد	-	-	-	-	-	-	۱	-	-	-	-	۱
میزان	۵	۲	۱	-	-	-	۳	-	-	-	-	۱۱

وزن نمبر ۲۱

ہیئت	بانگِ درا	بالِ جبریل	ضربِ کلیم	ارمغانِ حجاز	اسرارِ خودی	رموزِ بیخودی	پیامِ مشرق	زبورِ عجم	جاوید نامہ	پس چہ باید کرد	مثنوی مسافر	میزان
غزل	۲	-	-	-	-	-	۱	-	-	-	-	۳
قطعہ	۱	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	۱
میزان	۳	-	-	-	-	-	۱	-	-	-	-	(۴)

وزن نمبر ۲۲

ہیئت	بانگِ درا	بالِ جبریل	ضربِ کلیم	ارمغانِ حجاز	اسرارِ خودی	رموزِ بیخودی	پیامِ مشرق	زبورِ عجم	جاوید نامہ	پس چہ باید کرد	مثنوی مسافر	میزان
غزل	۱	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	۱
قصیدہ	۱	-	-	-	-	-	-		-	-	-	۱
قطعہ	۱	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	۱
میزان	۳	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	(۳)

وزن نمبر ۲۳

ہیئت	بانگ درا	بال جبریل	ضرب کلیم	ارمغان حجاز	اسرار خودی	رموز بیخودی	پیام مشرق	زبور عجم	جاوید نامہ	پس چہ باید کرد	مثنوی مسافر	میزان
غزل	-	۳	۱	-	-	-	۱	۱	-	-	-	۶
قصیدہ	-	۱	-	۱	-	-	۲	-	-	-	-	۴
قطعہ	-	-	۲	-	-	-	۱	-	-	-	-	۳
قطعہ بتصریع شعر اول	-	-	-	-	-	-	۳	-	-	-	-	۳
قصیدہ+بیت مفترغ	-	-	-	-	-	-	۱	-	-	-	-	۱
مربع	-	-	۱	-	-	-	-	-	-	-	-	۱
ترکیب بند	-	۱	-	-	-	-	-	-	-	-	-	۱
نظم جدید	-	-	-	۱	-	-	۲	-	-	-	-	۳
میزان	-	۵	۴	۲	-	-	۱۰	۱	-	-	-	۲۲

وزن نمبر ۲۴

ہیئت	بانگ درا	بال جبریل	ضرب کلیم	ارمغان حجاز	اسرار خودی	رموز بیخودی	پیام مشرق	زبور عجم	جاوید نامہ	پس چہ باید کرد	مثنوی مسافر	میزان
مستزاد	-	-	۱	-	-	-	-	-	-	-	-	۱
میزان	-	-	۱	-	-	-	-	-	-	-	-	(۱)

وزن نمبر ۲۵

ہیئت	بانگ درا	بال جبریل	ضرب کلیم	ارمغان حجاز	اسرار خودی	رموز بیخودی	پیام مشرق	زبور عجم	جاوید نامہ	پس چہ باید کرد	مثنوی مسافر	میزان
فرد	-	-	-	-	-	-	-	-	-	۱	-	۱
میزان	-	-	-	-	-	-	-	-	-	۱	-	(۱)

ضمیمہ نمبر ۶

تصنیف وار مختلف ہیئتوں میں آنے والی نظموں کی تعداد

	غزل	تضمین	قطعہ	قطعہ بند ترکیب بند	دو بیتی	رباعی	غزل + قطعہ	قطعہ + بیت	قطعہ بیت بیت	مثنوی	مثلث	مربع	مخمس	مخمس ترجیع بند	مسدس ترکیب بند	ترکیب بند	ترجیع بند	مستزاد	فرد	نظم معریٰ	میزان
بانگ درا	۲۸	۹	۴۶	۳	-	۱	-	۸	۱۵	۵۴	-	-	-	۱	۲۲	۲۱	-	-	-	۵	۳۴۴
بال جبریل	۷۶	۱۷	۳۰	۲	۴۱	-	۱	-	۳	۷	-	-	۱	-	-	۵	-	-	۳	۱	۱۸۶
ضرب کلیم	۵	۲۸	۱۶۱	-	-	-	-	-	۶	۲	-	۱	-	-	-	۱	-	۱	-	۵	۲۱۱
ارمغان حجاز	-	۱۷	۵۰	-	۴۴	-	-	۲	۱	-	-	-	-	-	-	۲	-	۱	۴	۱	۴۵۲
اسرار خودی	۱	-	-	-	-	-	-	-	-	۱	-	-	-	-	-	-	-	-	۱	-	۳
رموز بے خودی	-	-	-	-	-	-	-	-	-	۱	-	-	-	-	-	-	-	-	۱	-	۲
پیام مشرق	۴۵	۱۲	۱۰۷	۵	۱۰۰	۱	-	۴	۷	۱۰	-	-	۱	-	-	۵	۱	۱	۱۲	۵	۳۱۶
زبور عجم	۱۲۶	۲	-	-	-	-	۳	-	-	۲	۱	-	-	-	-	-	-	۲	۳	۱	۱۴۰
جاوید نامہ	۱۴	۲	-	-	-	-	-	۱	-	۱	-	-	-	-	-	۱	-	-	۳	۱	۲۳
پس چہ باید کرد	-	-	۱	-	-	-	-	-	-	۱	-	-	-	-	-	-	-	-	۱	-	۳
مثنوی مسافر	۱	۱	-	-	-	-	-	-	-	۱	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	۳
میزان	۲۹۶	۸۸	۳۹۵	۱۰	۵۱۵	۲	۴	۱۵	۳۳	۸۰	۱	۱	۲	۱	۱۲	۳۵	۱	۵	۲۸	۱۹	۱۵۴۴

نوٹ :- اس جدول کا عمودی رخ ہیئت کے لئے ہے، اور افقی رخ تصنیف کیلئے۔ چنانچہ اگر آپ اس جدول کے ہندسوں کو اوپر سے نیچے کو پڑھیں تو آپ کو معلوم ہو جائیگا کہ علامہ اقبال نے اس

خاص ہیئت میں کون کون سی تصانیف میں کتنی نظمیں کہی ہیں۔ ہر کالم کی نچلی میزان یہ ظاہر کرتی ہے کہ اس خاص ہیئت میں علامہ اقبال نے کل کتنی نظمیں کہی ہیں۔ اگر آپ اس جدول کے ہندسوں کو دائیں سے بائیں کو مطالعہ کرتے جائیں تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ علامہ اقبال نے کسی خاص تصنیف میں کون کون سی ہیئت میں کتنی نظمیں کہی ہیں۔ بائیں ہاتھ کی میزان یہ ظاہر کرتی ہے کہ اس تصنیف میں کل کتنی نظمیں آئی ہیں۔ آخری میزان جس کے گرد دائرہ بنایا گیا ہے منظومات اقبال کی مجموعی تعداد ظاہر کرتی ہے۔

خیال رہے کہ اس جدول میں بھی دوسرے ضمیموں کی طرح غزل + غزل کو دو غزلیں، قطعہ + قطعہ کو دو قطعے، قصیدہ + قصیدہ کو دو قصیدے، قطعہ + (قطعہ + بیت مصرع) کو ایک قطعہ اور ایک قطعہ + بیت مصرع شمار کیا گیا ہے، علیٰ ہذا القیاس جو غزلیں دو مختلف مجموعوں میں آئی ہیں انہیں دونوں جگہ شمار کیا گیا ہے۔

ضمیمہ نمبر ۲

کلام اقبال ایک نظر میں

مختلف ہیئتوں کے تحت آنے والی نظموں کی بقید وزن کل تعداد

وزن کا نمبر	غزل	قصیدہ	قطعہ	قطعہ بتقریع شعر اول	دوبیتی	رباعی	غزل + بیت مقرع	قصیدہ + بیت مقرع	قطعہ + بیت مقرع	مثنوی	مثلث	مربع	مخمس	مخمس ترجیع بند	مسدس ترکیب بند	ترکیب بند	ترجیع بند	مستزاد	فرد	نظم جدید	میزان
۱	۲۶	۱۶	۲۴	۱	-	-	-	۱	۲	۲۵	-	-	-	-	۷	۴	-	۲	۵	۲	۱۱۵
۲	۴۱	۱۰	۳۹	۱	-	-	۱	۲	۲	۸	-	-	-	-	۴	۲	-	-	۵	۲	۱۱۷
۳	۱۷	۳	-	-	-	-	۱	۱	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	۱	-	۲۳
۴	۱	-	۵	۱	-	-	-	-	-	۱۰	-	-	-	-	-	-	-	-	۳	۱	۲۱
۵	۴۳	۳	۱۱	-	-	-	-	۳	۲	-	-	-	-	-	-	۳	-	-	۳	۱	۶۹
۶	۲۴	۶	۲	-	-	-	-	-	-	-	-	-	۱	-	-	-	-	-	۱	۱	۳۵
۷	۵	۱۲	۸۱	۱	-	-	-	۱	۸	۲	۱	-	۱	-	۱	-	-	۲	۲	۳	۱۲۱
۸	-	-	-	-	-	۲	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	۲

٩	٤	-	١١١	-	٥١٥	-	-	-	-	٢	-	-	-	-	-	٣	-	-	٢	-	٦٣٧
١٠	٣	-	-	-	-	-	-	١	١	٧	-	-	-	-	-	٢	-	-	١	١	١٦
١١	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	١	١
١٢	٣	٤	١	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	٨
١٣	١٧	٢	١	-	-	-	-	١	١	-	-	-	-	-	-	٣	-	-	١	١	٢٧
١٤	٤	٣	٦	-	-	-	-	-	١	-	-	-	-	-	-	٣	-	-	-	-	١٧
١٥	-	-	٢	-	-	-	-	-	-	١١	-	-	-	-	-	-	-	-	٢	-	١٥
١٦	٧	١	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	٨
١٧	٣	٢	-	-	-	-	-	-	٢	١	-	-	-	١	-	٥	-	-	-	-	١٤
١٨	١٣	٣	٢٧	١	-	-	٢	٣	٨	٥	-	-	-	-	-	٢	١	-	-	١	٦٦
١٩	٧٤	١٦	٧٥	٢	-	-	-	١	٥	٨	-	-	-	-	-	٦	-	-	-	٢	١٨٩
٢٠	١	١	٥	-	-	-	-	-	١	١	-	-	-	-	-	١	-	-	١	-	١١
٢١	٣	-	١	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	٤
٢٢	١	١	١	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	٣
٢٣	٦	٤	٣	٣	-	-	-	١	-	-	-	١	-	-	-	١	-	-	-	٣	٢٢

۲۴	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	۱	-	-	۱
۲۵	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	۱	-	۱
میزان	۲۹۶	۸۸	۳۹۵	۱۰	۵۱۵	۲	۴	۱۵	۳۳	۸۰	۱	۱	۲	۱	۱۲	۳۵	۱	۵	۲۸	۱۹	۱۵۴۳

نوٹ :- اس جدول کا عمودی رخ ہیئت کے لئے ہے اور افقی رخ وزن کے لئے۔ چنانچہ اگر آپ اس جدول کے ہندسوں کو اوپر سے نیچے کو پڑھیں تو آپ کو معلوم ہو جائیگا کہ علامہ اقبال نے اس خاص ہیئت میں کون کون سے اوزان میں کتنی نظمیں کہی ہیں۔ ہر کالم کی نچلی میزان یہ ظاہر کرتی ہے کہ اس خاص ہیئت میں علامہ اقبال نے کل کتنی نظمیں کہی ہیں۔ اگر آپ اس جدول کے ہندسوں کو دائیں سے بائیں کو مطالعہ کرتے جائیں تو آپ کو معلوم ہو جائیگا کہ علامہ اقبال نے اس وزن خاص میں کون کون سی ہیئت میں کتنی نظمیں کہی ہیں۔ بائیں ہاتھ کی میزان یہ ظاہر کرتی ہے کہ اس وزن میں علامہ اقبال نے کل کتنی نظمیں کہی ہیں۔ آخری میزان جس کے گرد دائرہ بنایا گیا ہے منظومات اقبال کی مجموعی تعداد کو ظاہر کرتی ہے۔ اس جدول میں غزل + غزل کو دو غزلیں، قصیدہ + قصیدہ کو دو قصیدے، قطعہ + قطعہ کو دو قطعے اور قطعہ + رقطعہ + بیت مصرع، کی ہیئت کو ایک قطعہ اور ایک قطعہ + بیت مصرع شمار کیا گیا ہے۔ جو غزلیں دو مختلف مجموعوں میں آئی ہیں۔ انہیں دونوں جگہ شمار کیا گیا ہے۔

ضمیمہ نمبر ۸

متفرق نتائج

اس ضمیمے میں ایسے متفرق نتائج کا ذکر کیا گیا ہے جو اوزانِ اقبال کے مطالعے سے حاصل ہوئے ہیں یا اوزانِ اقبال کی ترتیب و تالیف کے دوران میں ضمنی طور پر منکشف ہوئے ہیں۔

— ۱ —

اس مقالے کی تالیف کے دوران میں یہ بالقصد یہ حقیقت بھی منکشف ہوئی کہ جب لمحۂ فیضان طویل ہوتا ہے تو علامہ اقبال کا شعری وجدان جس خاص وزن میں مصروف تخلیق ہوتا ہے، اسی وزن میں سرگرم کار رہتا ہے اور معنوی اعتبار سے جو ذہنی فضا وجود میں آجاتی ہے وہ فضا بھی اس وزن کے ساتھ ساتھ چلتی رہتی ہے۔ مثال کے طور پر زبور عجم کے حصہ اول میں چوبیسویں غزل سے لے کر اٹھائیسویں غزل تک پانچ غزلیں مسلسل ایک ہی وزن میں چل رہی ہیں اور ان کی معنوی فضا بھی لگ بھگ یکساں ہے۔ اس طرح زبور عجم کے حصہ دوم میں چونتیسویں غزل سے لے کر سینتیسویں غزل تک چار غزلیں مسلسل ایک ہی وزن میں چل رہی ہیں —— یہ استنباط اس قرین قیاس مفروضے پر مبنی ہے کہ یہ غزلیں جس ترتیب سے مجموعوں میں شامل ہیں اسی ترتیب سے وجود میں آئی ہیں۔

— ۲ —

اگرچہ اسرار خودی اور رموز بے خودی علی الترتیب ۱۹۱۵ء اور ۱۹۱۸ء میں شائع ہو چکی تھیں لیکن یہ نظمیں طویل مثنویوں کی صورت میں لکھی گئی ہیں۔ جب شعوری طور پر مثنوی کا فارم اختیار کر لیا تو ظاہر ہے کہ ہیئت میں تجربے کی گنجائش تقریباً ختم ہو گئی۔ ہیئتوں کا تنوع بانگ درا اور پیام مشرق میں ملتا ہے۔ ہیئت کے بیشتر تجربے بھی پیام مشرق اور بانگ درا میں ملتے ہیں۔ اگرچہ علامہ اقبال کی شاعری کا آغاز اردو ہی سے ہوا تھا لیکن اسرار و رموز کے علاوہ علامہ اقبال کی تیسری تصنیف پیام مشرق بھی بانگ درا سے ایک سال پہلے اشاعت پذیر ہو گئی۔ پیام مشرق ۱۹۲۳ء میں اور بانگ درا ۱۹۲۴ء میں شائع ہوئی ان سنین کو سامنے رکھتے ہوئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ علامہ اقبال ۱۹۲۴ء تک شاعری میں ہیئت کے مسئلے کو نسبتاً زیادہ توجہ دیتے تھے۔ ضرب کلیم ۱۹۳۶ء میں اور ارمغان حجاز ۱۹۳۸ء میں شائع ہوئی۔ یہ ان کی شاعری کا آخری دور ہے۔ ان

کتابوں میں ہیئتوں کا تنوع نسبتاً کم ہے، اور ہیئت کے تجربات اگرچہ نسبتاً کم ہیں لیکن موجود ضرور ہیں۔ چنانچہ ہم یہ نتیجہ اخذ کرنے میں بھی بالکل حق بجانب ہیں کہ علامہ اقبال ہیئت کے مسئلے سے ہر دور میں دلچسپی لیتے رہے۔

—— ۳ ——

جہاں تک غزل کا تعلق ہے مسدس اوزان کے مقابلے میں مثمن اوزان کی مناسبت و موزونیت مسلم ہے۔ علامہ اقبال کا شعری وجدان بھی اس حقیقت کو پورے طور پر محسوس کرتا ہے۔ چنانچہ ان کی ۲۹۶ غزلوں میں سے ۲۰۶ غزلیں مثمن اوزان میں لکھی گئی ہیں۔ پورے کلام اقبال میں صرف ۹ غزلیں ملتی ہیں، جو مسدس اوزان میں کہی گئی ہیں۔ صرف ایک غزل مثمن مضاعف الارکان میں ہے مثمن مضاعف الارکان اوزان بھی غزل کے لئے مناسب نہیں سمجھے جاتے۔

—— ۴ ——

ضرب کلیم قطعات کی جنت ہے ۲۹۵ قطعات میں سے ۱۶۱ ضرب کلیم میں آئے ہیں اور باقی دوسری تصانیف میں۔ اور اگر ۲۹۵ قطعات میں سے وہ ۱۱۱ قطعات نکال دیئے جائیں جو وزن نمبر ۹ (مفاعیلن مفاعیلن فعولن یا مفاعیل (دوبار) میں لکھے گئے ہیں اور صرف دو دو شعروں پر مشتمل ہیں تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ ۴۸ قطعات میں سے ۱۶۱ ضرب کلیم میں آئے ہیں۔ جہاں تک قطعہ نگاری کا تعلق ہے وزن نمبر ۹ کے علاوہ وزن نمبر ۲، وزن نمبر ۷ اور وزن نمبر ۱۹ علامہ اقبال کو خاص طور پر مرغوب ہیں۔

—— ۵ ——

جہاں تک فارسی شاعری کا تعلق ہے مثنوی علامہ اقبال کی مرغوب ہیئت ہے۔ اسرار خودی رموز بے خودی، گلشن راز جدید، بندگی نامہ، جاوید نامہ، پس چہ باید کرد اور مثنوی مسافر طویل مثنویاں ہیں۔ ان مثنویوں کے علاوہ مثنوی کے فارم سے علامہ اقبال نے اپنی چھوٹی نظموں

ہیں بھی خوب کام لیا ہے۔ یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ مثنوی سے علامہ اقبال کی رغبت کسی بھی دور میں کم نہیں ہوئی۔ جب کہ مسدس ترکیب بند سے علامہ اقبال کا شغف بانگ درا کے بعد بالکل ختم ہو گیا۔ فارسی میں علامہ اقبال کی شعری صلاحیت مثنوی اور غزل میں بہتر طور پر اظہار پاتی ہے۔

—— ۶ ——

وزن نمبر ۳ بحر رمل مثمن مشکول یعنی فعلاتُ فاعلاتن فعلاتُ فاعلاتن (دوبار) بانگ درا (۱۹۰۱ء تا ۱۹۲۴ء) میں استعمال نہیں ہوا جب کہ پیام مشرق مطبوعہ ۱۹۲۳ء میں استعمال ہوا ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ علامہ اقبال ۱۹۲۴ء تک اس وزن کو اردو میں استعمال کرنے سے ہچکچاتے رہے بالآخر انہوں نے سال ہا سال کے غور و خوض کے بعد (۱۹۲۴ء کے بعد) اسے پہلی بار بالِ جبریل میں استعمال کیا۔

—— ۷ ——

جہاں تک طویل مثنویوں کا تعلق ہے، علامہ اقبال کا مرغوب وزن رمل مسدس محذوف یا مقصور ہے یعنی فاعلاتن فاعلاتن فاعلن یا فاعلان۔ رغبت ذاتی کے علاوہ اس وزن کے اسباب پسندیدگی میں یہ امر بھی شامل ہے کہ یہ وزن علامہ اقبال کے مرشد معنوی پیر رومؔ کی مثنوی کا وزن ہے چنانچہ اسرار خودی، رموز بے خودی، جاوید نامہ، پس چہ باید کرد اور مثنوی مسافر اسی وزن میں لکھی گئی ہیں۔ طویل مثنویوں میں صرف دو مثنویاں مستثنیٰ ہیں:-

۱۔ ساقی نامہ (بال جبریل)

۲۔ گلشن راز جدید (زبور عجم)

لیکن ان نظموں کے لئے دوسرے اوزان بدرجہ مجبوری اختیار کئے گئے ہیں۔ ساقی نامہ بحر متقارب مثمن محذوف یا مقصور (فعولن فعولن فعولن فعل یا فعول دوبار) میں لکھا گیا ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ ساقی نامے اسی وزن میں لکھے جاتے ہیں۔ البتہ دوسرے ساقی نامے میں جو علامہ اقبال نے فارسی میں لکھا ہے اور پیام مشرق میں شامل ہے اس شرط کا لحاظ نہیں رکھا بلکہ

پیام مشرق میں شامل ساقی نامہ کے لئے نظام قوافی بھی مثنوی کا نہیں قصیدے کا اپنایا گیا ہے۔ گلشن راز جدید بحر ہزج مسدس محذوف یا مقصور یعنی مفاعیلن مفاعیلن فعولن یا مفاعیل (دو بار) میں لکھا گیا ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ وہ منظوم سوالات جن کے نئے جوابات گلشن راز جدید میں دئے جانے مقصود ہیں۔ اسی وزن میں ہیں۔ محمود شبستری کی مثنوی گلشن راز بھی جس کا جواب مقصود ہے اسی وزن میں ہے۔ اپنی اردو شاعری کے ابتدائی دور میں علامہ اقبال نے کم از کم آٹھ سال (۱۹۰۱ء سے لے کر ۱۹۰۸ء) تک یہ وزن استعمال نہیں کیا۔ اس وزن میں بانگ درا میں صرف دو نظمیں آئی ہیں جو ۱۹۰۸ء کے بعد لکھی گئی ہیں۔ ان دو میں سے ایک غزل ہے اور ایک قطعہ بتصریع شعر اول۔ مثنوی کوئی نہیں۔

— ۸ —

رباعی کے مقررہ اوزان یعنی بحر ہزج کے اوزان اخرب و اخرم سے علامہ اقبال کو کوئی خاص دلچسپی نہیں۔ زندگی بھر میں انہوں نے صرف دو رباعیاں کہی ہیں ایک فارسی میں اور ایک اردو میں (ملاحظہ فرمایئے باب اوزان اقبال وزن نمبر ۸)۔ مزے کی بات یہ ہے کہ ان دونوں رباعیوں پر انہوں نے لفظ رباعی درج کرنے سے بھی احتراز کیا ہے بلکہ انہیں متفرقات کے خانے میں ڈال دیا ہے۔ اردو رباعی بانگ درا میں "ظریفانہ" کے باب میں بلا عنوان آئی ہے۔ فارسی رباعی بھی پیام مشرق کے باب "خردہ" میں بلا عنوان آئی ہے۔

— ۹ —

وزن نمبر ۱۱ بحر رجز مثمن سالم یعنی مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن (دو بار) علامہ اقبال کو مرغوب نہیں۔ اس وزن میں انہوں نے صرف ایک نظم کہی ہے جو بانگ درا کے حصہ سوم میں مسلمان اور تعلیم جدید کے عنوان سے شامل ہے۔

— ۱۰ —

وزن نمبر ۱۲ بحر رجز مثمن مخبون مرفل یعنی مفاعلاتن مفاعلاتن مفاعلاتن مفاعلاتن

(دوبار) علامہ اقبال نے اردو شاعری کے لئے تو استعمال کیا ہے فارسی شاعری کے لئے مطلق استعمال نہیں کیا۔ بانگ درا میں اس وزن میں پانچ نظمیں آئی ہیں اور بانگ درا کے بعد کی تصانیف میں صرف تین نظمیں اس وزن میں ملتی ہیں جن میں سے ایک بالِ جبریل میں، ایک ضربِ کلیم میں اور ایک ارمغانِ حجاز میں شامل ہے۔ یہ آٹھوں نظمیں نہایت کامیاب نظمیں ہیں۔ اس لئے تعجب ہوتا ہے کہ یہ وزن علامہ اقبال کے مرغوب اوزان میں کیوں شامل نہیں ہو سکا۔

—— ۱۱ ——

وزن نمبر ۱۵ یعنی بحر متقارب مثمن محذوف یا مقصور (فعولن فعولن فعولن فعل یا فعول دوبار) میں کل پندرہ نظمیں آئی ہیں۔ یہ وزن پیام مشرق میں نو نظموں کے لئے، بانگ درا میں صرف ایک مثنوی کے لئے اور بالِ جبریل میں پانچ نظموں کے لئے استعمال ہوا ہے۔ یعنی بالِ جبریل (۱۹۳۵ء) کے بعد اس وزن سے علامہ اقبال کی دلچسپی بالکل ختم ہو گئی۔

—— ۱۲ ——

وزن نمبر ۱۶ بحر متقارب مثمن اثلم سالم الآخر یعنی فعلن فعولن فعلن فعولن (دوبار) علامہ اقبال کے ادبی وجدان پر خاصی تاخیر سے منکشف ہوا۔ اسرار خودی اور رموز بے خودی تو چند مستثنیٰ اشعار سے قطع نظر فاعلاتن فاعلاتن فاعلن کے وزن میں لکھی ہوئی مثنویاں ہیں اس لئے ان کتابوں میں تو اس وزن کی توقع رکھنا بے جا ہے۔ تعجب اس بات پر ہے کہ پیام مشرق (۱۹۲۳ء) اور بانگ درا (۱۹۲۴ء) میں بھی یہ وزن موجود نہیں۔ یہ وزن پہلی بار زبور عجم میں استعمال ہوا ہے۔ زبور عجم ۱۹۲۷ء میں چھپی تھی۔

—— ۱۳ ——

وزن نمبر ۲۱ بحر کامل مثمن سالم یعنی متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلن (دوبار) بھی علامہ اقبال کو چنداں مرغوب نہیں اگرچہ یہ وزن اردو اور فارسی دونوں میں استعمال ہوا ہے لیکن اس وزن میں

لکھی ہوئی نظموں کی تعداد صرف چار ہے : تین اردو میں جو بانگ درا میں شامل ہیں اور ایک فارسی ہیں جو پیام مشرق میں شامل ہے ۔ گویا بانگ درا (۱۹۲۴ء) کے بعد علامہ اقبال کو اس وزن سے کوئی دلچسپی نہ رہی ۔

—— ۱۴ ——

وزن نمبر ۲۲ بحر متدارک مثمن مخبون مسکن مضاعف الارکان (فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن دوبار) صرف بانگ درا میں تین نظموں کے لئے استعمال ہوا ہے یعنی بانگ درا (۱۹۲۴ء) کے بعد اس وزن سے علامہ اقبال کو کوئی دلچسپی نہ رہی ۔

—— ۱۵ ——

وزن نمبر ۲۲ بحر منسرح مثمن مطوی مکسوف یا موقوف یعنی مفتعلن فاعلن مفتعلن فاعلن (دوبار) یا مفتعلن فاعلات مفتعلن فاعلات (دوبار) ایک جھٹکے کھاتا ہوا وزن ہے اور اکثر شعراء اس وزن میں شعر کہنے سے ہچکچاتے ہیں ۔ لیکن اس وزن کو علامہ اقبال نے اس مہارت اور سلیقے سے استعمال کیا ہے کہ اس کے کھردرے پن اور ثقالت کا احساس تک نہیں ہوتا اردو اور فارسی دونوں زبانوں میں انہوں نے بائیس نظموں کے لئے یہ وزن نہایت کامیابی سے استعمال کیا ہے ۔ مسجد قرطبہ جیسی شاہکار نظم اس وزن میں لکھی گئی ہے ۔ یہ وزن بانگ درا (۱۹۰۱ء تا ۱۹۲۴ء) میں استعمال نہیں ہوا لیکن پیام مشرق (۱۹۲۳ء) میں استعمال ہوا ہے ۔ جس کے معنی یہ ہیں کہ علامہ اقبال اردو شاعری کے لئے اس وزن کو استعمال کرنے میں طویل عرصے تک تامل کا شکار رہے ۔ جہاں تک اردو کا تعلق ہے یہ وزن پہلی بار بال جبریل میں نظر آتا ہے ۔ پھر ضرب کلیم اور ارمغان حجاز میں بھی استعمال ہوا ہے ۔

—— ۱۶ ——

علامہ اقبال نے ہندی الاصل اوزان میں شعر کہنے سے اجتناب کیا ہے ۔ پورے کلام اقبال

میں صرف ایک نظم ضربِ کلیم میں آئی ہے جو ایک ہندی الاصل وزن (وزن نمبر ۲۴) میں کہی گئی ہے۔ ہم نے عروض اوزان کے مطابق اسے بحر منسرح مثمن مطوی مجدوع قرار دیا ہے۔ مولانا عبدالسلام ندوی فرماتے ہیں کہ یہ نظم علامہ اقبال نے بھرتری کے مشہور گیت "دا قربان" کی دھن میں لکھی ہے [1]۔ جمیل الدین عالی اور بعض دوسرے جدید شعراء نے یہ وزن دوہوں کے لیے استعمال کیا ہے۔

— ۱۷ —

پہلا، دوسرا، چوتھا، پانچواں، ساتواں، نواں، اٹھارھواں اور انیسواں وزن علامہ اقبال کو بطور خاص مرغوب ہیں۔ ان کی کل ۱۵۴۳ نظموں میں سے ۱۲۳۵ انہی آٹھ اوزان میں کہی گئی ہیں۔

— ۱۸ —

عام غزل گو شعراء کی طرح غزل گو اقبال کو بھی شروع میں ردیف سے بہت دلچسپی تھی چنانچہ بانگِ درا کی ہر غزل میں ردیف کا التزام کیا گیا ہے لیکن رفتہ رفتہ ردیف سے علامہ اقبال کی دلچسپی کم ہوتی چلی گئی۔ چنانچہ بالِ جبریل کی ۷۶ غزلوں میں سے پچاس غزلیں بے ردیف ہیں۔ پورا حساب یہ ہے:

ایسی غزلوں کی تعداد جن میں ردیف سے کام نہیں لیا گیا =	۵۰
ایسی غزلوں کی تعداد جن میں یک لفظی ردیف سے کام لیا گیا ہے =	۱۰
" " " " " " دو لفظی " " " " " =	۹
" " " " " " سہ لفظی " " " " " =	۴
" " " " " " چہار لفظی " " " " " =	۲
" " " " " " پنج لفظی " " " " " =	۱
میزان =	۷۶

---

[1] اقبال کامل ص ۱۲۱

ضربِ کلیم میں کل پانچ غزلیں آئی ہیں اور وہ سب بے ردیف ہیں۔

لیکن جہاں تک فارسی غزلوں کا تعلق ہے علامہ اقبال کو لمبی ردیف سے تو خیر کبھی دلچسپی نہیں رہی البتہ یک لفظی ردیف انہیں بہت مرغوب ہے اور ہر دور میں مرغوب رہی ہے۔ پیامِ مشرق میں ۴۵ غزلیں آئی ہیں، جن میں سے ۲۹ یک لفظی ردیف کی حامل ہیں۔ پورا حساب یہ ہے:

ایسی غزلوں کی تعداد جن میں ردیف سے کام نہیں لیا گیا = ۱۱
ایسی غزلوں کی تعداد جن میں یک لفظی ردیف سے کام لیا گیا ہے = ۲۹
" " " " " دو لفظی " " " " " = ۲
" " " " " سہ لفظی " " " " " = ۲
" " " " " چہار لفظی " " " " " = صفر
" " " " " چار لفظوں سے بھی بڑی ردیف سے کام لیا گیا ہے } = ۱

میزان = ۴۵

زبورِ عجم میں ۱۲۶ غزلیں شامل ہیں۔ ان میں سے اکہتر یک لفظی ردیف کی حامل ہیں۔ پورا حساب یہ ہے:

ایسی غزلوں کی تعداد جن میں ردیف سے کام نہیں لیا گیا = ۲۸
ایسی غزلوں کی تعداد جن میں یک لفظی ردیف سے کام لیا گیا ہے = ۷۱
" " " " " دو لفظی " " " " " = ۲۶
" " " " " سہ لفظی " " " " " = ۱
" " " " " چہار لفظی " " " " " = صفر
" " " " " پنج لفظی " " " " " = صفر

میزان = ۱۲۶

نوٹ: بالِ جبریل کی ایک غزل اور زبورِ عجم کی تین غزلیں جو غزل و بیت مصرع کی ہیئت

ہیں ہیں اس حساب میں شامل نہیں کی گئیں ۔

—۱۹—

پہیلی میں (جسے عربی میں لغز اور فارسی میں چیستان کہتے ہیں) کسی چیز کی چند علامات۔ صفات یا خواص مذکور ہوتے ہیں اور قاری یا سامع سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ ان اشارات کی مدد سے وہ چیز دریافت کرے ۔ کسی زمانے میں پہیلی کہنا بھی فنون شاعری میں سے ایک باقاعدہ فن شمار ہوتا تھا ۔ چنانچہ امیر خسرو، سودا، رنگین، انشاء اور مومن جیسے شعراء نے بھی پہیلیاں کہی ہیں ۔ اب اس کا رواج تقریباً ختم ہو چکا ہے ۔ علامہ اقبال کے کلام میں صرف ایک پہیلی موجود ہے جو "چیستان شمشیر" کے عنوان سے پیام مشرق میں شامل ہے ۔

کلیاتِ اقبالؒ

حضرت علامہ اقبالؒ کے اردو اور فارسی کلام کے مجموعوں کو پہلی مرتبہ بیّن تقاضوں کے پیشِ نظر کلیات کی صورت میں پیش کیا گیا ہے

- علامہ کے اردو اور فارسی کلام کے تمام مجموعوں کو دو الگ الگ جلدوں میں ترتیب وار پیش کیا گیا ہے۔ یہ اہتمام بھی کیا گیا ہے کہ تمام مجموعوں کی ترتیب میں کتابوں کی اپنی انفرادی حیثیت بھی قائم رہے۔
- کلیاتِ اقبال اردو و فارسی ہر دو جلدیں نہایت عمدہ فوٹو آفسٹ کتابت وطباعت سے دیدہ زیب انداز میں آفسٹ پیپر پر پہلی مرتبہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کی گئی ہے۔
- کلیاتِ اقبال اردو و فارسی میں شخصیات، مقامات اور موضوعات کے اعتبار سے اشاریہ (انڈکس) کا گراں قدر اضافہ کیا گیا ہے۔
- فرسودہ پلیٹوں اور لیتھو طرزِ طباعت کے باعث تمام مجموعوں میں جو اغلاط نمودار ہو گئی تھیں انھیں تحقیق کے ساتھ اوّلین اشاعتوں سے مقابلہ کر کے درست کیا گیا ہے۔

اِن خصوصیات کے باوصف اور کاغذ کی ہوش رُبا گرانی اور کم یابی کے باوجود قیمتیں کم سے کم مقرر کی گئی ہیں۔ تاکہ فرزندانِ توحید وسیع پیمانے پر اِن سے مستفید ہوں۔

- کلیاتِ اقبال اردو۔ ضخامت ۷۱۰ صفحات۔ مجلد ریکسین۔ قیمت ۵۵ روپے
- کلیاتِ اقبال فارسی۔ ضخامت ۱۰۵۲ صفحات۔ مجلد ریکسین۔ قیمت ۷۵ روپے

شیخ غلام علی اینڈ سنز لمیٹڈ، پبلشرز

ادبی مارکیٹ۔ چوک انارکلی۔ لاہور